UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226285
UNIVERSAL
LIBRARY

الحق یعلو ولا یعلیٰ

رسالہ

جواب شافی

مصنفہ

مولانا محمد عبدالجلیل نعمانی مدظلہ

سید محبوب حسین ۵ ساکن بڑون

خیریت آپکی چاہتے ہیں اور اس کتاب کے رسید سے سرفراز فرمائیں فقط

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد لله المعبود کہ ان آوان محمد دوران مسعود میں وہ فرقہ ہنود بحجت استدلال وافی کافی

جواب ثانی

مزمرہ کلک گہرسلک افاضت آیات جناب مولانا مولوی محمد عبد الجلیل صاحب نعمانی امپوری دام فیضہم

مطلع سہیل دکن سی مثل نیر تابان طلوع ہو کر نور افشان عالم ہوا

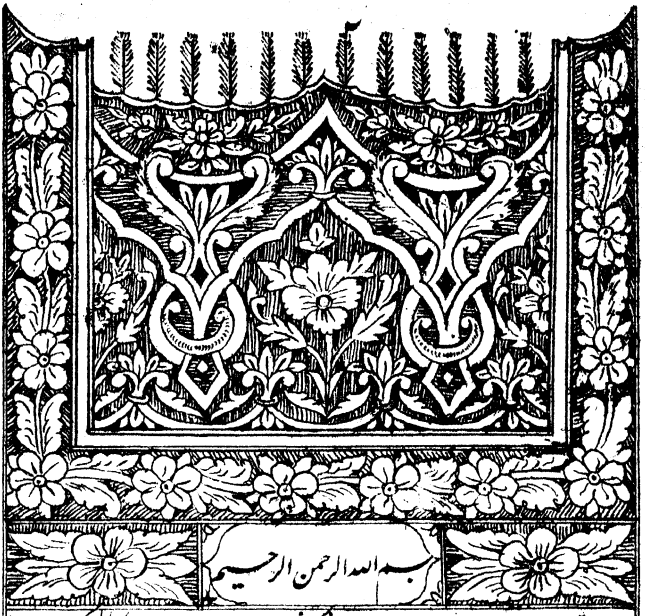

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف حق ہی اوس ذات حق وحدہ لاشریک ذوالجلال جامع جمیع صفات کمال کو جس نے
ہمکو احسن تقویم مین پیدا کرکے خلعت تکریم اور اشرف مخلوقات کا پہنایا - اور بہ توفیق اطاعت رسول
خاتم النبیین و امام المرسلین کے خیر الامم کا خطاب عطا فرمایا جس نے اوسکی اطاعت کی وہ اللہ تعالے
کی طاعت بجالایا - اور جس نے اوسکی نافرمانی کی وہ حق تعالے کا نافرمان قرار پایا - اللہ تعالی کی
دو صفت کمال یعنی رحمت و جمال و غضب و جلال کی مظہر جو مومن و کافر ہین اونکی یہی پہچان ہی -
تمام انبیا اور پیر ایمان لائے - اور سب دین اوکی دین سے نسخ پائے - درود کاملہ نامحدود
اوپر اور اونکی آل و اصحاب پر جنکی شمشیر ہمت سے آفتاب اسلام شش جہت عالم مین نور افشان ہی
اور ذرہ ذرہ عالم امکان کا بھی غیر معدود احسان سے رخشان - اما بعد لکہتا ہے طالب
الطاف سبحانی محمد عبد الجلیل نعمانی عفی اللہ عنہ کہ ایک اشتہار مطبوعہ کشرہ

بنگلور سے بوساطت بعضی مخلصین کی میرے پاس بغرض تحریر جواب کی پہونچا جسمین اہل اسلام پر چند اعتراضات بی ثبات جانب اہل ہنود سے مرقوم پائی۔ ہرچند کہ وہ اعتراضات ناقابل بوجہ عدم ورود قابل التفات اہل علم نہ تھی مگر جہلا کی نزدیک بظاہر اوسکی وقعت کا گمان تھا اور بھی بہت سے احباب کیطرف سے اسکی تردید کی درخواستین پہیم آئین و نیز مشتہر نے کہ ایک شخص نومسلم ہی جیسا کہ وہ خود اس مضمون کا مظہر ہی عنوان اشتہارمین واسطے تحریر جواب اون اعتراضات کی ارباب جمیع مذاہب و ملل فرق اسلامیہ سے کمال الحاح ظاہر کیا تھا لہذا باوجود عدیم الفرصتی جواب مختصر اوسکا لکھا گیا۔ اہل ہنود سے جو کوئی اس تحریر کی جواب کا قصد کرے اوسکو چاہئے کہ شروط مفصلہ ذیل کی پابندی اختیار کرے ورنہ اوسکی جواب الجواب کے جواب کیطرف ادہر سے کوئی التفات نکریگا پس اس تقدیر پر اہل اسلام الزام سے درصورت عدم جواب بری الذمہ ہین اور بشرط اختیار پابندی مذکور ہم ہرطرح سے موجود ہین۔

پہلی شرط یہ کہ معترض نے جیسا کہ اعتراض تحریری کیا ہمنے جواب تحریری دیا اب آیندہ کو اگر اعتراض کرنا منظور ہو تو اولاً یہہ مناسب ہی کہ طرفین کے علما کا ایک جلسہ مقرر ہو کر بقاعدہ حکم و شروط مباحث و تعین شہر و محل گفتگو و احضار کتب محتاج الیہا مثلاً زبانی تحقیق کر لیجائے اسواسطیکہ جواب تحریر مین فیصلہ کی کوئی حد محدود نہین ہے طرفین کو اسمین بہت گنجائش ہی بخلاف زبانی گفتگو کے کہ جلد منازعت طی ہو سکتی ہی اور عروض تمادی کا نہ زمانہ نہ پڑیگا

دوسری شرط۔ یہ کہ جسطرح ہمنے اعتراض ملت اہل ہنود یا اونکے پیشواؤن یا اونکے کتب پر کئے ہین اور اوسپر سند اونہین کے کتب معتبرہ سے پیش کی ہی اسیطرح

مجیب معترض کو سند اعتراض ہماری ملت یا ہماری پیشواؤن یا ہماری یہان کی کتابون پہ
ہماری اکابر کے کتب معتبرہ سے پیش کرنی ہوگی -

تیسری شرط یہ کہ ہمنے جسجگہ مثلاً کوئی دعوی کیا ہی اوسکی دلیل اپنی یہانکی کتب معتبرہ
مروجہ سے گذرانی ہی معترض بہی جو دعوی کریگا اوسکو دلیل اوس دعوی کی اوسکی یہانکے
کتب معتبرہ ومروجہ سے گذرانی واجب ولازم ہوگی اور جو ایسا نکریگا تو اوسکا کلام اور سند
قابل قبول نہوگی -

چوتہی شرط یہ کہ جو سند کسی اعتراض یا دعوی کی جس کتاب کے حوالہ سے پیش کیگئی ہی
اگر معترض کو بمجرد تصفح وہ سند اوس کتاب مین ملی تو اوسکا انکار نکر بیٹہی بلکہ اوسکی تصحیح نقل چاہیے
کہ ہم بشرط احضار کتاب اوسکی صفحی وسطر پر مطلع کرینگی انشاء اللہ تعالی

پانچوین شرط یہ کہ وہ مضامین جو ضمن حکایات مذکورہ اکابر ہنود مین مثلاً لکہی گئی ہین اگر اہل ہنود
ان مضامین کو خلاف شان اپنے اکابر کے تصور کرین اور اوسکی نسبت کوئی بی ادبی وگستاخی جانین تو
وہ ہمکو نشانہ تیر ملامت کا نگردانین کیونکہ وہ ہمارے طرف سے نہین ہین ہم صرف ناقل ہین اونکی کتب
معتبرہ اور اون کے اکابر محققین سے پس چاہئے کہ اوسکی نسبت ہمارے طرف کرکے اوسکی بدلے
ہماری اکابر کی شانین کلمات گستاخانہ وبی ادبانہ تعبیر نکرین کہ یہ شایان شان اہل انصاف نہین
اور **واضح** ہو کہ جو مضامین نقل حکایات بزرگان ہنود یا کسی اور جگہ مین متناقض پایا جائے
وہ کتب تواریخ ہنود کیطرف منسوب کرنا چاہیے کیونکہ یہہ خوبیان اون کتب اور اون کے
احکام کے ہین اور رسائل نے جو عنوان شاہتہار مین بتسہیل جواب کی درخواست کی ہی حتی الوسع اوسکی رعایت

کی گئی اگرچہ ہندی کی چندی کرنی ہمیں نہیں آئی بوجہ کہ منجملہ اسکے عدم محل استدلال ہے اور اس کا نامہ میں سے
جواب شافی رکھا وھا انا اشرع فی المقصود متوکلا علی مفیض الخیر والجود وما توفیقی الا باللہ علیہ
هو حسبی ونعم الوکیل۔ قال السائل۔ حاصل یہ مطالبہ امر الٰہی کہ اعتقاد و عمل و عبادت کہ طریق ہستات ہیں خواہ اسکی
عقل میں آوے یا نہ آوے تو ہا گوناہے ۔ اقول صحیح اور مسلم ہے جیکہ حاصل یہ ہی ہے کہ مطابق امر و نہی الٰہی کے
اعتقاد و عمل عبادت کا ہونا کرنا ہے لیکن جاننا اُن امور اعتقادیہ و عملیہ و طریق عبادت کا جو مطابق امر الٰہی کے ہو بغیر
خدائے تعالےٰ کے تبلائے کسطرح ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ مطابقت امر الٰہی موقوف ہے امر الٰہی پر اور امر الٰہی بغیر وحی الٰہی کے معلوم
نہیں ہو سکتا اور وحی الٰہی ہر شخص پر نازل نہیں ہوتی لامحالہ ایک واسطہ کی ضرورت پڑیگی جسپر وحی الٰہی کا نزول ہو اور
حق تعالیٰ کی طرف سے وہ طریق عبادت بندوں کو پہنچائے پھر اس واسطہ کی تصدیق کے واسطے معجزہ و نشانہ ہو رہے جو علامت
اور دلیل ہو اُسکے واسطہ ہونے کی اور وحی الٰہی کے پہچاننے کی سو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ ہونے اور اُنپر وحی
نازل ہونے کی دلیل اور معجزہ ہزارہا ثابت ہیں اُن طریق ثبوت کے ساتھ جو جمہور کے نزدیک مسلم الثبوت ہے مثلاً تواتر اور
اخبار بالغیب اور تحدی وغیرہا اور اُنسے قطع نظر ایک حجت قاطعہ یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کی تصدیق تمام کتب آسمانی سابقہ
میں موجود ہے ساتھ اسم مبارک اور اوصاف کمال آپکے اور آپ کی امت کے یہاں تک کہ تمہاری کتب میں بھی تصدیق
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مسطور ہے کما سیاتی کل ذلک فی محلہ انشاء اللہ تعالےٰ اب ہم تم سے پوچھتے ہیں
کہ تمہارے یہاں وہ واسطہ جو موصوف بصفت مذکورہ ہے کون ہے اور تمنے طریق اعتقاد و عبادات مطابق
امر الٰہی کے کون سی وحی الٰہی سے معلوم کی ہے اور وحی الٰہی جس سے مطابقت معلوم کی ہے کیا ہے اگر بید ہے تو قطع نظر
اس بات سے کہ بید میں یہ طریق عبادت یعنی بت پرستی جو تمہارے یہاں مروج ہے کہیں نہیں ہے بید کا وحی الٰہی و کلام الٰہی ہونا
کون سی دلیل سے ثابت ہے اور جسکی زبان سے یہ بید نکلا ہے اُسکا واسطہ یعنی نبی یا رسول ہونا کس دلیل سے ثابت ہے

اسکو پہلے تم ثابت کرو بادکے کا نسبت ہے ویدیا جاتا ہے ویدو کتب متبرہ کی تعریف سے ثابت ہوتا ہے کہ ویدکی اصل
حقیقت میں بہت سی پریشانیاں ہیں بیان الگ ایک بڑی پریشانی یہ ہے کہ کوئی نوانکی نسبت برہما کی طرف کرتا ہے
اور اسکا مصنف اسکو بتاتا ہے اور کوئی اسکا مصنف بیاس جی کو قرار دیتا ہے کوئی اسکا مصنف وخالق پرجاپت کو
ٹھیراتا ہے بڑے بڑے پنڈتوں ویدیارتھ کی اتفاق یہ ہے کہ یہ بنائی ہوئی نہیں ہیں کوئی اور کے طرف نسبت کرتے ہیں
اور یہ اختلاف بہت ہی بڑھ گیا ہے اختلاف موجود ہیں جیسا کہ ماہرین کتب سنسکرت برہمن وغیرہ کے معنی نہیں
ایسی پریشانی ویدوں کے متعلق ہو جانے کی اسلئے کہ بارہا ویدگم ہوگئی ہیں اور حافظہ انکا کوئی موجود نہیں رہا ہے
اور نہ کوئی اور نسخہ پھر جب وہ بعد گم ہو جانے کے واسطے علم کسی ملک کی ویدپائے گئے ہیں تو انکو برہمنوں نے عیب خبر سمجھکر
اپنا اوبار سمجھا ایک یہ پریشانی انکی نسخ وتحریف تبدیل وحدوث کی ہے کہ ہر زمانے میں ویدنیا بنایا گیا ہے اور بنایا جاتا ہے
اور حادث ہے قدیم نہیں اور پورا نہیں ہے اور ہو رہا محرف ہے پھر ایسا اعتماد اور اسکے اعتبار کا کیا طریق اور یہ دو پریشانیاں
دلیل قاطع ہیں ان بیدوں کے کلام الٰہی ہونے پر اور جب یہ بید کلام الٰہی نہیں اور دار و مدار احکام الٰہی پر ہے تو دین سنہ دن
کا اور کسی جسم عقاد اور اعمال کا ثبوت کہاں سے ہوگا جو قابل قبول و اعتبار ہو اور جب بید کا یہ حال ہے تو باقی کتب جو اُن سے ماخوذ ہیں
اور بید سے بنائی گئی ہیں انکی صداقت وخوبی بید کی صداقت وخوبی اور اُسکے ثبوت وتحقیق پر انکو قیاس کر لینا چاہیے اور پھر بادجود ان
پریشانیوں کے ثبوت اُسکا طریق تو ہے نہ شہر شاہ اسلئے کہ علم اسناد انکے یہاں محفوظ نہیں ہے پس برہما وغیرہ مصنفین
بید تک کوئی روایت مسلسل بطریق احاد بھی موجود نہیں ہے اور جس کسی ہندو کو اسکا دعوی ہو تو پیش کرے اگرچہ اسکی تفصیل
میں طول ہے مگر میں مختصر وچار قول اس پریشانی پر جو اُسکے انتساب کے واسطے برہمان واضع ہے تمہارے کتب متبرہ سے
نقل کرتا ہوں **پہلی پریشانی کی سند** سگندسیم مہاگوت میں مرقوم ہے کہ چار دن الکھ برس کے بعد انت ہوئی انہی
نسل اگنی اعادہ شلوک کیا نرد نہم سیوم گیتا میں کہتے ہیں کہ یہ بید کا حکم ہے اور بید برہما کا کلام ہے انتہی اور برہما انیکہ اتھرین

بید میں مصرح ہے کہ رگھ بید مشرقی دیش ہما سے اور ججر بید پچھمی دیش ہما اور سام بید شمالی دیش اور اتھربن بید جنوبی دیش ہما ہے
انتہی مفوتا تفسیر میں مرقوم ہے کہ بید کو برہما نے آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا انتہا ایسا ہی کرشن گیتا میں تصریح تمام
لکھا ہے کہ بید برہما کا کلام ہے اسپطنجل جو گ وششٹ جو بڑی معتبر کتاب اہل ہنود کے یہاں علم توحید و تصوف
میں ہے اُسکی چوتھی استتھ پرکرن میں بڑی شدومد سے مرقوم ہے کہ برہما نے واسطے انتظام مخلوق
کے چار بید اتھار، سمرتی چھ شاستر اٹھارہ پوران بنائے یہاں سے تصریح بید و شاستر و غیرہ کتب معتبرہ
پایہ ثبوت کو پہونچا کہ بید کلام برہما ہے اور اُسی کا بنایا ہوا نہ کلام الٰہی پوتھی الکھ پرکاش کے خاتمہ میں محرر ہے
کہ بیاس جی نے ایک لاکھ اشلوک کلھکر نام چار بید کے شہرت پائی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ چاروں بید ہندوؤں کے
دراصل کلام نہیں ہیں بلکہ بیاس جی کی اشلوکوں کا نام بید ہے بیاس کا ٹھہرایا ہوا اور اُسی کا بنایا ہوا جو بید کی برہما کی انکھ
میں لکھا ہے کہ پرجاپتے چاہا کہ بدون تشبیف اور لاق محسوس ہونے کے پیدا ہووے اور نطق کیا ویسے تین بید جو نام
رکھا اوجھ اور سام کی سوف ہیں پیدا کئی انتہی یہاں سے ثابت ہوا کہ موجد بیدوں کا پرجاپت ہے
پھر اسی انکھ میں بعد تھوڑی دور عبارت مذکورہ کے کیفیت پیدا ہونے بیدوں کی اس طور سے مسطور ہے
کہ ہرن گربھ نے سورج کے کھانے کو منھ پھیلایا سورج نے ڈر کر آواز بہان کی یہاں سے نطق ظاہر ہوئی
ہرن گربھ نے سورج کو غذا کی کامل تصور کیا پس واسطے اپنے سیر ہونے کے انواع و اقسام کی
موجودات کو مخلوق کیا چنانچہ اُسی آواز سے آسمان اور نام ہر شے کا جو موسوم ہے جدا جدا
مقرر ہوا رکھ بید پھر ججر بید پھر سام بید ایک بعد دوسرے کے ہوا گھرن گربھ نے ہر ایک شے
کو بعد پیدا کرنے کے کہانے کا قصد کیا اسواسطے اُسکا نام آہت مقرر ہوا یعنی کہا ہوا ہر شے
کا انتہی یہاں سے ظاہر ہوا کہ تینوں بید کا خالق و بنانے والا ہرن گربھ ہے جہاں بھارت

کی اسمید پرت میں مرقوم ہے کہا و پسر راجہ راجندر نے آفتاب سے خطاب کیا کہ
بیدوں کو تو نے پیدا کیا ہے انتہی - جب فرزند راجندر ایسے نامی گرامی اوتار
کے جو بالیقت رکھیشر کے شاگرد رشید ہیں بیدوں کا بنایا ہوا آفتاب کا قرار دیں
تو اُنکے برخلاف کسی کا قول کب قابل اعتبار ہوگا - اور نیز مہابہارت
کے سانت پرب میں لکھا ہے کہ بید کلام نارائن است انتہی[1] اور اپنے
محل میں یہ بات ثابت ہے کہ نارائن ذات پاک انہی نہیں ہے بلکہ برہما
دھرم کا ہے جیسا کہ مہابہارت فصل موجہ دھرم میں مرقوم ہے کہ
درست جگ بجانہ دھرم چار پسر متولد شدند اول آنہا نارائن دوم
نر سوم ہر چہارم کشن انتہی اور مقامات متعددہ بہاگوت او - مہابہارت
سے واضح ہے کہ نارائن اور ایشن موجود واحد کا نام ہے اور اوصاف
کمال ہم عنقریب لکھینگے انشاء اللہ سبحانہ وتعالی منجملہ اُن اوصاف کمال کے
جسکی نسبت ہم آیندہ بتصریح ظاہر کرنے کا وعدہ کرتے ہیں ایک ادنی سے ادنی
کمال یہ ہے کہ مہادیو جی کی عبادت میں نارائن جی عمر بھر ایسے مشغول رہے

---

[1] اتھربن بید سے معلوم ہوا کہ بید کلام برہما ہے اور رجبر میں بصراحت مرقوم ہے
کہ بید کلام پرجاپت کا ہے اور انکی دوسری معتبر اور مستند اور مشہور کتابوں سے
یہ بات ثابت ہے کہ بید کلام آتما کا ہے کچھ ٹھکانہ ہے اس اختلاف بیانی اور خلاف ورزی کا

مہادیوجی کی لنگ ہوگئے جیسا کہ دیبای (۵۱) اسکندپوران مین مسطور ہی روزی آفتاب درکاشی رسیدہ کیشو نارائن کرسنگ شدہ قیام ورزیدہ بودند آنجا پرستش کردہ چون کیشو بجوان حاضر شدند عرض نمودکہ مالک موجودات شما افرینندہ وپرورندہ وفاکنندہ جملہ موجودات ایدکسی ازشما نیز بزرگ تراست کہ پرستش آن شما نمائید بجواب ارشاد کردند کہ من پرستش مہادیوجی میکنم مہادیو بزرگ جملہ دیوتا یان است انتہی۔ یہانسے واضح ہوتا ہی کہ نارائن وہ ذات پاک خداوند مطلق مبدء کل کائنات معبود برحق نہین ہی بلکہ وہ شخص ہی جو سپر درہم ہی بالفرض اگر خدا ہی تو ایسا ہی خدا ہی کہ مہادیو کا بندہ ہی اور ایسا مقبول بندہ کہ مہادیو کا سنگ بن گیا۔

بہرحال اس تقدیر پر بھی بید کلام الہی نہوا بلکہ کلام مخلوق ہُرا مخلوقات اوسکی سنی جو لنگ ہوگیا تہا۔

نیز تا یسہا بریلی بطریق اشتہار اس مضمون کو مشتہر کرتے ہین کہ انہرن بید زمانہ سابق مین بیدون مین داخل نہ تہا باقی تین بید قدیم زمانہ کے رشیون کے بنائی ہوئی ہین۔ چنانچہ اونکی عبارت مفصل ہم عنقریب لکہین گے انشاءاللہ تعالی فانتظرہ ومنتشا جسکا حاصل یہ ہی کہ فی الواقع یہ بید کلام ربانی نہین ہین بلکہ خود اونہین بیدون سے ظاہر ہی کہ زمانہ مختلف مین رشیون نے جو کچہ کہا ہی اوسکو اون کے چیلون نے بیدون کر لیا ہی **دوسری پریشانیکی سند** یہ پریشانی بید کی یعنی لم ہوجانا اونکا مخصوص بیک زمانہ وقرن خاص نہین ہی بلکہ قدیما وحدیثا یعنی ہر قرن مین ہوتی چلی آتی ہی دیکہو بششت مین لکہا ہی کہ بارہا بید غائب ہوئی اور بیدونکا عمل جاتا رہا انتہی ویباچہ اکلہہ پرکاس مولفہ منشی کنہیالال من جو بڑے حامی دین ہندو کے ہین لکہا ہی چارون مہاپاک کی ارتہہ سری بیاس بیوتی ہندکی مردم کی ہدایت کو بنام چار بید کے موسوم کئے تہے جب ہندے سنسکرت کی

تعلیم و تلقین جاتی رہی سمجھنا چاہئے کہ بید مجوب و مفقود ہو گئی تھی اس عرصہ مین ہزارون راجی اور
مہاراجی ہندوپت ہو گذرے مگر کسیکو اسطرف توجہ نہین کہ اس آب حیات کو خاص و عام کیواسطے بہم
کرتا آفرین صد آفرین شاہزادہ عالی ہمت بلند ہمت دارا شکوہ بہادر دارین اور سرور کونین کو کہ تمام اونکے پنڈتون
برس و مجت کرکے اور لاکھون روپیہ خرچ کرکے اور صدہا پنڈتون اور سنیاسیون کو جمع کرکے اور کاشی
اور کشمیر کی سیر کرکے بسنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کیا انتہی مہابہارت سے ثابت ہے کہ اکثر اوقات
بید ایسے غائب ہوے ہین کہ خود برہماجیو کو بھی یاد نرہی یہانتک کہ وہ اونکی سیکھنے کی محتاج کبھی چاند سے اور
کبھی اور کسی سے ہوئی بہاگوت وغیرہ کتب معتبرہ سے واضح و لائح ہے کہ ست جگ مین بھی بید کی حالت ایسی ہی
تھی کہ بجز ایک نسخہ کے دوسرا نسخہ اوسکا اوس زمانہ مین موجود نہ تھا اور حفظ ہونیکا تو یہ حال تھا کہ خود سری
برہماجی کو بھی محفوظ نہ تھا اور محفوظ بالفاظ ہونا تو درکنار اوسکے مضامین بھی برہماجی کو محفوظانہ تھے چنانچہ جب
ایک دیت اسکی نسخہ کو برہماجی کے ہاتھ سے قعر دریا مین لے بہاگا تو برہماجی ہاتھ ملتے اور منہہ تکتے رہگئے
اور کاروبار عالم کا جاری نکر سکے ۔ اسکندہ ہشتم بہاگوت کی عبارت بجنسہ نقل کرتا ہون سنکہا سر دیت بیدونکو
برہماجی کے پاس سے چورا لیگیا برہماجی نے نسری نارایں سے زار تہنا کری کہ سنکہا سر بید چورا لیگیا اور بنا
بیدونکی کاریج بسنسیار کا نہین ہوتا وہ بڑا بلی ہی مین اوسکا سامنا نہین کرسکتا انتہی غور کرنیکی بات ہے
کہ اگر کوئی اور نسخہ ہوتا یا کسیکو حفظ یاد ہوتا تو یہ خرابی کیون واقع ہوتی برہماجی خالی الذہن کیون ہوجاتے
اور کام عالم کا کیون بند ہوجاتا ۔ اور اسکندہ چہارم بہاگوت سے ظاہر ہے کہ راجہ پرتھو کے عہد سے بید
گم ہو گئے تھے جس طور پر کہ اقسام غلہ جاتی رہی تھی راجہ پرتھو نی جب زمین کو دوہا تو پہلے بید نکلے وہ
برہمنون نے لئے پھر دیونون اور گندھربون نے دوہا تو ناج نکلا عبارت اوسکی یہ ہے راجہ پرتھی کو دوہنی کرے

پہلے بید نکلے برہمنو نے کہا کہ ہمکو یہی بہت ہی پہر دیوتا اور کند ہر یون دہنی کری اُن نکلا نخ یہان سے صاف واضح ہی کہ راجہ پرتھو کے عہد سے پیشتر بید صفحہ عالم سے محو تھے واللہ سبحانہ اعلم کب سے کمی تھے اور اُسکی عہد مین زمین مین سے ایک چیز نکلی اسکو برہمنون نے بید سمجھا بہرحال جو کچھہ کہ بعد زمانہ راجہ پرتھو کے بید تصور کئے گئے ہین وہ وہی ہین جو زمین سے پہونچے ہین برہما سے نہین پہونچی اور اس تحقیق سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہندو جن کتب کو بید اور کلام الٰہی گان کرتے ہین اُنکی اصل وہ ہی جس سے بے اصل ہونا اونکا اصل سے ثابت و مبرہن ہی پس باقی کتب ہنود اور اونکی عقائد اور اعمال کو اسی پر قیاس کرلینا چاہیے۔

تیسرے پریشانیکی سند بہاگوت کی پہلی اسکندہ مین مرقوم ہی سری بید بیاس نے ارتھہ بید ونکی سے چار سنگتا کرین پہر دیکہا کہ منگہہ کلجگ کے سولب آیو ہونگی سنگتا بہی نہین پڑہ سکین گے سا کہا کری انتہی یعنی بید بیاس نے بید ونکی عبارت سے چار انتخاب کئے پہر دیکہا کہ کلجگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ انتخابات بہی نہ پڑہ سکینگے تب اونکی شاخین بنائین یعنی تویب اور تنوین کے۔ اور دوسری اسکندہ مین اسطرح مرقوم ہی (بائیسوین اوتار بیاس جی ہین جب کلجگ نے پرویش کرا اونہون نے دیکہا کہ منگہہ سو جہم آیو اور تجہہ بدہی ہونگی ہمارے بید نہین پڑہ سکنے کی اور نہ سمجہنے کے اون چارون بید کی سنگتا کری اور سنگتا سی سا کہا کری انتہی یعنی بائیسوین اوتار بیاس جیو ہین جب آثار و علامات کلجگ کے ظاہر ہوے انہون نے دیکہا کہ آدمی کلجگ کے بہت کم عمر اور کم علم ہون گے سب بید نہ پڑہ سکین گے نہ سمجہے گین اون چار بیدونکے انتخاب کئے اور انتخابون سے شاخین کین الخ۔ اور اسی بہاگوت کی بارہوین اسکندہ چہٹی ادہیائی مین لکہا ہی کہ چارون بیدون پہر کی انت انت تلک پرسدہ رہے پہر کہنی بچارا کہ اگے تجہہ آیو اور تجہہ پراکرم کرے منگہہ ہونگی اس کارن پرمیشر کی اچہا سے بیدونکی بہاگ کرنی ہی اس سمی دیو آون نے پرارتہنا کرکے ستی

کنیان اور پاراسر رکھی سے بیاس جی کلا اوتار اتپت ہوئی انہون نے بید کو چار پرکار کیا رک پیدا تہرو بید یجر بید سام بید اور پوران سے چار سنگتا بائین اور چار شاستون کو بر بائین نیل رکھی کو ویر جا سنگتا اور دیشم بائین کو لکھہ بابو سنگتا اور جمنی رکھی کو چنڈ ک سنگتا اور سومتر رکھی کو اتہروا نکرسی سنگتا بڑہائی انتہی یعنی چارون بید دوا پر کی قریب قریب تک جیو کے تیون دستہ ہی پر رکھیون نے سوچا کہ آیندہ کم عمر اور بداعمال آدمی ہونگے اس سبب سے خدا کی مرضی سے بیدونکی تقسیم ہری سوتی اور پاراسر رکھہ سے بیاس جی اوتار پیدا ہوے انہون نے بیدونکو چار حصہ پر کیا رک بید اتہروید اور یجر بید اور سام بید اور پوران چار منتخب بنائی اور وہ چار منتخب چار شاگردونکو اسطرح پر چڑہا لئے کہ نیل رکھی کو ویر جا سنگتا اور دیشم مائین کو لکھہ بابو سنگتا اور جمنی رکھہ کو چنڈوک سنگتا اور سومتر رکھہ کو اتہروا نکرسی سنگتا پڑہائی انتہی اور اس عبارت کی مابعد کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ پہراون کے شاگردون نے اور شاگردون کے شاگردون نے اوسمین تصرف کرکے اپنی طرف سے بہت سی شاخین بنائین اور جدا جدا نام اونکے رکھے کیونکہ چار حصہ نے دو عرض اسی طرح سے ہر ایک نے تصرفات اپنے اپنے طرف سے کئے ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ عبارت آگندہ بارہوین سے ظاہر ہی کہ تا قریب زمانہ دوا پر کی بیدونمین تحریف نہین ہوئی تہی بعد اسکے اوسمین انواع واقسام کی تحریفات شروع ہوئی جسکے ابتدا اسطور سے ہوئی کہ پہلے بیاس نے چار سنگتا اوسمین چار بیدون اور پورانون سے بنائی اور لطف یہہ کہ وہ سنگتا خاص کر چار بیدون ہی سے نہین بنائی گئی ہین بلکہ پوران ہی اوسمین شامل کرکے اون سے مضامین منتخب کرکے چار سنگتا کی تادین اور وضع ہوئی اور نام ہی اون سنگتا دکی علیحدہ علیحدہ قرار دی گئے اب غور کرنا چاہئے کہ یہہ تحریف و تصرف اصل کتاب مین ان بیدیون سے ایسا واقع ہوا کہ جسکے سبب سے اصل کتاب علی حالہ باقی نرہے

لہ قولہ ستوتی اور پاسر کہ آہ ہرچند کہ کتب تواریخ
میں انکی احوال کی تفصیل بہت کچھ مرقوم ہی لیکن اسجگہ جو مقدار لکھنی
ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ جس سے ان دو ذات شریف کی ماہیت و حقیقت
کما حقہ واضح ہو جاوے مہابہارت کے آدیرب میں لکھا ہی کہ راجا اپرچ
شکار کو گیا اور جنگل میں اپنی بیوی کو یاد کیا تو اوسکی منی نکل پڑے
راجا نے اوس نطفہ کو ایک پتے پر رکھکر باز کے ہاتھ اپنی بیوی کے
پاس بھیجا یا راہ میں ایک اور باز اس پتے کو طعمہ سمجھکر اس باز سے
آپس میں لڑنے لگا اوس پتے میں سوراخ ہو گیا راجہ کا نطفہ وہاں سے نکلکر پانی میں
ایک مچھلی کے منہ میں جا پڑا اور یہ مچھلی ایک ادشپرہ یعنی بہشت
کی عمدت تھی کہ برہما کی دعا سے مچھلی بن گئی تھی الغرض بعد
دس مہینے کے ایک مچھوے نے اس مچھلی کو پکڑ کر جب شکم چاک کیا ایک
لڑکا اور ایک لڑکی اوسکے پیٹ سے نکلی مچھوا اونکو راجا
اپر چر کے پاس لیگیا جانے اوس لڑکے کو اپنا بیٹا بنا کر رکھا
اور لڑکی مچھوی کو دے دی اوسنی اوس لڑکی کا نام ستوتی
رکھا جب جوان ہوے نہایت صاحب جمال اور راست گو تھی
اور اوسکی بدن سے مچھلی کی بو آتی تھی اسواسطے اوسکو مچھو
اندا بھی کہتے ہے اوسکے باپ نے ایک چوٹی کشتی اوسکی

حوالی کی اور وہ مسافروں کو بون یعنی فروری کے
دریا سے پار کیا کرتے ایک بار پراسر رکھہ وہان
آپہنچا اور اس لڑکی پر عاشق ہوا اجماع کا قصد کیا لڑکی
نے کہا کہ برہمن غیر جب تمکو اس فعل بد میں نہیں کہین کے
کیا کہین گے پراسر نے ایسا منتر پڑہا کہ ابر ظاہر ہوا
اور اندہیرا ہو گیا اوس لڑکی کا ہاتھہ پکڑ لیا اوس نے کہا
مین کواری ہون میری بکارت زائل ہو جاوے گی
تو فضیحت ہوگی پراسر نے کہا تیری بکارت بدستور ہو جاویگی
اور تو مجھے کچھہ اور بھی مانگ لڑکی نے کہا میرے بدن کی
بو دور ہو جاوے پراسر نے ویسا ہی کیا اوسکے بدن سے ایسی خوشبو
آنے لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہنچتے تھے پراسر نے
نام ہو جن کندا مشہور تھا القصہ وہ ستی اور پراسر
شہوت پرست رشی نے اوس ستوتی سے جماع کیا اور اوسکے
نطفہ سے ویاسوت لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور
جنگل کو عبادت کے لئے چلا گیا اور اپنی ماں سے کہہ گیا کہ
وقت مشکل کے مجھکو یاد کرنا اور اس لڑکی کا نام پیدہ یاس
ہی یعنی بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتے ہین کہ بید کو چار حصے

اوس نے کیا ہو جب اوس لڑکے سے اوس مچھوہ وغیرہ نے
پوچھا کہ تیرے بدن سے خوشبو کیسی آتی ہو اوس نے کہا میں نے
ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سے پار کیا تھا اوس نے میرے
حق میں دعا کی یہہ اوس کی برکت ہو چنانچہ پہر اوس لڑکی کا نام
جوجن کندہ کا رکھا گیا۔ اتفاقاً ایک راجا اس لڑکی پر عاشق
ہوا اور اوسکے باپ سے اوسکو چاہا اوس نے کہا ایک شرط سے
تجھکو دیتا ہوں کہ اوسکی اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نے یہہ
منظور کیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہیں ہو کہ میری
ایک بیٹی مچھوہ کے پیٹ سے موجود ہو اوسکے ہوتے ملاح کی
اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کروں لیکن راجا کی دلمین
عشق کی آگ بدستور بھڑک رہی تھی راجا کی بیٹے نے جو
اوسکے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور نام اوسکا بہکم تھا اس
حال سے واقف ہو کر سونتی کے باپ کے پاس آکر
اس عہد سے کہ سونتی کے اولاد صاحب ریاست ہو
سونتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اوٹھا کر لایا باپ کے
حوالہ کی اوس سے دو بیٹی پیدا ہوے راجا کے مرنیکے
بعد سونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اوسکی بعد چھوٹا بیٹا سنہ پر بیٹھا
بہکم نے بیمار ہو کے راجا کی دو بیٹیوں کو زبردستی سے پکڑ لا کر
اوس سے بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوئی جب مر گیا سونتی نے بہکم
کہا کہ تیرے بھائی کی دو جورو ہیں تو اونسے صحبت کر تاکہ نسل باقی رہے
بہکم نے منظور نکیا آخر شیر بات شیر کی سونتی نے بیاس کو
جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنی بھائی کی بیوی سے جماع کر تاکہ اولاد باقی رہے
بیاس نے منظور کیا ۱۲ **منہ دام فیضہ**

اسیواسے سرکرشن جی اون بیدیون پر طعن کرتے ہین چنانچہ گیا ہین اگند بھاگوت کے تئیس
ادھیائی مین اونکا مقولہ اسطرح پر ہو قوم ہو کہ (رہی اودھوان بیدیون نے اپنی بدہ کی انکول نا بدمدکی
برنن کری ہین جیسا ایک پرچھہ ہو کوئی اوسکی ساکھا کو بتا دتا ہو کوئی سول کوئی تیر ایسے بیدیون
اپنی بدہ کی پرمان نت بید برنن کرا ہین اہماری اہنکار اور مایا کی ہٹ سے نہین ہوئی انج
یعنی ان بیدیون نے بید اپنی عقل کے موافق طرح طرح کی عقل خرچ کرکے بیان کئی ہین جیسی ایک ورکھ
ہوا اوسکو کوئی شاخ اور کوئی پھول اور کوئی پتا بتاتا ہو ایسی ہی بیدیون نے اپنی عقل کے موافق ہمیشہ
بیدونکو بیان کیا ہو اور بسبب تکبر و نفسانیت اور جہل کی اپنی ضد سے باز نہین رہتی انتہی ترجمہ
حاصل کلام یہ ہو کہ ہر تحقیق سے تحریف و تغییر بیدونکی کماحقہ ثابت ہوئی اور زیادت تشریح
و توضیح کیواسطے حسب وعدہ اپنی ہم بیان تقریر رجاعت بیدان محققین مذہب ہنود جو بنام ت
بودہنی سبھا بریلی کے مشہور رہین نقل کرتے ہین جس سے چند فوائد جدیدہ سواے تحریف کے بھی معلوم
ہونگی کہ ازانجملہ جدید کا کلام الہی ہونا بلکہ کلام مخلوق و حادث ہونیکا ثبوت ہو مثلاً بنوتہ تمام سنا چاہئی
(ابتدا اونکی یہ ہو کہ وید کو چار نام ہی یعنی رگ وید ججر وید سام وید اتھربن وید مشہور بتانا چاہئی لیکن
اسکا طرح طرح پر ذکر اور شاستر سے معلوم ہوتا ہو یعنی بہت پرانی گرنتہ لکھنے والون نے کسی جگہ اتھر
بن ید کو وید کرکے نہین مانا ہو اور منوجی نے بھی کچھہ اتھربن وید کا تذکرہ نہین لکھا ہو اونکی دانست مین
تین ہی وید تھے اور منوسنگتا مین بھی دوم ادھیاسی دوسرے شلوک ۳۳ اور چھتیس اشلوک مین لکھا ہو اور
مرکوسس مین بھی تین ہی وید کرکے لکھا ہو اور منڈوک اوپنشد کے پہلی کھنڈ مین اتھربن وید کا
تذکرہ لکھا ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اتھربن ید اونہین تینون وید سے نکلا ہو جسکی اوپر نام لکھے ہین

اور اوسکی عبارت کے مطالعہ سے بھی صاف واضح ہوتا ہی کہ اور وید سے ایجاد ہوا ہی لہذا اس اعتبار سے وید کو اون تینون ویدون سے پیچھے ترتیب بنانا لکھا ہی سواے اسکی تین وید یعنی رگ یجر سام مین بھی بیان اوسکا بالکل ہی جدا معلوم ہوتا ہی۔ اور رگ وید اگلی لوگون کی زبان ہی یعنی جب کوئی دیوتا اونکی مکان پر تشریف لیجاتا تہا وے لوگ زبان صفت و تعظیم سے پیش آتے تہے یعنی استت کرتے تہے اور مضمون وید کا چہند کے طور اور جگہ جگہ چہند رس سے بہرا ہی مگر خلاصہ کلام یہہ ہی کہ رگ وید اگلی لوگون کی سبہا کی زبان یعنی بال اوستہا در عمر خورد سالی بنا ہی اسمین کچھہ شک نہین ہی کیونکہ اوسکے مضمون اور مطلب سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پہلی زمانیکی لوگونکا حال ہی بطور نسبت کے اور بجر وید مین زیادہ ترجگ وغیرہ کرنیکا اونکی تریہ وغیرہ سب لکہی ہین لہذا پچہلی ہندونکی بیچ وہم اور اوسکے ذریعہ سے طرح طرحکی بنائے ہوے قاعدے ترتی پکڑکر یہ وید ہوا ہی اور اوسکی جگہ جگہ مین رکہہ وید کا مضمون زبان توصیف یعنی استت سی بہرا ہی اور سام وید بالکل گیت کا ترجمہ یعنی بیان ہی رکہہ وید سے توصیفی مضمون لیکر راگ کیواسطے نئی طرح سے بنایا ہی رکہہ وید کی اشلوک اور راگہہ سی جن سے اور اور وید مین پایا جاتا ہے اس سے رکہہ وید مین اور کوئی وید کی بات پائی نہین جاتی ہی اس سے رکہہ وید جو سب ویدون سے بڑا ہی اور قدیم ہی سوامی دیانند نے بخوبی معلوم ہوتا ہی لہذا ہم لوگونکو پرانی سبہا کا حال دریافت کرنیکو سواے رکہہ وید کی اور کوئی پرانا گرنت نہین دکہلائی دیتا ہی کیونکہ اور یہہ سب رکہہ وید سے ایجاد ہوئی ہین۔ اور پران کی مت مین یہہ چار ون وید برہما کی زبان سے یعنی چار مہینہ سے نکلنا لکہا ہی تو چارون وید ایکہی وقت مین ہونا اور اونکو برابر ماننا ضرور چاہئی لیکن یہہ بات قابل اعتماد کے نہین ہی اسبات کو پنڈت لوگ جانتی رہتے ہین وید کے مطلب جانتے ہین کہ کوئی وید ایک وقت مین ایک آدمی کی زبان سے نہین بنا ہی

سب ویدون کی جدی جدی بھاگ جدی جدی رشیون نے بنائی ہی اور بلکہ بید بنانے والے رشیون کے نام
ہی جگہ جگہ پائی جاتی ہین اسطرح پر کہ پہلی شی لوگ وقت بیوقت اپنی اعتقاد دل سے جو جو کہ باتین کیا کرتے
اونہین باتونکو اون کے ماتحت لوگ اپنیمین وظیفہ کیا کرتے تھے اور اوسیکو گرو چیلا کہ رتبک بیان
ہوتا چلا آیا ہی۔ اور بید کے اشلوک جو بہت روز سے اتبر ہی اسمین کوئی شک نہین اور بعد از آن
ویدبیاس جی نے تفصیل کی ہی اسواسطے یہ چارون بید جدی جدی ہوے ہین کیونکہ ویدبیاس جی کی
پہلے یہ چارون بید نہ تھے انتہی اس تقریر جماعت پنڈتان سے جنہون نے کہ تحقیق واسطے حمایت
مذہب ہنود کے باندہی ہی چند امور ثابت ہوے اول یہ کہ یہ کتب جنکو ہندو بید کہتے ہین آسمانی
اور کلام ربانی نہین ہین۔ دوسرے یہ بید فی الواقع اور در اصل چار نہین ہین بلکہ تین ہی ہین پہر انہین
ہی بعض بعض سے ماخوذ اور بنائے ہوے ہین۔ تیسرے قدیم نہین ہین حادث ہین۔ چوتھے تربن ویدزمان
سابق مین بیدونمین داخل نہ تھا متاخرین ہنودنے اوسکو داخل کرلیا ہی۔ پانچوین طرح طرحکے تغیرات
وتحریفات اونمین واقع ہوئی ہین اوقات متعددہ مین محرفین متعددین سے۔ چھٹے نسبت تصنیف ان
بیدونکی فقط ایک شخص کیطرف کرنی جیسے برہما یا پراجاپت وغیرہ مثلاً محض غلط ہی بلکہ زمان مختلف مین
بیدونکو مختلف رشیونون نے بنایا ہی۔ چنانچہ مویداس مضمون کا مضمون بھاگوت وغیرہ سے ہم سابقاً بہت
کچھ نقل کرچکے ہین اور تصریح حدوث بیدونکی بہت سے محققین ملت ہنود کی تصانیف مین بھی موجود ہی
از انجملہ منشی الکہدہاری شرح اشلوک ۷ اگنیا مین تحریر کرتے ہین تینون لوگ اور برہما اور وشن اور مہیش
اور تینون بید کہہ بید و ججر بید و شام بید سب حادث ہین انتہی اور نیز حدوث بیدونکا تصریح بید سے
مبرہن ہی چنانچہ ججر بید مین اسطرح مرقوم ہی کہ رکہہ بید پہر ججر بید پہر شام بید ایک دوسرے کی بعد

انتہی اسلئے کہ قدیم مین تقدم و تاخر نہین ہوسکتا - جن پر پ بہارت مین لکہا ہی کہ زمانہ دوا پر مین بید وغیرہ
ایسی تحریف ہوئی کہ آدہی بہی تحریر مین نہ آئی - اور نیز مہابہارت کے فصل موجہ دہرم مین مسطور ہے
بید دہر زمان نوع دیگر میگردد و دونکی ست جگ نوع دیگر ست و ترتیا بوجہ دیگر و در دوائر و کلپ
علی ہذا القیاس انتہی - اور بہی سانت پرب مین باین لفظ مرقوم ہی کہ بید ہر قرن مین نوع دیگر ہوجاتے
ہین - جوگ شبشٹ کی ایشم پرکران پانچوین مین لکہا ہی کہ کتنی بار یہہ بید بدلے ہین اور کرم اور
پلے ہین - اور آسے جوگ کے چہٹی پرمان پرکرن مین لکہا ہی کہ خداوند عالم کی قدرت سے بید وید و تمام مخلوقات
مین اختلاف واقع ہی ایک وقت ایسا تہا کہ شراب پینا شریفونکو روا تہا اور رزیلونکو ناروا - اور ایک وقت
ایسا تہا کہ عورت غیر مرد کے ہمراہ ہم بستر ہوتیہے پت برتا کہلاتی تہے بارہا بید غائب ہوئی اور بید دنکا
عمل جاتا رہا اور ترمیم و نسخ ادنین ہوئی دس مرتبہ مہادیو نے اندر کو سلطنت دی و چہین لی اور کئی مرتبہ
بیدونکا مضمون تبدیل ہوا بارہا مشرق مغرب ہوگیا اور مغرب مشرق ہوا انتہی یہان سے واضح ہوا کہ ہر قرن
و ہر زمانہ مین بید منسوخ ہوتا اور نیا بدلتا ہوا چلا آیا ہی اور اب بہی ہر زمانہ مین نیا بدلا جاتا ہی اور جب قرن
مین بید بدلا گیا تو مین کہتا ہون کہ بر تقدیر ہونے اوسکے کے کلام برہما یا پرجاپت یا رشیون مثلاً یہہ نسخ و
ترمیم کسطرح واقع ہوا اور ہوتا ہی اور اسکی کیا صورت ہی یا وجود برہما وغیرہ ہر قرن مین نیا ہوتا ہی تو کسطرح
اور کس جگہہ اور کیونکر ہوسکتا ہی اور اگر نہین ہوتا تو پہر بیدونکی تحقیق اور وجود کا کیا طریقہ ہی اور جب خود
وجود و تحقق بید مشکوک و مشتبہہ ہوا تو پہر دین ہنود جو بید پر مبنی ہی اوسکا ثبوت کسطرح ہوگا ایک بات
اور یاد آئی باوجود ان سب پریشانیون کے بید و شاستر اسپر شاہد ہین کہ برہما خالق عالم ہی جیسا کہ سابق
اسکی بحث آئی ہی حالانکہ بیدونکی اپنکہدون سے وجود برہما کا بطلان ثابت ہی جیسا کہ نارائن اپنکہد مین بید

مین لکھا ہی کہ برہما اور مہادیو اور اندر وغیرہ صرف صفات ہین کچھ جدا موجودات نہین انتہی کتول انکھد اتہرن بید مین ہی کہ صانع تمام عناصر کی تینون صفات ست - اور رج - اور تم ہین اور یہی برہما اور وشن اور رودر موسوم ہین انتہی منڈوک انکھد اتہرن بید مین مرقوم ہی کہ برہما موصوف کے ایک صفت کا نام ہی - انتہی اور جب برہما جو خالق عالم ہی موجب عقاید ہندؤن کی اور نیز موجب تصریحات بید کے کوئی شخص موجود نہین ہوا بلکہ صرف ایک صفت کا نام ہوا تو اوسکا منہہ کہان جس سے بید نکلے اور جنکے سر دہ حکایات جو آیندہ مذکور ہون گے حالات برہما وغیرہ مین اوسکا مضمون ان تصریحات کے متناقض ہی مگر ہمارا مدعا بر حال ثابت ہی کا لایخفی علی من لہ ادنی فہم پس جو شخص مدعی حقیقت ملت ہنود کا اوسپر اولاً واجب ہی کہ ثبوت بید اور مصنف بید کی تحقیق کا متکفل ہوا اور ان خدشات کے جواب شافی دا کرے ورنہ بغیر اسکے اوسکا کلام ہرگز قابل اصغا اور لائق التفات اصلا نہوگا اور جسطرح سے کچھ پریشانیان بید کی کہی گئین اگر شاستردن اور پورانونکی پریشانیان اور اونکی اختلافات و تناقض لکھے جائین تو بہت طول ہوجاوے لہذا ہم اسجگہ فقط اونکی نام اور برہان اونکی معتبر ہونیکی لکھتے ہین کیونکہ اونکی حوالہ اور سند آیندہ پیش کیجاویگی پس مجملاً اونکا حال معلوم ہونا بھی ضروریات سے ہی - جاننا کہ شاستر ہندؤن کے نزدیک نو مین جنمین سے چھ شاستر متفق علیہ اور کافہ ملت ہنود کی نزدیک مقبول و مسلم ہین اور باقی تین شاستر فقط پنڈتون کے نزدیک مردود ہین پس وہ نوؤن شاستر یہ ہین - اول بیدانت شاستر - دوسرا میمانسا شاستر - تیسرا نیای شاستر - چوتھا بیشیش شاستر - پانچوان سانکھیہ شاستر - چھٹا پاتنجل شاستر - ساتوان جین شاستر - آٹھوان بودہ شاستر - نوان نانک شاستر یہ تین اخیر کے مردود ہین - سابقاً معلوم ہوچکا کہ مصنف چار بید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پورانونکا برہما ہی

کہ واسطے انتظام عالم کے اوسنے اونکو بنایا ہی حالانکہ ان شاستروں اور نیز انکی کتب معتبرہ و تراجم شاستر موجود
میں انکی نسبت رکھوں کے طرح کی ہی اور انہوں کو موجد اونکا لکھا ہی۔ چنانچہ پہلا شاستر کہتے ہیں بیاس کا نکالا ہوا
ہی۔ اور دوسرا جمن کہ کہ اوسکے شاگردوں کا جنکے اسما یہ ہیں۔ مراری۔ متقر کارل بہت بر بہاکر اور
تیسرا شاستر گوتم رکھہ کا بنایا ہوا۔ چوتھا کناد کا بنایا ہوا۔ پانچواں کپل کا جسکو برہما کا پوتا کہتے ہیں چھٹا نکالا ہوا
پتنجل کا اور اصول اعتقاد میں یہ سب شاستر آپس میں مختلف ہیں بعضی تو خدا کے قائل ہیں اور بعضی منکر اور
بعضی خدا کی انتظام کا قول کرتی ہیں۔ اور بعضی ہر چیز کو خدا کہتے ہیں۔ اور بعضی خدا کو خالق عالم جانتے ہیں۔ اور
بعضی نہیں اور بعضی عالم کو قدیم مانتے ہیں۔ اور بعضی حادث۔ اور بعضی زمانہ کو خدا کہتے ہیں اور بعضی عناصر
اربعہ کو۔ اور کوئی قیامت کا قائل ہی کوئی نہیں اور کوئی کسی طرح سے قیامت کا قول کرتا ہی کوئی کسیطرح
سے علی ہذا القیاس اور عقاید و عبادات میں اور جمیع معاملات میں اسقدر اختلافات باہم رکھتے ہیں جسکی کوئی
حد نہیں ہی اور اسپر طرہ یہہ ہی کہ باوجود اسکے ہندو ان سب شاستروں کو سنت یعنی برحق جانتے ہیں اور سبکو
جمع کرکے مانتے ہیں حالانکہ یہہ بات صریح عقل کے نزدیک باطل اور مردود ہی اسلئے کہ اجتماع متنافیین اور
صدق متناقضین بمحال ہی مثلاً کوئی کہے زید کھڑا ہی اور کوئی کہے کھڑا نہیں ہی تو واقع اور نفس الامر میں دونکا
حق اور سچ ہونا محال ہی ایک حق ہوگا نفس الامر میں دوسرا بالضرور باطل ایک سچ ہوگا فی الواقع تو دوسرا
بے شک جھوٹ قرار پائیگا اور بروقت حاجت انشاء اللہ تعالے اسکے تفصیل اور توضیح کیجاویگی بیان اجمالا اسقدر
پر اکتفا کرتے ہیں کہ جب یہہ چھہ شاستر والے جو باہم متناقض ہیں برحق ٹہیرے ہندوؤں کے نزدیک تو یہی دلیل
واسطے باطل ہونے ملت ہنود کے بس ہی اسلئے کہ باطل و محال کو حق ماننا سخت نادانی ہی اور عقل کے مقتضا
سراسر بعید و سیاقی بعض تفاصیل عنقریب انشاء اللہ تعالی فانتظر۔ اور وہ اٹھارہ پوراں جن میں مجملاً ردنمائی

دین واصول ملت ہنود ہین بعد چار بید وچھ شاستر کے یہہ ہین اول بشن پوران۔ دوم
بھاگوت پوران سیوم متہہ پوران چہارم اسگنہ پوران پنجم نارکندی پوران ششتم بہوست
پوران ہفتم برہم من ونگ پوران ہشتم گورم پوران نہم پدم پوران دہم برہم پوران
یازدہم بالو پوران دوازدہم بادن پوران سیزدہم گرڑ پوران چہاردہم الن پوران
پانزدہم باراہ پوران شانزدہم لنگ پوران جسکو شیو پران بہی کہتے ہین ہفتدہم نارد پوران
ہجدہم برہانڈ پوران۔ اور باقی پوتھیان جو انکے سوا ہین وہ ان سے ماخوذ ہین یا انکی ٹیکا
یعنی تفسیر وشرح ہین اور اعتبار وتسلیم ان پورانونکا بحکم بید ہندؤن پر واجب ولازم ہی
پس جو سند بحوالہ ان پورانونکی پیش کیجاویگی وہ حجت قاطعہ ملزمہ وبرہان ساطعہ مسکت
ہوگی واسطے اثبات مدعا کے ہمارے طرفسے ہنود پر اور انکو گنجایش سرتابی اس سے ہونگی
اور اس سے سرتابی اپنی مذہب سے بیزاری ہی ہندونکو اسلئے کہ اصل اصول
مذہب ہنود یہی ہین اور انکو سب کتابون سے معتبر جانتے ہین اور اونکی معتبری پر
تصریحات متعدہ موجود ہین ایک دو نقل اسجگہ پیش کرتا ہون منڈوک اوپنکھد امرت بید
مین مرقوم ہی کہ (برہم کے گیان کی دو فروع ہین ایک کا نام علم صغیر دوسرے کا نام
علم کبیر۔ علم صغیر مراد ہی چاردن بید اور اوسکے فروعات سے کہ چہ شاستر اور
اٹہارہ پوران ہین الخ اور علم کبیر مراد ہی علم الٰہی سے الخ اسیطرح چوتہا اتھروید پر کرن
جوگ یگیہ شکشا کا دیکہو اسمین بسطہ ہی کہ (دنیا مین ہزارون زبان لاکہون کتابین
منقول اور منقول کی ہین اور ہند مین چار بید وچہ شاستر اور اٹہارہ پوران ہین

اور حتی ہو نہہ دتنی باتین برہمانی چار بید اور اٹھارہ سمرتی اور چھہ ساستر اور اٹھارہ پوران بناتی تاکہ ہر کوئی اس آئین کے موافق نیک عمل کرے انتہی یہان سے ثابت ہوا کہ جو امر ان پورانون سے منقول ہوگا اونسے کسی ہندو کو چون وچرا کی مجال نہوگی اور ہم جسجگہ حجت انسے پیش کرینگے وہ بنا بر تسلیم ہنود بید اور شاستر اور ان پورانونکو بطریق الزام پس یہہ شبہ کوئی متوہم نکرے کہ بید وغیرہ کی اصل ثبوت مین جب تمکو کلام ہی تو بید سے احتجاج کیون کرتے ہو ۔

قال چنانچہ عیسائیو نمین تثلیث کو توحید جاننا ہی ہمارے یہان تری وتہہ یعنی وتاتری کو توحید جاننا ہی **اقول** اسکا جواب تفصیل طلب ہی جاننا چاہئے کہ اولاً معترض نے توحید اور اوتار کے بیانمین تو اپنی شرکت اور تشبیہ عیسائیونکی ساتہہ ذکر کی اور سوای اسکے بہت سے امورمین جو آیندہ آتی ہین اسمین شرکت اہل اسلام کا دعوی کیا شاید اسکی وجہہ یہہ ہوگی کہ معترض توحید اہل اسلام سے واقف نہوگا یا واقف ہوگا تو سمجہا ہوگا کہ توحید اہل اسلام کی حقیقی ہی اور اسکی توحید ادعای اور غیر حقیقی مانند تثلیث نصاریٰ کے پس تشبیہ صحیح نہوگی اسوجہ سے اہل اسلام کی توحید کے ساتہہ تشبیہ ندی ثانیاً توحید عبارت ہی اس سے کہ خداوند تعالےٰ کی ذات پاک کو وحدہ لاشریک جاننا اور اوسکی ذات وصفات مین کسی غیر کو شریک نکرنا اور تثلیث عبارت ہی تین خدا کے قائل ہونے سے کہ خدا تعالیٰ ثالث ہی اون ثلثہ کا پس تثلیث کو توحید کہنا کیونکر صحیح ہوگا ثالثاً عیسائی اگرچہ قائل ہین تثلیث کے مگر تثلیث کو توحید نہین کہتے انکی کتب سے کہین یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ انکی یہان توحید تثلیث ہی ۔ رابعاً یہہ عقیدہ تثلیث مخالف ہی جمیع کتب منزلہ کے حتی کہ خود انجیل مین اسکا ابطال موجود ہی مگر سابق کی توحید اس سے اعجب اور قابل غور ہی کما قال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ۱۲

جسکا نام توحید رکھا ہی وہ سراسر اشراک ہی پہلی ہم تثلیث کی ابطال مین مختصر کلام کرتے ہین پہر توحید
مقرض کا بیان کرینگے جاننا چاہیے کہ عیسائی تین خدا کی قائل ہین جسکو تثلیث کہتے ہین یعنی
ایک اللہ بسکو باپ کہتی ہین نعوذ باللہ منہا - دوسرے عیسا مسیح جسکو معاذ اللہ خدا کا بیٹا کہتی ہین
تیسرے روح القدس اور ان تینوکو خدائی مین برابر سمجھتے ہین چنانچہ انکی عقائد کی کتابون مین یہہ
لکھا ہی باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ خدا بیٹا خدا روح القدس خدا
سو یہہ عقیدہ اونکا اونہین کے انجیلون سے باطل ٹہرتا ہی اور عیسی مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
اونہین کے قول سے ثابت ہوتا ہی دیکھو مارکوس کی انجیل مین تیرہوین فصل ۳۲ درس مین قوم سے
حواریون نے ساعۃ یعنی قیامت کی سوال کیا تو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ لیکن اور
اوس گھڑی کو باپ کی سوا یعنی اللہ تعالے کے سوا کوئی نہین جانتا نہ فرشتی جو آسمان پر ہین نہ بیٹا انتہی
دیکھو یہانسے عیسی علیہ السلام کا خدا ہونا انہین کے قول سے باطل ہوا اور بندہ حاجز ہونا اونکا ثابت ہوا
اسلئے کہ اس سے اونکی علم کا نقصان اسی سے واضح ہوا اور کہ قیامت کا علم اللہ ہی کے ساتھہ مخاص ہی پس
خدای مین مساوات کا عقیدہ باطل ہوا - متی کی انجیل مین ہی کہ جب یہودیون نے مسیح کے قتل کا
عزم کیا تو اس سے عیسی مسیح متغیر ہوا اور بہت سخت محزون و غمگین ہوا انتہی دیکھو اگر حضرت
عیسی مسیح علیہ السلام خدا یا خدا کی بیٹی ہوتے تو کیونکر انمین تغیر آتا اور کیون محزون ہوتے
پس تغیر اور حزن صریح دلیل ہی اونکی خدا نہونیکی - کتاب قصص الحوارین جو نصاری کے
نزدیک مثل انجیل کے ہی اوسکی دوسری فصل ۲۲ درس مین شمون صفا کا جو رئیس ہین
حوارئین کے یہہ قول مرقوم ہی جو انہون نے یہود سے کہا تہا جسوقت وہ زندہ تہا عیسی مسیح

علیہ السلام کی ہوئی تھے یا رجال بنی اسرائیل اسمعوا مقالتی ان المسیح ہو رجل ظہر لکم
من عند اللہ بالقوۃ والتائید والمعجزات التی اجراہا اللہ تعالے علی یدیہ وانتم تکفرتم بہ۔ یعنی
اے لوگو بنی اسرائیل کے سنو میری بات تحقیق مسیح ایک مرد ہین کہ ظاہر ہوی تمہارے واسطے
اللہ تعالی کیطرف سے ساتھہ قوت اور مدد کی اور ساتھہ اون معجزات کی جو اللہ تعالے نے اونکے ہاتھون
جاری کئے اور تمنی اونکا کفر کیا انتہی نافی تحفۃ الاریب دیکھو شمعون سے بڑھکر اور کون شاہد عادل ہوگا
اور اونکی خبر سے زیادہ کسکی خبر نصرانیون کے نزدیک لائق اعتماد ہی کہ نصرانی اونکی نام سے تبرک
کرتے ہین اور ایمان لائے ہوے ہین اونکی کثرت صلاح وفضل پر وہ گواہی دیتی ہین کہ عیسی
مسیح ایک مرد ہین منجملہ مردونکی آدمیون مین سے اور نبی ہین منجملہ نبیون کے کہ اللہ تعالے نے اونکے
تائید فرمائی ساتھہ معجزات کے اور جو کچھہ عیسی علیہ السلام سے ظاہر ہوا وہ سب اللہ کی قدرت سے
تہا نہ عیسی علیہ السلام کی قدرت سے پس باطل ہوا یہہ کہنا کہ عیسی علیہ السلام خدا ہین اور غیر
مخلوق ہین اور لوقا نی آخر انجیل مین لکہا ہی۔ ان عیسی بعد ما قام من قبرہ لقیہ رجلان من
تلامیذہ وہما القلیوفاس ولوقا فقال لہما مالکما حزینان فقالا لہ انت کانک غریب وحدک
فی مدینۃ بیت المقدس ولم تعرف ما جری فیہا فی ہذہ الایام من امر المسیح الذی کان رجلا
مصدقا من اللہ فی مقالتہ وافعالہ عند اللہ والناس کذا فی التحفۃ دیکھو اسمین حضرت
عیسی علیہ السلام کے خاص شاگردونکی گواہی دیتی ہین اور اقرار کرتے ہین کہ عیسی مسیح ایک مرد
تھے آدمی سچے کئے گئے اللہ کیطرف سے اپنی قول وفعل مین اور یہہ صریح دلالت ہی اوپر
اسبات کے کہ وہ آدمی ہین مخلوق اللہ تعالے کیطرف سے پیغمبر خالق ہین اور نہ خدا نہ خدا کے بیٹے

انجیل متی فصل اونیس ورس ۱۷-۱۶- مین ہے- ان رجلا قال للمسیح یا ایہا الخیر
فقال لہ لم تسمینی خیرا ان الخیر ہو اللہ تعالے انتہے ترجمہ ایک آدمی نے
حضرت مسیح سے کہا اے خیر عیسے علیہ السلام نے فرمایا تو نے خیر میرا نام
کیسے لیا بلا شبہ خیر خاص اللہ تعالے کا نام ہے- انجیل یوحنا فصل سترہ
ورس ۳- ۱- مین ہے- ان المسیح رفع عینیہ الی السماء و تضرع الی اللہ و ہو
الخالق و قال یجب علی الناس لیعلموا انک انت اللہ الواحد الخالق و انک
ارسلتنی انتہے ترجمہ بتحقیق مسیح نے اپنی آنکھین آسمان کی طرف
اوٹھاکر خدائے واحد وخالق سے بہ تضرع عرض کیا- آدمیون کو جاننا ضرور ہے
کہ تو اللہ ہے واحد وخالق اور تو نے ہی مجھے مخلوق کی طرف رسول
کرکے بھیجا ہے- انجیل متی فصل چوتھی مین ہے- ان الشیطان دعا
المسیح الی ان یسجد لہ و اراہ ممالک الدنیا و زخارفہا و قال لہ اسجد لی
نجعل لک ہذا کلہ فقال المسیح انہ مکتوب علی کل بشر انہ لا یعبد
الا اللہ تعالے و لا یسجد لشی سواہ ترجمہ شیطان نے چاہا کہ مسیح اوسکے
لئے سجدہ کرے اور زخارف وممالک دنیا مسیح کو دکہا کر کہا مجھے تو سجدہ کر
یہ سب چیزین تیرے قبضے مین کردون گا مسیح نے جواب دیا کہ ہر آدمی کو چاہیے
کہ اللہ تعالے کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے نہ کسیکو سجدہ ۱۲ انجیل یوحنا پانچوین
فصل (۳۰) ورس مین ہے- ان المسیح قال انا ما جئت لاعمل مشیتی بل مشیۃ الذی

ارسلنی یہ ترجمہ مسیح نے فرمایا ہے کہ میں اسلئے نہیں آیا ہوں کہ اپنی خواہش کے موافق
کام کروں بلکہ اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ جسنے مجھے رسول کیا ہے بموجب اوسکی مشیت کے عمل
کروں ۱۲۔ آخر انجیل مارقوس میں ہے (۱۵) ان یسوع قال وھو مخشیتہ الصلب
بزعمھم ابی الٰھی لم خذلتنی وذلک آخر ما تکلم بہ فی الدنیا فاقر بان الٰھا بدعی لہ فی الشدائد
وتبرا من الدعاوی الالٰھیتہ لنفسہ کذا فی تحفہ الاریب ترجمہ کہا یسوع نے درانحالیکہ
وہ صلیب سے خوف کرتا تہا بموجب زعم نصاریٰ کے الٰھی الٰھی تو نے مجھے کیوں خوار کیا اور
یہ اوسکا دنیا میں آخری کلام تہا جو کیا پس اقرار ہوا اسبات کا کہ اوسکا کوئی ایسا معبود
حقیقی ہے جو شدائد کے وقت پکارا جاتا ہے اور اپنے لئے خدائی کے دعوے سے بری
ظاہر کی ۱۲۔ اور یہی یہین ہے وقال لوقانی آخر انجیلہ ان المسیح بعد ما قام من قبرہ
دخل الی الحواریین وھم مجتمعون فی غرفتہ قد اغلقوا بابہا فلما دخل علیھم ارتاعوا منہ وظنوا
انہ من ارواح الملائکۃ والجن فلما علم المسیح ذلک منھم قال یا ھولاء لم تعجبونی واعلموا ان الارواح
الروحانیۃ لیس لھا لحم ولا عظم مثل ما تجدون فی جسدی فاقر بانہ مرکب من لحم وعظم بادیۃ
جسمانیۃ وتبرا من الٰھیتہ انتھے ترجمہ لوقا اپنی انجیل کی آخر میں کہتا ہے مسیح قبر سے
نکلکر اپنے حواریین کے پاس گئے اور وہ اوسوقت ایک مکان میں دروازہ بند کئے
بیٹھے تھے انکو آتا دیکھکر وہ بہرے اور گمان کیا کہ یہ ارواح ملائکہ یا ارواح جناب ہیں
ہے انکا یہ خیال مسیح جب جان گئے تو کہا اے لوگو مجھے انہوں نے بند کر دیا تہا اور تم
خوب جان رکھو کہ ارواح روحانہ کیلئے لحم وعظم نہیں ہوتا جیسا تم میرے بدن میں پاتے ہو

پس اقرار کرلیا اسبات کا کہ وہ مرکب ہے لحم وعظم اور مادہ حیوانیہ سے اور اپنی خدائی سے بیزاری ظاہر کردی ۱۲ اور یہی اسمین ہے وقال یوحنا فی آخر انجیلہ فصل (۲۰ - ۱۷) ان عیسے قال للحواریین انی اذہب الے ابی وابیکم والہی والٰہکم یعنے بابی وابیکم المالک لی ولکم وہو اصطلاح ذلک الزمان فان قالوا ہو ابوہ من ہذا اللفظ تطنا یلزم انیکون ابا کم ایضا لانہ قال ابی وابیکم ثم صرح بعدہ بما تدفع کل شبہت بقولہ الہی والٰہکم فلم یبق لنصرانی دعوے الالوہیۃ شیا البتہ انتہے ترجمہ یوحنا نے اپنی انجیل کے آخر مین کہا کہ عیسے نے اپنے حارین سے کہا کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اپنے معبود اور تمہارے معبود کیطرف جاتا ہون جو میرا تمہارا مالک ہے اور یہ اوس زمانہ کی اصطلاح ہے - پس کوئی کہے اس کلام سے معلوم ہوا کہ خدا مسیح کا باپ ہے ہم کہینگے کہ اس کلام سے خدا کا باپ ہونا تمہارے لئے بھی لازم ہوگیا اسلئے کہ مسیح نے ابی وابیکم کہا تہا پھر اسکے بعد یوحنا نے ایسی تصریح کی ہے جس سے اس قول کا شبہ بھی دفع ہوگیا - پس مسیح کیلئے الوہیۃ کا دعوے کچھہ بھی باقی نہین رہا - اور یہ مبحث ابطال تثلیث نصاریٰ کا ہمارے علماے اسلام کثرہم اللہ تعالے کی تصانیف مین بہت مفصل اور مبسوط ہے اور اس مبحث کا مالہ وعلیہ بہت کچھہ ہے ہمنے دو چار نقلون پر اکتفا کیا اب اشراک معترض جسکا نام براے نام توحید رکھا ہے یعنے تری وتھہ اوسکا حال بغور سننا چاہئے کہ ظاہرا تری کے معنے تین جیسے تری پہل وغیرہ

مین اور رتھ کے معنے دیوتا کے اور ترتری کے تفسیر بھاگوت وغیرہ مین اوتار کے ساتھہ کے ہے اور اوتار کے معنے اوترا ہوا آسمان سے خدا تعالے کے حکم سے زمین مین جو وہ کرسکے اور سے نہ ہووے جیساکہ پوتھی سہب وارنب مین جو ہندونکی کتب لغات ومصلحات سے ہے مرقوم ہے - پس تری رتھہ کو توحید جاننے کے معنے یہ ہوئے کہ تین دیوتاؤن یا اوتارون کو ایک خدا جاننا جیساکہتے ہین **دو ہا** تر دیوا ایک دیوا ہے ایک دیوا تر دیوا ہے اس کا مطلب وہ ہے جو کتاب پنکھات کہ مختصر ہے چار بیدون کا اور اوسکو اوپنکھد بھی کہتے ہین اور ادویت بیدانیت شاستر وغیرہ کتب معتبرہ ہنود مین لکھا ہے کہ برہم یعنے خدا مین مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا اور ایشر تین قسم ہوا -

(۱) رجگن کے پیوند سے برہما ہوا - اور

(۲) ست گن کے پیوند سے بشن ہوا - اور

(۳) تم گن کے پیوند سے شِب یعنے مہادیو ہوا -

برہما - پیدا کرنے والا -

بشن - پالنے والا -

شب - فنا کرنے والا - اور حقیقت مین یہ تینون

اور حقیقت مین یہہ تینون آپ برمہ ہین یعنی خدا کہ مایا کی جہت سے ایشور کہلاتی ہین
انتہی پس حاصل توحید تری وتہہ یہ ٹہہرا کہ ایک خدا کو تین قسم پر منقسم جاننا پہر ان تینون
قسمون مین سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خدا سمجھنا اور تینونکو ملا کر ایک خدا جاننا پس اسمین
یہ ہی کہ یہ عقیدہ فقط ایک فریق کا ہندؤنمین سے ہی جو بیدانتی کہلاتے ہین اور انہی جانکو
متبع بیدانت شاستر کا کہتے ہین نہ سب ہندؤنکا اسواسطے کہ باقی پانچ شاستراون کا
یہ عقیدہ نہین ہی بلکہ بعضی تو خدا ہی کو نہین مانتے اور بعضی مانتے ہین تو انقسام کے قائل
نہین جیسا کہ عنقریب اسکے قدری تفصیل آتی ہی انشا اللہ تعالے۔ پس یہ کہنا سائل کا کہ
ہمارے یہان تری وتہہ کو توحید جاننا ہی اگر مراد ہمارہی یہان سے عام ملت ہنود ہی تو
غلط ہی اور اگر خاص ایک فریق مراد ہی یعنی بیدانتی تو یہہ دعوی فی نفسہ صحیح ہی لیکن اسمین
چند وجوہ سے کلام ہی۔ **اول** یہہ کہ خدای برحق یکتا جو منزہ ہی جمیع نقصانات سے
اسکو معاذ اللہ منقسم سمجھنا ہی کہ جو سراسر منافی ہی وحدت حقیقے کے جو مبدء کل کیواسطے
چاہیئے **دوسرے** یہ کہ بعد انقسام کے پہر تینونکا ایک خدا ہونا اس حال مین کہ
یہہ تینون شخص تین جسم اور تین وجود کے ساتہہ جدا جدا موجود ہین تین جورؤنکی ساتہہ اور
اور تین صفات متضادہ علیحدہ علیحدہ کے ساتہہ عجیب بات ہی مخالف عقل ونقل کے
جیسا کہ انہین کے کتب سے ہم آیندہ کچہہ تفصیل کرینگے جس سے واضح ہوگا کہ خدی تعالے
ایسے تہتونسے بری ہی **تیسرے** یہ کہ ان تینون یعنے برہما بشن مہادیو کو خدا سمجھنا
باطل ہی اسواسطے کہ بشہادت کتب معتبرہ ہنود خدای تعالے وہ ذات ہی جو سبکا خالق اور

مالک ہی اور یہ تینون بہی اوسکے مخلوق ہی اور انمین اوصاف خدا کے پائے نہین جاتے
اور بہت سے صفات منافی الوہیت کے انمین موجود ہین - مہابہارت فصل موچہہ
دہرم سانت پرب مین کلام برہما سے جو تعریف بشن مین واقع ہے یہ بات ثابت ہوتی
ہی کہ بشن فقط اکیلا پیدا کرنیوالا اور فنا کرنیوالا بلکہ خدای برحق اور سب کا معبود مطلق ہے
حالانکہ ابہی تصریح بیدانت شاستر سے معلوم ہوچکا کہ فنا کرنیوالا مہادیو ہی اور پیدا کرنیوالا
برہما اور پالنے والا بشن ہی باوجود اسکے کہ یہہ کتاب کتب معتبرہ ہنود سے ہی اور وہ عبارت
یہہ ہی - آین بشن است کہ از خود مخلوق شدہ شما از و نرسید کار یکہ از دست ہیچکس نمی برآید بجہت
فاہمت شما ہم رسانید آفرنندہ و فانی کنندہ ہمین شخص است ہر کہ بندگی میکند برای او میکند
انتہی - اس سے نری دہتہ کو توحید جاننا صاف باطل ہوگا اسواسطے کہ اس کلام سے معلوم ہو
کہ فقط ایک شخص بشن موصوف بانیصفات ہی جو معبود کیواسطے چاہیئے اور سوائے اسکے
دوسرا کوئی ایسا نہین ہی جیسا کہ لفظ ہمین سے جو حصر کیواسطے ہی ظاہر ہے پس برہما اور مہادیو
کو بہی خدا جاننا لغو ہوا - اور جسطرح اس عبارت سے برہما اور مہادیو کے خدای کا باطل ہونا
ثابت ہوا اسیطرح عبارت اسگندہ پوران اوہیای ۲۳ سے بشن بہگوان کے خدائی کا باطل
بہی ثابت ہی اور وہ یہہ ہی پیدا کنندہ و پرورش کنندہ و فنا کنندہ عالم مہادیو است اینجملہ عالم یک
بازی اوست ہمہ بقدرت او قایم است ہر چہ میخواہد کردن می تواند در اختیار و فرمان کسی نیست
و برہما بشن و ہر - ہیچ او شاہرا خوب نمی دانند - انتہی - دیکہو اگر بشن خدا ہوتا تو اوسکا جاننا
مہادیو کو کسطرح ہوسکتا - اور نیز اگر وہ خدا ہوتا تو یہہ اوصاف مہادیو مین کیون ہوتی اور ہی اگر

تینون خدا ہوتے تو پہر موصوف ہونے مین ان صفات کے ساتھہ برابر ہوتے نہ کم و بیش اور
نہ یہہ کہ ایک مین اوصاف خدای ہون دوسرے مین نہون ورنہ خدا کیسا جسمین اوصاف
خدای نہون۔ اور ستیو پوران مین جو قصہ ناپنے برہما اور بشن کا مسطور ہوا اُس سے
بھی تری وہنہ کو توحید جاننے کا بطلان بخوبی واضح ہی غور کرنیکی بات ہی کہ برہما اور بشن
اگر خدا ہوتے تو یہہ اوصاف اور حرکات ناشایستہ اونکے کیون ہوتے اور مہابھارت
فصل ہوچہہ دہرم مین مرقوم ہی آفریدگار بشن و برہما را برای نگہبانی خلق پیدا کردہ است
انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ مخلوق ہین خالق نہین اور جب مخلوق ہوے تو خدای
برحق اور معبود مطلق کیونکر ہو سکتے ہین پس انکو خدا سمجھنا باطل ہوا خواہ فرادی ہو یا مجموعہ
ملاکر۔ اور یہی اس کتاب کے اسی فصل مین مذکور ہے قصہ نرونارا ین کا جسکو ہم آیندہ
مفصل لکھینگے وہ کہتے ہین۔ انکہ مخفی است و او را نتوان دید نتوان دانست او را می پرستیم
وغیرہ و سزاوار عبادت کسی نیست۔ انتہی تیسری اُپنکہد مجربید مین ہی کہ آتما پہلے ایک نہی
اُس سے سب جہان پیدا ہوا ہی۔ انتہی۔ اس سے ثابت ہوا کہ خالق جہان کے یہ خدا
نہین ہین جنکو ملاکر اونکی خدائی کی شہادت کا نام توحید اور تری وہنہ رکہا گیا ہی خلاصہ
کلام یہ ہی کہ تری وہنہ کو توحید جاننا تمہارے ہی کتب معتبرہ کی تصریح سے باطل ہیرا
اور معتبر ہونا ان کتب کا تمہارے اکابر اور پیشواؤن کے اتفاق سے واضح و لائح
ہی جیسا کہ تحقیق اسکے سابقا گذر چکی۔ اگر معترض کہے کہ ہم ان تینونکو خدا سمجھتے ہین
اسطور سے کہ بحسب حقیقت کے یہہ تینون متحد ہین اور یہی جُل ہی اون عبارات پوران

وبھاگوت وغیرہ کا جو تمنے نقل کیا جس سے بنظر ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ ایک دوسرے کی
نفی کرتا ہی اور ایک ہی کی خدائی ثابت ہوتی ہی نہ دوسیری اسکی وجہ یہی ہی کہ ایک کا
اقرار تینوں کا اقرار ہی کیونکہ حقیقت مین وہ تینون ایک ہی ہین اسیواسطے یہ ہمارا عقیدہ
ہی کہ یہ تینون مظہر کامل خدائیتعالی کے ہین اور عین خدا کیونکہ یہہ اسما یعنی برہما بشن مہادیو
اسمای صفاتی ہین خدائتعالی کے اور امتیاز بحسب تعین شخصی سنافی اتحاد او عینیت بحسب
حقیقت کے نہین ہی جب قدر مشترک تینون مین ایک ہے تو جس ایک کا ثبوت
واقرار ہوگا اوس سے ثبوت واقرار خدائی کا ہوجائیگا تو اسکا جواب یہہ ہی
کہ اگر ایک کا اقرار بعینہ دوسرے کا اقرار ہی تو ایک کا انکار بھی بعینہ دوسرے کا انکار ہوگا
پس انکی خدائی اس سے بخوبی باطل ہوئی اس لیے کہ صریح انکار اون سے موجود ہے
اب رہا قدر مشترک کا ثبوت سو شروع ہی کسی کے ثبوت کی اور تمہارے اقرار کی
بنا پر جب ہر ایک کے نفی ثابت ہی جیسا کہ اون نقول منقولہ سے واضح ہے
تو ثبوت قدر مشترک کا کسطرح ہوسکتا ہی۔ ثانیاً یہ کہ ان تینونکو بحسب حقیقت ایک کہنا
اسکے کیا معنے اگر اسکے معنی یہ ہین کہ قطع نظر تعین شخصی سے یہ ایک ہین تو انکی خصوصیت
تو ہے تمام جہان کے ہر ہر ذرہ کا یہی حال ہی کہ قطع نظر خصوصیت وتعین شخصی سے
ایک ہے باعتبار اپنی اصل کے کہ ایک مبدء کل کے یہ آثار ہین جو جامع ہی جمیع شیونات کا
پس تری دتھ کو توحید جاننے سے معنی ہوا بلکہ اس تقدیر پر توحید عبارت ہوئی تمام
عالم کو ایک جاننے سے۔ علاوہ اسکے مہادیو وبشن وبرہما نام ہی تعینات شخصیہ کا

پس تعین تشخصی کا اتحاد ساتھہ ماہیت کلیہ مطلقہ کے محال ہے اور جب تعین تشخصی سے قطع نظر
کیا تو پھر مہادیو مہادیو کہان رہا اور وشنو وشنو کہان جو متحد ہون آپسمین و ہل ہذا القیاس
اور اگر یہ معنی ہین کہ یہ تینون باوجود تین تشخص ہونے کے ایک شخص واحد ہین تو سراسر
باطل ہے اسلیے کہ تمہاری ہی کتب سے یہ امر ثابت ہے کہ یہ تینون تین تعین تشخصی کے
ساتھہ موجود تھے جیسا کہ تفصیل اسکے عنقریب ہم لکھینگے انشاء اللہ تعالے۔ معہذا تین تشخص کو
تشخص واحد کہنا بداہت کے خلاف اور بالکل حکم عقل کے مخالف ہے اسلیے کہ یہ قول ہے اجتماع
متنافیین کا کیونکہ جس حیثیت سے تین تین ہونگے اوسی حیثیت سے اونکا ایک ہونا کہ وہ حیثیت تشخص
اور تعین کی ہے ہرگز عقل کے نزدیک جائز نہین ہے۔ ثالثاً یہ کہ ان تینون مین بہت سے
وہ اوصاف پائے جاتے ہین جو سراسر منافی ہین الوہیت کے بلکہ بہت سے اوصاف
ایسے ہین جو رسالت کے منافی بلکہ صلاح و دیانت کے بھی منافی ہین چونکہ ان تینون کے
صفات حمیدہ لکھنے مین تطویل بلا طائل ہے لہذا ہم ایک کے جسکو ہندو ان تینون مین
بڑا سمجھتے ہین چند اوصاف اس قسم کے انکی کتب معتبرہ سے لکھتے ہین باقی اون دو کو اسیکے
قیاس پر اہل اسلام سمجھہ لین اور ہندوون کو تو خود معلوم ہے لیکن پہلے یہ جاننا چاہیے کہ
ہندوون کے بید و شاستر اور کتب معتبرہ سے یہ امر ثابت ہے کہ حق تعالے جو مبدء ہے کل کائنات کا
اوسکا وجود خود بخود ہے اور وہ سب چیز کا خالق ہے آسمان زمین وغیرہ جو کچھہ اوسکے سوا ہے
سب اوسی سے مخلوق ہوا ہے اور سب کو محیط ہے اور سب جگہ حاضر و ناظر ہے اور وہ قادر مطلق ہے
اور ازلی ابدی ہے یعنے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور اوسکو کبھی فنا نہین ہے اور وہ واحد ہے اور

ان تینون یعنے مہادیو وشنو برہما سے جدا ہے نہ اوسکا مثل ہے نہ مانند اور یہ سب باتین
مبطل ہین عقیدہ توحید تری دتھہ کو چنانچہ بیدانت شاستر مین لکہا ہے کہ خدائے واحد نے
اپنی قدرت کاملہ سے پہلے آسمان زمین بنایا اور اوسکے کاروبار کے لئے تین گن ظہور مین لایا
اون مین سے دوسرا تم گن ہے یعنی غصہ کو جسکی مورت مہادیو یعنے الیشور ہے ۔ انتہے ۔ اور نیز اسی
شاستر مین دوسرے مقام پر مرقوم ہے کہ خدا علیحدہ ہے اور الیشور اور برہما اور وشن علیحدہ اور یہ
اوسیکے ایک ارادہ رتی سے پیدا ہوے ہین انتہے ۔ اونیکہد یعنے مختصر چار بیدون کا جسکو بعضے
اوپنشد اور بعضے نیگہات بہی بولتے ہین اونمین مرقوم ہے خدا واجب الوجود ہے اور وجود داتو کا
خود بخود ہے نہ اوسکا مثل ہے نہ مانند اور وہ سب جگہ حاضر سوا الگ ہے اور الیشور و برہما وشنو
وغیرہ کو وہی عدم سے وجود مین لایا ہے انتہی مہابہارت کی نویں باب مین مذکور ہے کہ خدا نے
پانچ مہابہوت پیدا کیا پرانے غصہ کیعدورت مہادیو یعنی الیشور کو پیدا کیا انتہی ۔ اور مہابہارت کے اوپر
یعنی پہلے باب مین حق تعالی کے صفات مین سے یہ مسطور ہے کہ برہما اور مہادیو اور وشنو اور
اندر سب کو اوسنے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہوگا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہ محیط ہے
اور وہ کریم ہے بخشنے والا ضعیفونکا قوی کرنے والا انتہی ۔ جب یہ بات معلوم ہوچکی تو اب
جاننا چاہئے کہ ان تینون اجزاے تری دتھہ مین سے جو برابر ہے ہندوونکے نزدیک یعنے
مہادیو جسکو مہیش اور مہیشور اور شو اور شنکر اور مہیشوا اور سداشیو اور شیو شنکر اور رودر
اور الیشو اور پرمیشور بہی کہتے ہین اوسمین کوئی وصف ان اوصاف خدائی سے جو انہین کی
شاستر اور چارون بیدونکے خلاصہ وغیرہ مین مسطور ہے نہین پایا جاتا بلکہ بہت سے

اوصاف اوسکے برخلاف اسمین موجود ہین جیساکہ واضح ہوگا چنانچہ از
وارض ہونا مخلوق نہ ہونا جیساکہ تصریح عبارت سابقہ سے معلوم ہوچکا
جدا ہے اور غیر ہے مہادیو بشن وغیرہ سے اور یہ سب اوسکے مخلوق
مہادیو وغیرہ کے مخلوق ہونے کی تشریح اس طرح کی ہے کہ خداوا
پیدا کیا اور مارچ کی پسلی سے اوسکی جورو مارجہ کو اور ان دونون سے
اور ایک بیٹی جسکا نام ہندی ہی پیدا ہوئی پھر ہندا اور ہندی سے
ہوئے ایک ایشور یعنی مہادیو دوسرا ہارت یعنی غرازیل - پھر ایشو
جورو پارتی پیدا ہوئی اوسکے بعد ان دونون کے پیٹ سے ایک
اور ایک بیٹی جسکا نام کوچی ہے پیدا ہوئی پھر ان دونون کے جو
اور بارہ بیٹیان پیدا ہوئین - بیٹون کے نام یہ ہین - برہما - وشن
سنگ - بناکہ - گنپتی وغیرہ اور بیٹیون کے نام یہ ہین - لچھمی -
ستیرا - کرکلا - چنڈکا - کالکا وغیرہ - اور تمام زمین انہین سے معمو
دور تک انتہے - لمحضا اور از انجملہ محیط ہونا ہر چیز کو اور سب جگہ

قولہ آدمیون کے دور تک یہان سے یہ بات نا
وغیرہ نوع بشر اور انسان نہ تھے بلکہ ... قبل خلقت انسان کے انکا
اوسکی آگ سے ہے اور یہ کہ غرازیل اوسکا بھائی ہے اور ان تینون
یہ متحقق ہوتا ہے کہ مہادیو وغیرہ جنات مین سے تھے اور جنات کا لگ

حاشیہ متعلقہ ص ۳۵ آدم علیہ السلام سے ہونا اور غزازیل یعنے
ابلیس کا اونہی جنات مین سے ہونا ہمارے یہان بھی بشہادت نصوص آیات و احادیث
و تواریخ معتبرہ مصرح ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ۔ ولقد خلقنا الانسان من صلصال
من حمإ مسنون والجان خلقناہ من قبل من نار السموم دوسری جگہ فرماتے ہین خلق الانسان
من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ
مراد ملائکہ سے وہ جنات ہین جو زمین مین رکھے گئے تھے آدم علیہ السلام سے پینتیس ساٹھ ہزار
برس اور مراد خلیفہ اور انسان سے آیات مذکورہ مین حضرت آدم علیہ السلام ہین باتفاق مفسرین
قال الامام الخطیب فی تفسیرہ المسمی بالسراج المنیر ولقد خلقنا الانسان قال الرازی والمفسرون
اجمعوا علی ان المراد منہ آدم علیہ السلام والجان قال ابن عباس ہو ابو الجن کما ان آدم علیہ السلام
ابو البشر محال بین النحارین والاصح ان الشیاطین نوع من الجن لاشتراکہم فی الاستتار سموا جنا
لتواریہم واستتارہم عن الاعین من قولہم جن اللیل او استتر خلقناہ من قبل ای من قبل خلق
الانسان
من نار السموم ای من ریح حارۃ تدخل مسام الانسان فتقتلہ من قوۃ حرارتہا وقال الکلبی
عن ابی الصالح السموم نار لا دخان لہا وعن ابن عباس ہذہ السموم جزء من سبعین جزءا من السموم
التی خلق منہا الجان وتلا ہذہ الآیۃ وعن الضحاک عن ابن عباس کان ابلیس من حی من الملائکۃ
یقال لہم الجن خلقوا من نار السموم وخلقت الجن الذین ذکروا فی القرآن من مارج من نار
واما الملائکۃ فخلقوا من النور انتہی ۔ تفسیر روح البیان مین ہے تحت قولہ تعالے
واذ قال ربک للملائکۃ اراد بہم الملائکۃ الذین کانوا فی الارض وذلک ان اللہ خلق السمار

والارض وخلق الملائکۃ والجن فاسکن الملائکۃ السماء واسکن الجن الارض والجن بنو الجان
والجان ابو الجن کادم ابو البشر وخلق اللہ الجان من لہب من نار لا دخان لہا ثم لم یسکنوا
فیہا کثر نسلہم وذلک قبل آدم بستین الف سنۃ فعمروا وہرا طویلا فی الارض مقدار سبعۃ
آلاف سنۃ ثم ظہر فیہم الحسد والبغی فاقتتلوا فبعث اللہ الیہم اجنادا من الملائکۃ یقال لہم
وامر علیہم ابلیس وکان اسمہ عزازیل وکان اکثرہم علما فہبطوا الی الارض حتی ہزموا الجن
واخرجوہم من الارض الی جزائر البحور وشعوب الجبال وسکنوا الارض وصار امر العبادۃ
علیہم اخف واعطی اللہ ابلیس ملک الارض وملک السماء الدنیا وخزانۃ الجنۃ وکان لہ
جناحان من زمرد اخضر وکان یعبد اللہ تارۃ فی الارض وتارۃ فی السماء وتارۃ فی الجنۃ
فدخلہ العجب فقال فی نفسہ ما اعطانی اللہ ہذا الملک الا لانی اکرم الملائکۃ علیہ فقال اللہ
تعالے لہ وجنودہ انی جاعل الخ اور معالم التنزیل میں ہے واسکن الجن الارض
فعبدوا وہرا طویلا فی الارض ثم ظہر فیہم الحسد والبغی فاقتتلوا فبعث اللہ الیہم جندا
من الملائکۃ یقال لہم الجن اسمہم ابلیس کان رئیسہم ومرشدہم واکثرہم علما فہبطوا الی الارض
الی آخر القصۃ وقال فی العالم ایضا تحت قولہ تعالے سبحانہ والجان خلقناہ من
قبل قال ہو ابو الجن کما ان آدم ابو البشر قتادۃ ہو ابلیس خلق قبل آدم وفی تفسیر قولہ تعالے
خلق الجان ہو ابو الجن وقال الضحاک ہو ابلیس من مارج من نار وہو الصافی من لہب
النار الذی لا دخان فیہ قال مجاہد ہو ما اختلط بعضہ ببعض من اللہب الاحمر والاصفر
والاخضر الذی یعلو النار اذا توقدت من قولہم مرج امر القوم اذا اختلط انتہی مختصرا

کلام یہ ہے کہ اس تحقیق سے واضح ہوا کہ مہادیو وغیرہ از قسم جنات تھے اور عزازیل انہی مین سے ہے اب عقل وفہم اون آدمیون کا لایق آفرین ہے جو اشرف مخلوقات ہوکر اور سجود ملائکہ تکبر اور خلعت ولقد کرمنا بنی آدم ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم وخلق اللہ آدم علی صورتہ ونفخت فیہ من روحی وغیرہ کا پہنکر تبع ہوا وس فرقہ کا جنات سجود اللہ تعالے کے جواز حجت پیش اور واسطے گمراہ کرنے بنی آدم کے بنائے گئے اور قطعاً انکے دشمن ہین جنکا پیشوا ابلیس کو بنایا اور اوسکو خلعت وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین ولنملئن جہنم منکم اجمعین کا پہنایا پس اسنے خدا سے انسانون کے بہکانے کا عہد کرلیا ولاغوینہم اجمعین اور ہمکو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے بچایا الا عبادک منہم المخلصین اور حکم ان سے احتراز کا فرمایا پس اگر ہم اونکو پیشوا گردانین معاذ اللہ تو ہم سے بڑھکر کون ظالم ہوگا۔ صدق اللہ ورسولہ افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی وہم لکم عدو بئس للظالمین بدلا۔ اللہ تعالے توفیق عطا فرمائے کہ اوسکے دشمن کے گروہ جنات کو اپنا پیشوا نہ بنائین ۱۲ منہ غفرلہ تعالے۔

متن - اور اس صفت کا مہادیو وغیرہ مین نہ ہونا ظاہر ہے اسواسطے کہ وہ محاط تھے درمیان آسمان اور زمین کے اور اگر سب جگہ حاضر وناظر ہوتے تو وہ حکایات اونکی جو کتب ہنود مین منقول ہین واقع نہ ہوتین ہم اوسکی تفصیل اس جگہ مناسب نہین سمجھتے اون احوال مین غور کرنے سے جنکو ہمنے ذکر کیا ہے یہ بہی واضح ہوجائے گا اور سوائے اوسکے اور بہی بہت سے دقائق وحقائق منکشف ہونگے۔ از انجملہ

قادر مطلق ہونا یہ وہ صفت ہے جسکی نسبت ہنود مدعی ہین کہ اوتارون مین پائے جاتے ہین حالانکہ معاذ اللہ جو انکا بڑے سے بڑا خدا ہے یعنے ایشور مہادیو اوسمین بھی اصلا نہین پائے گئے بلکہ وہ ایسا عاجز تہا کہ بارہا اوسنے دیوون اور اپنے خادمون اور تابعدارون سے بھی لاچار و مجبور ہوا اور آخرکار اپنی جورو جوان معشوقہ کو چھوڑ کر بہاگا - پوتھی انند لے ۵۱ مین اسکا قصہ مفصل لکہا ہے مین مختصرا نقل کرتا ہون - ایک دیو جسکا نام ہیمیسر تہا ایک روز ۵۲ ایشور کی جورو پاربتی کو دیکہکر اوسپر عاشق ہوا تدبیر وصل کی فکر مین مہادیو کی سیوا یعنے خدمت اپنا شیوا گرد بنا تہوڑے دنون مین ایسے اخلاص سے خدمت کی جسکے سبب سے مہادیو کا بڑا مقرب ہوگیا مہادیو نے ایک دن اوسکی خدمت سے بہت خوش ہوکر کہا کہ جو تیرا جی چاہے مجہسے مانگ اوسنے کہا مہاراج تمہاری دیا سے سب کچہہ ہے مجہے یہ برعنایت کرو کہ جسکے سر پر ہاتہہ رکہون اوسیوقت وہ بھسم ہوجائے مہادیو نے اوسکو یہ بخشش عطا کی اوسنے یہ چاہا کہ پہلے مہادیو کے سر پر ہاتہہ رکہکر انکو بھسم کرکے پاربتی کے ساتہہ بے کھٹکے عیش دایم کرون - مہادیو اسکے عزم سے اوسکے واقف ہوا اوسکے پاس سے اوٹھکر بہاگا - ہیمیسر نے اوسکا تعاقب کیا پہر تو وہ آگے آگے یہ پیچہے پیچہے جنگلون اور

---

۱ قولہ اوتارون مین اسواسطے کہ ہندون کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا انکے قالب جسم یعنی صورت خوک و مچہلی وغیرہ مین ظہور کرتا ہے اور جو کام خدا کا ہے وہ کام اوس اوتار سے ظہور مین آتا ہے چنانچہ اسیواسطے اوتار کو اوتار کہتے ہین کیونکہ وہ مشتق اوترنا سے ہے یعنی اوتار وہ جسم ہے جس مین خدا اوترے - ۱۲ منہ

پاؤن مین مارے مارے پھرتے تھے ۵ کسنیا سوخت علم تیرا زمن + کہ مرا عاقبت
نشانہ نہ کرد۔ اتفاقاً ایک روز نارائن نے ایشور کو بہاگتے ہوئے دیکھا حال پوچھا۔ ایشور
نے گھبراہٹ مین جلدی سے قصہ بھسمیسر کا سنادیا نارائن نے اوسکی تسلی کی اور اپنا روپ
بدل پاربتی کی شکل خوبصورت نوجوان بنکر بھسمیسر کے سامنے آیا۔ بھسمیسر تو پاربتی پر عاشق تہا
ہی پاربتی کو دیکھہ اوس سے وصل کا طالب ہوا اور مہادیو کا پیچھا چھوڑ دیا اور شکل پاربتی سے
منت اور عاجزی کرکے کہنے لگا مین تیرا عاشق ہون اور تو میری معشوقہ تو مجھے راضی ہو
اور مہادیو سے مت ڈر مین اوسکو بھسم کرونگا نارائن جو شکل پاربتی تہا بولا مین تجھے راضی
ہون لیکن ایک شرط کے ساتھہ وہ یہ کہ ہم اور تو دونون ملکر پہلے ناچین اور جیسے ہاتھہ پیر
مین ہلاؤن ویسے ہی تو بھی ہلائیو بھسمیسر نے اس بات کو خوشی خوشی قبول کیا اور دونون
ناچنے لگے نارائن آہستہ آہستہ گاتا بہی تہا اور اوسکو اپنی اداؤن مین رچاتا بہی تہا
آخر ناچتے ناچتے اوسکو غفلت مین ڈالکر نارائن نے اپنا ہاتھہ اپنے سر پر رکہا بھسمیسر کو
مستی مین نہ سوجہا وہ بہی اپنا ہاتھہ اپنے سر پر لیگیا اور اوسیوقت بھسم ہوگیا۔ نارائن نے
جب یہ خوشخبری مہادیو کو پہونچائی مہادیو نے کمال خوش ہوکر نارائن کو بہت سا انعام
دیا انتہی۔ مختصر ایہان سے مہادیو کا عاجز ہونا واضح ہوگیا اور جسطرح پر انکے اس بڑے
خدا کا عجز یہان نقل کیا گیا آیندہ انکے باقی خداؤن کا عجز لکہینگے انشاء اللہ اور نیز خدا مطلق
کے واسطے عالم و دانا ہونا ضروریات سے ہے حالانکہ مہادیو کی نسبت شاستر سے ثابت
ہوتا ہے کہ وہ نادان و احمق تہا نہ دانا چنانچہ بیدانت شاستر مین مسطور ہے۔

دوسرا آنگن یعنے غصہ جسکی صورت مہادیو یعنے ایشور ہے اور غصہ اصل مین احمق ہے اسی لئے سواری بیل اور اوسکی جورو پاربتی یعنی صورت نحوسی ہے انتہے ۔ انندلسی پوتھی مین مرقوم ہے ایک روز پاربتی جنگلی عورتون کا سا لباس بدلکر مین مور کے پر باندھکر مہادیو کے سامنے گذری مہادیو نے اوسکو نہ پہچانا سمجھا کوئی دوسری عورت ہے اوسپر عاشق ہوا اور طلب وصل مین منت عاجزی کرتا ہوا اوسکا پیچھا لیا جب پاربتی نے اوسکی عاجزی حد سے زیادہ دیکھی تو کھڑی ہوکر بہانہ سے بولی میرے پاؤن مین کانٹا چبا ہے تو نکال مہادیو نے کمال شوق سے پاربتی کا پاؤن اپنی گود مین لیکر کانٹا تلاش کرنا شروع کیا ۔ انتہے ۔ یہان سے نقاہت وعدالت وصلاح مہادیو کی واضح ہوئی اور از انجملہ ازلی ابدی ہونا یعنے جسکی ابتدا اور انتہا نہ ہو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے نہ کبھی فانی ہو نہ اوسمین کچھ تغیر آوے ۔ یہ صفت مہادیو مین کہان ہے ۔ ابتدا کا حال معلوم ہوچکا کہ وہ بندی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بندا کا بیٹا ہے ۔ اور انتہا کا حال یہ ہے کہ ہیراجن پوتھی مین لکھا ہے کہ عمر مہادیو کی چالیس لاکھ برس کی تہی انتہے ۔ پوتھی انندلسی مین اوسکے مرنے کا حال یون لکھا ہے کہ وہ ایک روز اپنی جورو پاربتی کے ساتھ چوسر کھیلتا تہا پاربتی نے چالاکی کرکے بازی جیت لی اور جو شرط آپسمین بدی تہی اوسکی خواہان ہوئی اور دونون مین گفتگو اس مرتبہ کو پہونچی کہ باہم ناخوشی پیدا ہوئی یہان تک کہ پاربتی نے مہادیو کا ترسول چھین لیا مہادیو بہت غصہ ہوکر جنگل مین جا ایک غار مین گھس بیٹہا جب اوسکی اولاد کو یہ خبر ہوئی سب نے پاربتی کو بہت ملامت کی اور سب کے سب غار کے نزدیک آکر مہادیو کو منانے لگے اور کہنے لگے

کہ غار مین سے نکلو گھر کو چلو آخر مہادیو کیسے نہ مناوے اور کہا مین غار سے نہ نکلونگا اور گھر کو نہ آؤنگا
تب اون دیوون مین سے ایک دیو نے جسکا نام نارمدتہا پارتی سے کہا کہ مہادیو تو
اب آتا نہین اوسکے بدن کا ایک ٹکڑا لینا چاہیے کہ وہ ہمارے واسطے برکت اور شفیع ہو
اور اوسکی برکت سے سب کام ہمارے بابرکت ہون۔ پارتی نے مصلحت جانکر سب
دیوون اور سب اولاد کو ہمراہ لے مہادیو کے پاس جاعرض کی کہ تیری برکت سے ہماری
زندگانی تہی اور تو اب آتا نہین تو اپنے بدن کا ایک ٹکڑا ہمین دے تاہم اوسکو اپنا
شفیع اور باعث برکت تیری جگہ سمجھینگے۔ بعد بہت سی حص وحجت کے مہادیو ناچار ہوکر
کہنے لگا کہ تمکو میرے بدن سے کونسا ٹکڑا چاہیے۔ سب یوخاموش رہے کچھ نہ کہا
پھر پارتی نے عرض کیا کہ اے مہادیو ایشور دانا تو سب بات سے واقف ہے اور تو سب
امر کو جانتا ہے جو ٹکڑا مناسب ہو سو دے مہادیو ایشور نے پارتی کے اس کلام سے شہوت
کا اشارہ سمجھکر غصے مین آ جھٹ اپنا آلہ تناسل کاٹ پارتی کے حوالہ کیا۔ پارتی اور دیوون
نے بعد تعظیم وتکریم وہ آلت لا اوسپر پھول اور سبزہ اوڑہاکر ایک آراستہ مکان مین رکہا
اور اوسکی پرستش وتعظیم بجائے مہادیو کے کرنے لگے جب وہ ایک دو روز مین
سڑنے لگا اور بدبو پھیلنے لگی تب اوسے جلاکر اوسکی راکھ بعضون نے بدن پر اور
بعضون نے سر پر ملی اور اوسکی جگہ پر ایک پتھر کا آلت بناکر کھڑا کردیا اور اوسکا نام لنگ

۱؎ اس لفظ کتاب مین اور جگہ ہے کہ مصنف نے احتراز واجتناب نقل نہین کیا کہ پارتی نوجوان تہی
اوسکی حاجت روائی کے واسطے یہ حرکت لگگئی تہی پارتی اپنی شہوت اوس پتھر آلت سے بجہایا کرتی) اور دیوسب اوسے

رکھا مہادیو جو غار مین کٹا ہوا پڑا تھا اُوسکو اوس زخم کی ایذا روز بروز بڑہتی گئی آخر اسی بدحالی مین پانچوین روز اور بعضے کہتے ہین ساتوین روز مر گیا۔ سب اولاد نے جمع ہوکر اپنے سر و پیر و ہول اوڑانا اور شور مچانا شروع کیا اور اسکے بعد دیورن نے ہر سال اوسکی نقل مین ہولی کا جلانا اور شور مچانا اور دہول اوڑانا جاری رکھا اور بدن اور سر پر راکھ ملنا معمول کیا۔ انتہے مختصراً جب بڑے بزرگ دیوتا کا جو کہ خدا اعظم تری دیو کا ہے یہ حال ہو تو اسی قیاس پر جھوٹون کو سمجھ لینا چاہئے خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ مذکورین جنکا حال وہال ایسا کچھہ ہے انکو خدا سمجھنا بڑی سخت نادانی ہے علے ہذا القیاس یہ کہنا کہ ہمارے دس اوتار ہین صحیح نہین اسلئے کہ اس دعوے کے اثبات کے واسطے بہت سے ادلہ درکار ہین اور پھر یہ کار سب بیکار اسلئے کہ اولاً تو کتب ہنود کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف و حقیقت اوتار مین سیکڑون خدشات اور شبہات وارد ہوتے ہین جنکی تفصیل بروقت حاجت کیجاویگی انشاء اللہ تعالےٰ ثانیاً عدد اوتار مین اختلافات کثیرہ واقع ہین کہین سے چوبیس کا اثبات ہی کہین سے گیارہ کا ہونا کہین سے بائیس کہین سے بتیس و کم۔ ثالثاً مین پوچھتا ہون کہ اسجگہ اوتار سے مراد تمہاری کیا ہے اگر یہ مراد ہے کہ وہ نعوذ باللہ خدا کے بیٹے ہین اور خدائی مین شریک ہین مثل عقیدہ عوام نصاریٰ کی نسبت عیسے علیہ السلام کے جیسا کہ تمہارے کلام کا سوق اسپر شاہد ہے اسواسطے کہ تمہارا کلام یہ ہے (جیسا یسوع ایک اوتار ہے ہمارے دس اوتار ہین جیسا یسوع ایک شفیع ہے ویسا ہی ہمارے اوتار بھی شفیع ہین) تو سراسر باطل ہے اسواسطے کہ

تمہاری کتب تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ جب کوئی باغی دشمن سرکشی کرتا ہے اور دیوتاؤن وغیرہ کے ایذارسانی کے درپے ہوتا ہے تو بھگوان یعنے خدا تبدیلی ایک شکل اختیار کرتا ہے اور کسی جسم مین اوترتا ہے اسواسطے اوسکو اوتار کہتے ہین پھر تفصیل احوال سے اونکے بات واضح ہے کہ وہ شکل بھگوان جو اوتار ہے خدا کی اولاد نہین بلکہ اولاد کی مخلوق کی اولاد ہین اور خدائی مین شریک نہین ہین بلکہ حادث ہین اور خدا کیطرف محتاج ہین مثلاً رام اوتار بیٹا ہے راجہ دسرت کا اور کرشن اوتار بیٹا ہے باسدیو کا اسیطرح مچھ اوتار اور کچھ اوتار اور باراہ اوتار اور پرسرام اوتار اور بودہا اوتار وغیرہ کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی ان مین سے خدا کا بیٹا نہین ہے بلکہ یہ صورتین اور اشکال جنمین تمہارے عقیدت کے موافق بھگوان اوترا ہے تین قسم کی شکل مین منحصر ہے - ایک شکل حیوان مثل مچھ اور مچھلے اور کچھوے کی دوسری صورت انسان کی - تیسری مرکب ان دونون سے جیسے نرسنگھ اوتار کہ آدھا اوپر کا دھڑ شیر کا تھا اور نیچے کا آدمی کا پھر جسم انسانی مین جو ظاہر ہوا ہے اوس سے ظلم اور فسق وفجور اور فریب ودغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت وغیرہ وقوع مین آئی ہے اور کسی کتاب مین تمہاری کتب سے یہ تصریح کسی اوتار کی ثبت نہین ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے بخلاف انجیل محرف کے کہ اوسمین یسوع کو خدا کا بیٹا کرکے لکھا ہے اگرچہ خدا کا بیٹا کہنا عیسے علیہ السلام کو خود عیسے علیہ السلام کے قول سے ثابت ہے کما سبق تحقیقہ - رابعاً اگر اوتار سے مراد نائب اور رسول خدا ہے جو واسطہ ہو درمیان خالق اور مخلوق کے جیسا کہ جملہ اخیرہ کے اشارہ سے معلوم

ہوتا ہے - تو وہ اوتار کہ جو تمہاری کتب مین لکھی ہین وہ بوجہ فسق وفجور وغیرہ
اوصاف ذمیمہ کے جو یکلخت منافی ہین مطلق صلاح کے لیاقت وساطت کے
نہین رکھتی - اور اگر باوجود اسکے تم اونکو نائب خدا سمجھتے ہو اور واسطہ جانتے ہو
اور شفیع گردانتے ہو تو تمہارے دین و ملت کی خوبی و بزرگی تمہارے پیشوا اون کی
خوبی و بزرگی سے بخوبی ظاہر ہے اسجگہ ہم اوتارونکی خدائی کی تحقیق مختصراً لکھنا چاہتے
ہین - تمہاری کتب تواریخ کی تتبع سے جو احوال تمہارے اوتارونکے معلوم ہوتے ہین
اوس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا نہ تھے بلکہ مخلوق عاجز مثل اور مختلقہ
اکی کے تھے نہ جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ بظاہر جسم حیوانی یا انسانی تھے اور
بباطن خدا تھے غایت یہ ہے کہ اونسے بعضے امور عجیبہ بعضے اوقات مین سرزد ہوئے
ہین جو فقط پڑی ہین تمہارے فسادِ عقیدت کا سبب اسکے کہ عجائب پرستی تمہارے
خمیر طینت مین رکھی گئی ہے اور ہر چند کہ اسکی اور بہت سی باتین نظر مین ہین اور
اگر چاہین تو جمیع اوتارونکے حقیقت واقعہ کھول دین اور ہر ایک اوتار کے اعمال و افعال
کی تشریح کمال شرح و بسط بیان کردین مگر بجہت تطویل کلام اور خیال تضیع اوقات
اور نیز ملال خاطر ناظرین کے اوسکی تفصیل وقت حاجت پر موقوف رکھکر چند اوّلہ اور
وہ بھی بعضے اوتارونکے اوتاران نامی گرامی سے ذکر کرتا ہون یعنے جو قالب حیوانات
مین اوتار ہین وہ تو حیوانات سے ہین جیسے خنزیر اور کچھوہ اور مچھوہ انکا ذکر اور
احوال تو اور افراد حیوانات پر قیاس کر لینا چاہیئے مع شے زاید جو باعث ہے اوپر

اعتقاد معبودیت اور گمان الوہیت کی عجائب پر ستوں کے نزدیک اور علے ہذا القیاس
وہ اوتار جنکی ترکیب قالبی مین حیوانات داخل ہین - اب باقی رہے وہ اوتار جو
قالب بشری مین ہوئے ہین اور اونکی نسبت گمان اہل ملت ہنود کا یہ ہے کہ قالب
جسم انسانی مین خدائے ہندو ان اوترا ہے اونمین سے ایک دو کا حال بطریق شمتے نمونہ
ذکر کر دینا ضروریات سے ہے جس سے یہ امر کھل جائے گا کہ وہ خدا نہ تھے اوس قالب مین
اور بڑے بڑے دیوتاؤن سے ہندون کی تصریحات دالہ اونکے خدا نہ ہونے پر کتب
معتبرہ مین موجود ہین - اور نیز اون اوتارون کے کلام سے ثابت ہے کہ وہ بباطن خدا
نہ تھے - اور نیز اوتارونکو جو ہندو سمجھتے ہین کہ یہ اوتار اوتار خدا ہین یہ بھی غلط ہے
کیونکہ وہ اوتار اوتار بشن کے ہین نہ خدا کی اور ماہیت بشن کی سابقاً بحث توحید تری مین
مین معلوم ہوچکی اور بعضے احوال اونکی بحث تحقیق خدائی ہندو مین قدرے تفصیل کے
ساتھ مرقوم ہونگے انشاء اللہ تعالے پیشتر معلوم ہوچکا تصریح بھاگوت سے کہ بائیسوین
اوتار بیاس جی ہین - اور مہابھارت مین ہے ایک درویش کامل جنکا نام پراسر
رکھا تھا وہان پہونچے اور مجبوری پر جنکا بیان سابقاً حاشیہ مین گذرا وہ مبتلا اور
عاشق ہوئے اور اوس سے قصد بدفعلی کا کیا اوس لڑکی نے کہا میرے بدن سے
مچھلی کی بو آتی ہے پراسر نے دعا کی وہ بدبو دیوقت خوشبو کے ساتھہ بدل گئی - پھر اوس
نیک بخت نے جان بچانی کے لئے اور ایک حیلہ بتایا کہا میری ماں اور باپ
دیکھتے ہین اور سورج دیوتا بھی دیکھتے ہین اور برہمن وغیرہ جب مجھ اس فعل مین

دیکھینگے تو کیا کہینگے مجھ سے یہ ہرگز نہ ہوگا چونکہ جناب درویش صاحب کو شہوت غالب تھی
فرمایا میں دعا کرون گا چنانچہ دعا کی کہ اندھیرا ہوجائے عین غلبہ شہوت میں وہ دعا مقبول
ہوئی اندھیرا ہوگیا اوسوقت مجبوری کے ساتھ شوق سے اونہون نے جماع کیا اوس زنا
سے ایک صاحبزادی تولد ہوئی جنکا اسم شریف بیاس جی ہے بڑی پیشوا ہنود کی اور
مورخ صادق اور مفسر بیدون کی اور مصنف بیدانت شاستر کے جو سب شاستروں سے
افضل ہے اور تیرہ حال اونکا بیان عصمت نسوان ہنود کی ضمن میں آئے گا جو واسطے
باطل ہونے اس خیال کے کہ وہ باطن میں خدا تھے کافی ہے اور منجملہ اشرف اوتارونکے
باراہ اوتار اور کرشن جی اور رام چندر وغیرہ ہین پہلے اونکے اوتار ہونے کی کیفیت
اور عدم الوہیت باطنیہ کی حقیقت معلوم کرو پھر اونکے بقیہ احوال خیز تحریر میں آوینگے
مہابھارت کے سانت پرب ۱۲ میں ہے چون دیوتا ہا از پیش برہما بر خاستند برہما
بجہت ایفائے وعدہ مہم ایشانرا لبوض بشن رسانید بشن التماس قبول نمودہ برائے
ملاکی قوم دیوان بصورت باراہ ظاہر گشت انتہے ۔ مہابھارت کے آدپرب میں ہے
کرشن اوتار نراین کہ آنرا بشن ہم گویند از بدیو متولد شد انتہے ۔ یوگ بشٹ چشما
نرمان پرکرن لکھتا ہے کہ ایک وقت جم ہلاک کرنے مخلوقات سے ملول ہوکہ ریاضت میں
مشغول ہوا اوسوقت میں کرنی جانور نہ رہا پس زمین آدمیون اور جانورون سے
گرانبار ہوئی حکمت آہی سے ظاہر ہوا ایک اوتار کا ضرور ہوا کہ زمین کو سبک کرے
پس دوصورت بشن کی نمایان ہوئین ۔ ایک پانڈ کی گھر مین اوسکا نام ارجن ہوا

دوسرے بسدیو کے گھر میں اوسکا نام کرشن ہوا انتھے۔ مہابھارت آدپرب میں لکھا ہے اوس مقام پر جہاں بیان لڑائی اندر کا کرشن اور ارجن کے ساتھ قدوم ہے برہما دیگر دیوتایان با اندر گفتند کہ از جنگ بیان باز آمدہ ارجن و کرشن نر و نارایں اند۔ ایضاً۔ مہابھارت دوم پرب میں ہے۔ نر و نارایں کہ شنیدہ اند یکے بصورت کشن برآمدہ و دیگرے بصورت ارجن۔ انتھے۔ مفصل موجہ دہرم مہابھارت میں ہے جگہ بیس گفت کہ نر و نارا ترک دادہ از ہم جدا شدہ ایم ہر کہ براہما نکہ شاستر میرود نارادر روشن چنیں خواہد شید تصور میکند و کیل یکے از اوتار بیست و چہارم است من اوّل گزاشتہ ہر اکس را خواہم کشت ۲ نر سنگھ روپ ۔ ۳ باون روپ ۔ ۴ پرسرام ورخانہ کرشن ۔ ۵ ۔ اخیر تر تیارام چندر نام ورخانہ دسرتھ ۔ ۶ ۔ ورد وا پرور قالب سری بصورت تا بسدیو در شکم کہن و پرومن وا نرودشتہ کارہائے کردنی خواہم کرد۔ انتھے ایضاً ۔ سری جگدیس برہما در کنار گرفتہ گفت کہ اے برہما کار و بار خلایق تبو سپردم و من از نگہداشتن امید تو فارغ ام اگر وقتے از اوقات کار دیوتا ہا معطل ماند و از تو باتمام نرسد من بیک تکلیف دہ خواہم کرد انتھے۔ ایضاً سانت پرب مہابھارت میں ہے نارایں گفت کہ ما دو بیرادر و نخستین دہرم متولد شدہ ایم درین معبد بزرگ عبادت او میکنیم کہ از ہر اوتار جدا نمیشویم خبردار تیم انتھے۔ اس نقل سے یہ اصل ثابت ہوئی کہ یہ اشخاص جنکو ہنود اوتار خدا سمجھتے ہیں فی الواقع خدائے تعالے کے اوتار نہیں ہیں بلکہ بشن یعنے نارایں کے اوتار ہیں جگدیس کے تو جملہ ان عبارات سے تصریح ہوئی اشخاص مذکورین کے اوتار بشن کے

واضح ہوئی اسیطرح بہ نسبت اور اوتارونکے بھی کتب معتبرہ ہنود مین موجود ہے۔ مثلاً
ادھیاے ۱۹۵ سگندہ پران مین بیاس کرشن اوتار بشن کا مصرح لکھا ہے۔ باقی
رہی یہ بات کہ بشن جسکو نارائن کہتے ہین اور جگدیس عین خدائے تعالے ہین یا غیر
یہ بات اپنے محل مین معبر بن ہے کہ یہ دونون عین خدا جو بمعنے مبدء کل کائنات اور موصوف
بہ جمیع صفات کمال اور واجب الوجود ہے نہین ہین ہم اس جگہ ایک دو سند پر اکتفا کرتے ہین خود بشن
یعنی نارائن کے قول سے یہ بات ثابت ہو کہ خدا تعالے وہ ذات مطہر ہے جو معبود مطلق ہے اور سوائے
اوسکے کوئی لایق عبادت کے نہین اور کسیکی دید اور ادراک مین نہین آسکتا اور مین اوسکی عبادت
کرتا ہون۔ مہابھارت فصل موجہ دہرم مین مذکور ہے درست جگدیش نارد برہم چار پسر متولد شدند۔ اول
نارائن ۔ دوم ۔ سیوم ۔ سوم ۔ ہر ۔ چہارم کشن ۔ ازین چار دو پسر بزرگ کہ نر و نارائن باشند در
پراگ بعبادت مشغول شدند و از ریاضت چنان لاغر شدند کہ رگہاے تن نمایان گشت نارد نر و نارائن
را دید کہ مثل سایر مردم در غسل گنگا و پرستش دیوتا ہا مشغول اند متعجب شدہ گفت کہ آمدن این ہر دو برادر
در نیجا خالی از حکمت نیست نارد این سخن را در دل خود اندیشدہ نزدیک آمد ہر دو بجانب نارد نگاہ کردند
و تعظیم او بجا آوردند نارد پرسید کہ شما کرا مے پرستید نارائن گفت کہ اگرچہ این سخن گفتنی نیست چون تو
خادم با اخلاص ما ہا تو میگویم کہ آنکہ مخفی است ما و را نتوان دید و نتوان دانست اورا مے پرستیم
و غیر او ہنوز او را عبادت کسے نیست و بر ہما و مہادیو وغیرہ نفر مودہ آن برہم ذیوتا و پیران را مے پرستند انتہے
اس سے صاف واضح ہوا کہ بشن یعنی نارائن ایک بندہ عابد ہے معبود حقیقی کا نہ عین خدا اور نیز
یہ محقق ہوا کہ حق خالص کو چھپانا اور اصل معبود و تشخص کو نہ بتانا سوائے مخصوصین کے اور کسیکو

رہنمائے واقعی اور ہدایت حقہ کلمدائے برحق کی معبودیت کی نہ کرنی دیدن قویم اور صراط مستقیم ہے
پیشوائے ہنود کا یہان سے ذکی اور فہیم اور منصف حقیتِ دین اور احقاق حق کا اندازہ بخوبی کر سکتا ہے
اور راقم الحروف عموماً اہل ہنود سے سوال کرتا ہے کہ ایا یہ کتمانِ حق ہے یا نہین اور کتمانِ حق
یعنی حق بات کو چھپانا اور جسپر مدار نجات دارین ہو اوسپر اطلاع نہ دینا ہادی و رہبر کا کام ہے یا کسی اور کا
سمجھ لیگا شاید کوئی پنڈت کہے کہ ہمارے یہان بحکم شاستر وغیرہ بید کے پڑہنے کی اجازت کسی برن کو
سوائے برہمن کے نہین ہے تمہارے نزدیک یہ بہی تو کتمان حق سمجھا جائے گا اسکا جواب مین عرض
کرتا ہون بے ادبی ہوگی ہان جسوقت کوئی پنڈت جی مہاراج اسکو معرض جواب مین پیش کرین گے
اوسوقت سن لینگے یہ جملہ معترضہ تہا اب ہم اصل مدعا کیطرف رجوع کرتے ہین و نیز ثابت ہوا کہ روایت
مذکورہ سے برہما۔ مہادیو۔ بمشیت ایزدی گمراہی و بت پرستی مین مبتلا اور ہر ایک جہالت عظیم کا پتلا
ہین ایسون کو پوجتے ہین جو سزاوار پرستش نہین یہان سے مہادیو و برہما کی خدائی اور پیغمبری
صاف باطل ہوگئی۔ کتاب مذکور کی فصل مزبور مین مسطور ہے۔ آفریدگار بشن و برہما را بر اے
نگہبانی خلق پیدا کردہ است انتہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بشن مخلوقات آلہی سے ایک مخلوق ہے
نہ مبدء کل کائنات نہ واجب الوجود و نیز اوسمین ہے۔ آدمی چون گیان کامل ہمہ ساند خصلت سچ
گذاشتہ و صفت است سے آید و برہا راین میرسد و نارایں اورا آفریدگار میرساند۔ انتہے۔
یہانسے ظاہر ہوا کہ بشن یعنی نارایں عین آفریدگار مبدء کل اور واجب الوجود نہین بلکہ اوس تک
پہونچنے کا ہندوؤنکے نزدیک واسطہ ہے اسیطرح وہ اوصاف جگدیس کے محورہ کتب ہنود جگدیس کے
خدا نہ ہونے پر برہان قاطع ہین کہ وہ اوصاف اوصافِ جسم و حیوانیات کثیفہ ہین کہ مبدء کل

اوس سے پاک ہی ازان جملہ ظاہر محسوس ومکانی ہونا اور کلام بشن بھگوان سے معلوم ہوا کہ خدا وہ ذات ہی جسکے اوصاف یہ ہین کہ اوسکی ہست اور انتوان دید وشنوان دانست بخلاف جگدیس کہ اوسکا محسوس ومدرک ہونا مبرہن ہے۔ چنانچہ مہابھارت فصل موچہ دہرم سانت پرب مین لکھا ہے کہ نارد درسنت ویپ جگدیس را دید وازان جا در مداک اسرم رفتہ نرونارا ین را دید انتھے۔ ایضاً۔ نارد جگدیس را دید کہ در وجود او جائے چون پر طوطی سبز وجائے چون انگ وجائے چون پر طاوس با ہزاران چشم ہزاران سر انتھے۔ ازان جملہ۔ نکلنا۔ خواب۔ بیداری تندرستی۔ وغیرہ۔ جیسا کہ اوی فصل مین ہے۔ چون قیامت میشود۔ جگدیس تمام موجودات را فرو مے برد وخواب میکند وچون بیدار میشود بہ ہمان طریق مے آفریند وجگدیس در دریائے عمان خواب میکند وموجہ ہا ترولیدہ وزرد وارد ولیصورت گراز بدرک وپہناست وسرانند اسپ وتن مانند آدمیت انتھے۔ مختصر دیکھو یہ سب صفات خصائص جسمانی سے ہین کہ سبب کل ان صفات سے قطعاً مبرا ہے۔ اسی فصل مین ایک واقعہ بیان ہے کہ بہارد واج نے جگدیس پر معترض ہوکر اوسکے سینے پر ضرب کی کہ اوسکا نشان اب تک جگدیس کے سینے پر باقی ہے۔ بہارد واج آپ بر سینۂ جگدیس زد چنانچہ داغ آن آپ بر سینہ جگدیس ماندہ است انتھے اگر جگدیس خدا ہوتا تو بہارد واج سے ایسی حرکت نامناسب اوسکے ساتھ کبھی نہ ہوتی اور جگدیس اوس سے منفعل نہ ہونا کما لا یخفی علی اللبیب والصبیان فضلا عن صاحب العقل والعرفان۔ جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ اشخاص مذکورین جنکو ہندو اوتار جانتے ہین وہ خدا کے اوتار نہین بلکہ جگدیس یا بشن کے اوتار ہین اور یہ دونون عین خدا نہین بلکہ منجملہ مخلوقات ہین اس سے الوہیت باطنی انکی باطل ہوگئی لیکن ہین

چند شواہد تقویہ بطلان الوہیت ان کی لکھتا ہون جنسے ثابت ہو کہ نہ تو متقدمین و پیشوا اور دیوتا ہنود کے اشخاص مذکورہ کی نسبت اعتقاد الوہیت ظاہری و باطنی رکھتے ہین نہ خود اپنے تئین الہ سمجھتے ہین۔ **شاہد اوّل** مہابھارت پرب ۱۲ فصل راج دہرم مین ہے نارد بہ راجہ جدھشٹر گفت کہ کرن در عقل و دانستن آداب سلطنت و رحم بر خلایق مثل تو بود و در نگاہ داشتن و محافظت یاران لشکر و جنگ ہم چو کرشن بود و اینچہ در شما برادران و کنتی بود تنہا در تو بود کہ با ہمہ شما برابری ملکہ زیادتی میکرد انستے۔ دیکھو اگر کرشن بجسب باطن خدا ہوتے تو عقل و علم و رحم و حفظ خلایق مین کہ صفات روحانی ہین نہ جسمانی کرن سے کیونکر بڑھتے اور کرن کو خدا پر کیسے ترجیح ہوتی کیونکہ خدا پر کسی مخلوق کو کسی صفت مین ترجیح ممکن نہین۔

شاہد دوّم اوسی فصل مین ہے مہادیو دنا را این از راہ خصومت با یکدیگر پیچیدند و صاد عظیم در خلق پیدا شد آخر کار با صلاح بر ہما بصلح گرائیدند و یک دیگر را در کنار گرفتند نارد این بہادیو گفت کہ بخاطر تو چیزے نرسید داغ ترسول تو بر سینہ من خواہد شد و سیاہی بر گلوئے تو کہ از گرفتن سم آمدہ است زینت خواہد بخشید بہ سبب این نزاع نام پری ہنس و نامت نیلکنٹھ خواہد شد انتہے۔ ایسی قصہ لڑائی اندر مہادیو کا سری کرشن کے ساتھ مہابھارت اور مہابھارت مین مذکور ہے۔ پس اگر اندر اور مہادیو کرشن کو بجسب باطن خدا سمجھتے تو اونسے لڑائی اور مقابلہ اور ہار پائی کے کیا معنے اور یہ احتمال کہ شاید

خصوصاً مہادیو کی نسبت کہ وہ تو سب دیوتاؤں سے سب باتوں میں افضل ہیں بلکہ اوکو
معاذ اللہ خدائے مطلق اور برہمن کو معبود برحق جانتے ہیں جیسا کہ عنقریب اسکی تفصیل
آئیگی اس قصہ سے اوکی الوہیت کا بطلان واضح ہوگیا **شاہد سوم**
اسی فصل میں ہے۔ رکھیشران بوسری کرشن ہاکر وند کہ قوت باہہ شما بیفزاید سریکر
ورغلبت با ابر برابری سے کند انتھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رکھیشروں کے اعتقاد میں
سری کرشن ایک فرد بشر تھے نہ بیشی ازیں ورنہ خدا کے لئے دعا کرنی قوت باہہ یعنی چہ
علے ہذا القیاس خدا کی برابری غلبت میں ابر کے ساتھ کلام بے معنی ہوگا **شاہد**
چہارم اسی فصل میں ہے۔ سریکرشن گفت کہ من از روے اعتقاد پرستش
برہمنان میکنم و من از روے اعتقاد ہر صباح دست بر سینہ نہادہ ہزار نام مہادیو را تلبیح
میکنم و مثل مہادیو چکس نیست انتھے۔ یہاں سے خود باعتراف سریکرشن واضح ہوا کہ وہ
بحسب باطن خدا نہ تھے ورنہ خدا کا برہمنوں کی پرستش کرنا اور خدا کا تلبیح بنا مہادیو کے
نام کی اور خدا کا کتر ہونا مہادیو سے اور مثل نہ ہونا اوسکا کوئی معنے نہیں رکھتا۔
شاہد پنجم ۔ استری پرب مہابھارت میں ہے کہ
کہ راجہ جدیشٹر بکرشن گفت کہ ما نمیتوانیم کہ شکر شما بجا آریم۔ کرشن گفت از وستہ
من ہیچ برنیادہ است شما شکر خدائتعالے بجا آرید کہ این ہمہ از فضل اوست من چہ
کہ شما منت کشی من گردید پس ہمہ شکر آپکی بجا آرید انتھے۔ دیکھو اس تقریر سے کیسا
کرشن کا بندہ ہونا ثابت ہوتا ہے وہ تو خود اپنے کو خدا نہ سمجھیں نہ کہلائیں کہ

اور اپنی عبدیت کا اقرار کس خوبی کے ساتھہ کرین اور تم اونکو ناحق بدنام کرتے ہو کہ وہ باطل
مین آلہ تھے نعوذ باللہ من ذالک اور سوائے اسکے اور بہت سے شواہد ہین کہ اوسکی
تفصیل بروقت ضرورت کیجاویگی انشاء اللہ تعالے اور جسطرح بطلان الوہیت بعضے اوتارون
کا یہان بیان مختصر کیا گیا جمیع اوتارونکی الوہیت کا یہی حال ہے کہ اوسکے بطلان پر براہین قاطعہ
کتب ہنود مین موجود ہین اب چند حالات سری کرشن کے جو اشرف اوتارون مین محسوب
ہین بگوشن ہوش شنا چاہیے اور اوسی پر قیاس کر لینا اور حضرات اکابر ہنود کو جس سے
یہ امر مبرہن ہوتا ہے کہ وہ اوتار خدا تو کیا بلکہ شخص صالح بھی نہ تھے بلکہ شراب فسق و فجور
سے دن رات مخمور اور نشۂ پردہ دری عصمتیان شہوت کوش سے شب و روز چکنا چور
تھے ۔ سرمت بھاگوت مین جو کتب معتبرہ ہنود سے ہے قوم ہے بالفاظ ترجمہ سری للوجی لال
برہمن گجراتی نقل کرتا ہون مختصر اجسکو تفصیل منظور ہو اوسمین مطالعہ کرے ۔

ادھیائی تیس راس لیلا کی برنن مین

سری کرشن چندر مکار تک پونو کی راٹ کو نکل گھر سے باہر آئی تو نرمل اکاس مین
تارے چمک رہے ہین اور چاند نے دھوسا مین پھیل رہی ہے سیتل سگندھت منشت
پون بہ رہے ہے اور ایک اور سگھن بن کی چھب اوبک ہے سوبھا دی رہی ہے
ایسا سماد یکھتے ہی اونکے من مین آیا کہ ہمنے گوپیونکو یہ بچن دیا ہے کہ سرورت
مین تمہارے ساتھہ راس کرینگے سو پورا کیا چاہیے یہ بچار مین جائے کرشن
نے بانسری بجائے بنسی کی دھن سنتے ہی سب برجناری برہ کے مارے کا

کا ماتر ہوئے ات گھبرائین مدان کٹپ کی مایا چھوڑ کل کان ٹیک گرہ کاج تج ہر ٹرائے
اوٹا پلٹا سنگار کر اوٹھہ دہائین سری کرشن چندر نے مسکرائے گوپیو نکو منٹ بلائے
کہا کہ جو تم راجی ہو اس رنگ نو کھیلو راس ہمارے سنگ یہ بچن سن گوپی دکھج پرستا
سے چار اور گھر آئین اور ہر کھہ نر کھہ راجن سُہیل کرنے لگین - سری کرشن چندر سب بج مارینکے
ساتھ لے جمنا نیر کو چلی وہان جائے دیکھیں تو چندر منڈل سے راس منڈل کے چوترے سوہاوے
رہی ہے اوسکی چار اور چاندنی پھیل رہی ہے پون سگندھت سیتل میٹھی میٹھی چل رہی ہے
اور ایک اور سگھن بن سکے ہر مالی اوجیالی رات مین اوک چھپ لی رہے ہے اس سبھا کو
دیکھتے ہی سب گوپی مگن ہوا اوسی استھان کی نکٹ مان سرور نام جو ایک تالی تہا تسکی تیر جائے
من مانی سہری بستر ابھوکن پہر نکھہ سکھہ تو سنر نکار کر اجی باجی مین پکہاوج آدہ سہر باندہ لی ائین
اور پریم دہ ماتی ہو سوچ سکوچ تج کر شن کے ساتھہ مل لگین بجانے گانے ناچنے انھے ملھنا

خلاصہ زبان اردو

کا تک پونو کی رات کرشن جیو گھر سے نکلے جب دیکھا کہ آسمان مین تارے چمک رہے ہین
اور سب طرف چاندنی پھیل رہی ہے اور ہوا خوشبو دار چل رہی ہے اور فضا صحرا کی
عجب لطف دکھا رہی ہے یہ سمان دیکھکر مہاراج کے دل مین آیا کہ ہمنے گوپیون سے
تو اقرار کیا ہے کہ سرد موسم مین تمہارے ساتھہ راس کرینگے اسوقت اوسکو پورا کیا چاہیے
یہ دلمین ٹہان کرشن نے بانسلی بجائی بانسلی کی دھن سنتے ہی سب بج کی عورتین
عشق کی ماری ہوئین شہوت مین بھر کر بہت گھبرائین غرضکہ نا ماندان کی شرم

اور شوہرون کی محبت ترک کر کے سب کو چھوڑ گھبرا کر اولٹا پلٹا سنگار کرا وٹھ بھاگین سری کرشن نے سکل کر سب گوپیون کو اپنے پاس بلایہ کہا کہ جو تم راضی ہو اس رنگ تو کھیلو را اس ہمارے سنگ یہ سنکر گوپیان بیخ سے آزاد ہو خوشی سے گرداگرد اوسکی ہر چہار طرف گھیرا مین کرشن چندر کے مکھڑے کو دیکھ دیکھ کر ہر ایک مزے لوٹتے تھی کرشن چندر سب برج کی عورتونکو ساتھہ لئے جمنا کے کنارے چلے وہان دیکھا کہ پانی اور ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی اور چاندنی کا عجب عجب سمان بندہ رہا ہے اس کیفیت کو دیکھکر برج کی گوپیان دلمین مگن ہوکر مان سروتر تالاب کے کنارے جاکر اچھے اچھے لباس پہنکر بہت تک سک سے درست ہوکر اچھا سنگار پٹہار کر پھر باجے مین پکھاوج اوسر بانده لے آئین اور خاندان اور شوہرون کی عزت اور شرم چھوڑ کر سری کرشن کے ساتھہ ملکر مگین بجانے گانے ناچنے لگے ۔ ترجمہ ۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ سری کرشن وہ ذات شریف بھگت تھے جنکی غذا بھی پرائی عورتون سے مشغول رہنا اور اونسے قول و قرار کرنا اور اوسکے ایفا کے لئے وقت اور موقع تکنا اور تنہائی مین اونکے ساتھہ محفل آرائی ؎ گذتی ہی نہین ہے صحبت گل ؎ ابر ہوتی نہین بے ساغر مل ؎ اور سنئے نیز قلم حیا سے سرنگون ہے اور صفحہ کاغذ نقل سیاہ رو گذشت نہین کہ اہل ملت ہنود بیان واقع سے رخسار صفحہ پر سیاہ رو ئیکا دہبہ موزو نے خال سمجھین اور احوال نظر بازی و کار روائی سری کرشن جی کو اپنے مطابق حال اور اونکے اقتدار کو باعث نجات حال و مآل ۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ برج کی عورتین جمنا کے کنارے آئین کپڑے اوتار کر سب نے کنارے پر رکھدیے اور برہنہ پانی مین

کھسکر نہانے اور گانے لگین سری کرشن اونکے راگ کا آواز سن آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے
دبے پاؤن وہان پہونچے اور اون عورتون کے ننگے ننگے گورے گورے بدن خوبی دیکھنے لگے
اور اسپر بھی اکتفا نہ کیا بلکہ اون گوریونکے کپڑے چوراکر درخت کے اوپر چڑھ گئے جب اون بچاریون
نے اپنے کپڑے کنارے پر نہ دیکھے اوسکی تلاش مین مشغول ہوئین اور بلا تجسس کے ایک گوپی
کی نظر حال باکمال اوتارجی پر پڑی کیا دیکھتے ہے کہ سب کے کپڑے بھونے درخت کے اوپر
بیٹھے ہوئے ننگی عورتون کی نظارگی مین مصروف ہین چنانچہ اوہیائی ۲۳ اسکند وہم بھاگوت
کی عبارت نذر اہل نظر ہے (ایک دن سب بج بالامل اشنان کو اوگھٹ گہاٹ گئین اور
وہان جاکے چیرا توار تیر پر دھر گین ہونیر مین پیٹھ لگین ہر کی گن گاتے گاتے جل کریڑا
کرنی تسی سمی کرشن ہی گاتے شبد سن چپ چاپ چل اے اور لگے چھپ چھپ کر دیکھنے)
جب عورتون نے اپنے کپڑے مانگے تو اوسکے جواب باصواب مین وہ تسکنے فرمائے
جو کماں بے شرمی اور شہوت پرستی کے برہان برہنہ ہے کہا (لاج اور کپٹ تج اپنے
چیر آئے کر لیو) یعنے شرم وحیا چھوڑ کر میرے سامنے اگر مجھسے اپنے کپڑے لیجاؤ۔ وہ چونکہ
فرمان کرشن صاحب کے برہنہ ہوکر اونکے سامنے آئین مگر اپنے ہاتھون سے شرم گاہین
چھپائے ہوئے تہین اور سر جھکائے (کرشن کی بات مان ہاتھ سے کچھ دھنیہ چھپائے
سب بج بالا یر سے نکل سر نہوڑائے جمنا کے تٹ پر جا کھڑے ہوئین) مگر نفس امارہ کرشن جی
کا اسپر بھی ساکن نہ ہوا اور اس حرکت سے اور ترقی فرمائی کہ جب تک اندام نہانی سے اون
عورتون کے خوب دار نہ ہوا اونکے کپڑے واپس کئے جبکہ وہ عورتین اپنے ہاتھون سے

عورات غلیظہ کچھہ ڈھکے دھکائے روبرو اونکے آئی تہین اور اونکی شرمگاہون کے دیکھنے
کہنے بندہے تکلف اوتارجی کو حاصل نہین ہوئی تہی لہذا تاکہ ہاتہون کی بندش مواقع
مخصوصہ سے کہل جائے اور اتنے پردہ کی بے پردگی ہی جگا تخیل نظر مبارک کو گرانبار
تہا برطرف ہوجائے اسطرح سے ارشاد فرمایا کہ اگر دست بستہ ہوکر میرے روبرو آؤ تو مین تمہارے
کپڑے دون (تب کرشن جنکے بولے کہ اب تم ہاتہہ جوڑ آگے آؤ تو مین بستر دون گا) قصہ
مختصر جب اون بے حیاؤن نے ایسا ہی کیا اور ایک ایک نے ہاتہہ باندہکر جمیع تن عریان
ہوا اپنی شرمگاہون سے اونکی نگاہ سینکی اور سری کرشن جی بعد ملاحظہ فروج اون ننگیون
کی اونسے راضی ہوئے اوسوقت اونکی پوشاک اونکے حوالہ کی (جب گوپیون نے
ہاتہہ جوڑے تب سری کرشن چندر نے بستر دے) ۔ ترجمہ مع ترجیح ۔ غور کرنے کا
مقام ہے کہ آیا مجمع عام مین گو عورت ہی کا کیون نہ ہو ہر عورت کا ننگے ہوکر نہانا حیا کا مقتضا
ہے یا بے حیائی کا نتیجہ پھر اوتارجی کے یہ اعمال و اوصاف نیابت خدائی کے مناسب
ہین یا نیابت و خلافت کسی اور کی اور عورات ہنود متقدمین اکابر کے یہ صفات عصمت
کے منافی ہین یا موافق ایا اسی کا نام عصمت ہے جو ان عورات سے وقوع مین آیا یہ محل
چلو بھر پانی مین اونکے ڈوب مرنے کا تہا یا بطور مذکور ستونتی بنی کا اور شرمگاہین کہول کہول کر
دکہلانے کا مگر جب کمال بے حیائی (نہایت بے شرمی) اکابر مردون کا پیشہ ہو خاصکر
دیوتاؤن کا تیسوہ تو اصاغر و اتباع اونکی کیونکر نہ دا تو تقلید دین ۔ آئندہ قصہ جماع
کرنے مہادیو کا پاربتی کے ساتہہ مجمع عام مین ہماگوت سے اور سوائے اونکے بعضے اونکا

ہم نواسی سیکھے انشاء اللہ تعالےٰ ۔ بھاگوت کے اسکندہم ادھیائی ۹۰ مین مرقوم ہے
کہ بھرک جی بیٹھے ہین گئے جہان بشن جی چھپرکھٹ پر لچھمی کے ساتھہ سوتے تھے جاتے ہی بھرک
نے اونکے سینے پر لیہی لات ماری کہ وہ نیند سے چونک اوٹھی اور لچھمی کو چھوڑ چھپرکھٹ سے
اوتہہ پڑی انتھے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ اکابر ہنود کا یہ دستور قدیم سے متوارث ہے کہ ایک
دوسرے کے دیکھتے ہوئے حور و کنار بغل مین لیے ہوئے چھپرکھٹ پر ساتھ بے تکلف
سوتے ہین بوس و کنار تو درکنار اور کیسے نہین شرماتے اعتراض تو لچھمی دوسروں کا تو نہ
کیا ہے بلکہ پرائی عورتون سے ہوا خوری قسم کھاے ہذا القیاس یعنی اسی بے تکلفی اور
بیباکی کے ساتھہ سوتے سے چلا آتی ہے ۔ ادھیائی ۹۰ بھاگوت اسکندہم ترجمہ الوکب مین
لکھا ہے کہ نارد جی جامونتی کے محل مین گئے دیکھا کہ کرشن پانسے کھیل رہے ہین ۔ پھر نارد جی
ستیا کے گھر پہونچے وہان دیکھا کہ کرشن فرش مین آرہے ہین اور ایک بہار کر رہے ہین یہ
دیکھکر اولٹے پاؤن پھر گئے دوسرے ترجمہ کمپت رائے مین لکھا ہے کہ نارد جی نے کسی رانی
کے گھر مین جاکر دیکھا کہ کرشن عورتونکا کوتک دیکھتے ہین اور کرڑا کر رہے ہین اور کسی گھر مین
رنگ رس مین اوگ ہو رہے ہین یعنے فرش مین آئے ہوے لوٹ پوٹ ہو رہے ہین ۔ اور کسی گھر مین
استریون سے ہنسی مسخرگی کر رہے ہین اور کسی نانا پرکار کی بولی بول رہے ہین ۔ اور کسی
گھر مین آپسمین کلہہ کر رہے ہین ۔ اور کسی گھر مین روسی استریونکو منا رہے ہین ۔ انتھے
اب کہان تک سری کرشن جی اشرف اوتاران کا حال لکھین اور ہندوون کے پیشوا دون کی
کہانی جنکو خدا اور نائب خدا سمجھتے ہین کب تک مخاطبین کو سنائین ۔

فوائد

نہین فرصت ہے دم لینے کی ہمکو ورنہ اسی گردن ❊ دکھا دیتے اثر ہر جزو خان آسمان رس مین
اور یہ جو کہا کہ مسلمان انبیا و اولیا کو شفیع سمجھتے ہین ہم تمون کو الخ - اسکا جواب یہ ہے
کہ مسلمان انبیا و اولیا کو شفیع سمجھتے ہین لیکن اونکو شفاعت مین مستقل نہین جانتے بلکہ حق تعالے
کے اذن سے اونکو شفیع جانتے ہین بموجب فرمودہ او سکے کے - من ذالذی یشفع عندہ
الا باذنہ الآیۃ اور - ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع الحدیث اور بے شبہ آیت کریمہ
مذکورہ کے مصداق کفار ہین لیکن اس سے تمو کا شفیع ہونا ثابت نہین ہوتا بہلا ثبوت شفاعت
انصنام کو اس آیت کریمہ سے کیا علاقہ - یہ فقط تمہارا زعم فاسد ہے اور خیال باطل کہ کلام صاحب
تقویت الایمان سے (مومن مصداق اس آیت کے نہین) یہ سمجھ لیا کہ اس سے
تمون کا شفیع ہونا ثابت ہوتا ہے یہ نہ دیکھا کہ اس آیت مین انہام توبیخ ہے واسطے بیان جہالت
وحماقت کفار کے جو اپنے زعم باطل مین تمون کو جو محض مجبور و بے ادراک اور کسیطرح نفع و ضرر
اپنی جان کے اختیار نہین رکھتے دوسرونکے شفیع سمجھتے ہین اور یہی سمجھکر اونکو پرستش کرتے
ہین یہ کمال جہالت اور غایت حماقت اونکی ہے اسواسطے کہ عبادت و پرستش کے لایق وہ ذات
مطہر ہے جو قادر و عالم مطلق اور خالق کل اور مالک الملک اور احکم الحاکمین ہو نہ جمادات چنانچہ
اس تحقیق کا اوسکے بیان ہے اسکے بعد کے جملہ مین قل اولو کانوا لا یملکون شیئاً ولا یعقلون
بطریق دفع دخل مقدر کے یعنے اگر تم کہو اسے پہلے جو کلام الہی ان فی ذلک لآیات لقوم
یتفکرون ہے اس سے تفکر مین ہونے کا دلیل قایم ہے اور اثبات کے کہ فاعل پر واجب ہے
کہ ایسے مفعول کو پیدا کرے جو مشتمل ہو ایسی قدرت کے اور ساتھ ایسی حکمت کے جسکا بیان

آیت سابقہ میں مذکور ہے مثلاً یہ کہ بتونکو پوجے جو جمادات سے ہیں اور کچھ ادراک و شعور نہیں رکھتے پس گویا اللہ تعالے نے کافرونکو جھڑکا اسبات پر کہ بتونکو کیوں شفیع بناتے اور پوجتے ہو تو اونہوں نے اسپر یہ سوال کیا کہ ہم بتونکو اسواسطے نہیں پوجتے کہ اونکو معبود نافع وضار سمجھتے ہیں بلکہ اسوجہ سے ہم اونکو پوجتے ہیں کہ وہ مقربین ہیں اون اشخاص کی جو مقربین الٰہی ہیں پس انکی پرستش و پوجا ہم اسلئے کرتے ہیں کہ وہ مقربین ہمارے شفیع ہوں اللہ کے نزدیک اور اسکے جواب میں حق تعالے نے یہ فرمایا۔ ام اتخذوا الخ چنانچہ امام فخر رازی تفسیر کبیر میں تحت آیتہ کریمہ کے لکھتے ہیں وشل ہذا للہ یرالعیب لایمکن الاعن القادر العلیم الحکیم وہوالمراد من قولہ ان فی ذلک لآیاتٍ لقوم یتفکرون۔ الخ یہ دلیل علے ان الواجب علے العاقل ان یعبد الٰہا موصوفا بہذہ القدرۃ و بہذا الحکمۃ لا یعبد الاوثان التی ہے جمادات لاشعور لہا ولا ادراک واعلم ان الکفار افہاروا علے الکلام سؤالا تقالوا نحن لا نعبد ہذہ الاصنام لاعتقادانہا آلہۃ تضر و تنفع وانما نعبدہا لاجل انہا تماثیل لاشخاص کانوا عندالہ من المقربین فنحن نعبدہا لاجل ان یصیروا اولئک الاکابر شفعاء لنا عنداللہ فاجاب اللہ تعالے بان قال ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء قل اولو کانوا لا یملکون شیئاً ولا یعقلون و تقریر الجواب ان ہولاء الکفار اما ان یطمعوا بتلک الشفاعۃ من ہذہ الاصنام او من اولئک العلماء والزہاد والذین جعلت ہذہ الاصنام تماثیل لہا والاول باطل لان ہذہ الجمادات وہی الاصنام لاتملک شیئاً ولا تعقل شیئاً فکیف یتصل صدور الشفاعۃ منہا۔ والثانی باطل لان فی یوم القیامۃ

لا یملک احد شیئا ولا یقدر احد علی الشفاعۃ الا باذن اللہ فیکون الشفیع فی الحقیقۃ
ہو اللہ الذی یاذن فی تلک الشفاعۃ فکان الاشتغال بعبادتہ اولی من الاشتغال بعبادۃ
غیرہ وہذا ہو المراد من قولہ تعالی قل للہ الشفاعۃ جمیعا انتہی ۔ پس اس آیت سے یہ سمجھنا
کہ اذن کا شفیع ہونا ثابت ہوتا ہے کمال نادانی ہے اسواسطے کہ یہ آیت کریمہ تو نازل
ہے خاص نبوں کی شفاعت کے ابطال میں اوس سے اثبات شفاعت ثمرہ ہے غایت نافہمی
وعدم علمی کا اور اس تحقیق سے ساقط ہوگیا یہ کہنا کہ (جب ایسی شفاعت مخالفت
کہ جسکا نام انہوں نے شفاعت رکھا ہے انکی توحید میں خلل نہیں کرتے تو ہماری توحید
میں کیونکر خلل انداز ہے الخ اسواسطے کہ کسی مسلمان مومن کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ خلاف
مرضی آلہی کسیکو کوئی نبی و ولی یا پیر اپنی شفاعت سے جنت میں بجائے گا بلکہ ہم معاشر
اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہی ہے کہ حق تعالے کے اذن سے انبیا علیہم السلام اور
اولیاء عظام اور علما وصلحاء امت علی حسب المراتب شفاعت کرینگے موافق مرضی آلہی کے
قال فی شرح العقائد النسفیہ ۔ والشفاعۃ ثابتۃ للرسل والاخیار فی حق اہل الکبائر
بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلۃ لنا قولہ تعالی واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات
وقولہ علیہ السلام شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وہو مشہور بل الاحادیث فی باب الشفاعۃ
متواترۃ المعنی انتہی ۔ شرح فقہ اکبر میں ہے ۔ وشفاعتہ الانبیا علیہم السلام ۔ ای عموما
فی المقصود ۔ وشفاعتہ نبینا صلے اللہ علیہ وسلم اے خصوصا فی المقام المحمود واللواء
المحمود والحوض المورود وللمومنین المذنبین اے من اہل الکبائر المستحقین

للعقاب والاہل الکبائر منہم ای من المومنین المستوجبین للعقاب حق تقدر شفاعتے
لاہل الکبائر من امتی رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن انس والترمذی
وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس والخطیب عن ابن عمر
وعن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالے عنہم وہو حدیث مشہور فی السنن بل الاحادیث فی باب
الشفاعۃ متواترۃ المعنی ومن الادلۃ علی تحقیق الشفاعۃ قولہ تعالے واستغفر لذنبک
وللمومنین والمومنات ومنہ قولہ سبحانہ وتعالے فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین اذ مفہومہا
انہا تنفع المومنین وکذا شفاعۃ الملائکۃ لقولہ تعالے یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا
یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا وکذا شفاعۃ العلماء والاولیاء والشہداء
والفقراء واطفال المومنین الصابرین علی البلاء انتہے تفسیر روح البیان مین ہے
تحت آیہ کریمہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کے من مبتدا وذا خبرہ والذی صفتہ
او بدل منہ ولفظ من وان کان استفہاما فمعناہ النفی ولذلک دخلت الا فی قولہ
الا باذنہ وعندہ فیہ وجہان احدہما انہ متعلق بیشفع وثانی انہ متعلق بمحذوف فی موضع
الحال من الضمیر فی یشفع ای لا احد یشفع مستقرا عندہ الا باذنہ وقوی ہذا الوجہ بانہ
اذا لم یشفع عندہ من ہو عندہ وقریب منہ فشفاعۃ غیرہ ابعد والا باذنہ متعلق بمحذوف
لانہ حال من فاعل یشفع فہو استثناء مفرغ والباء للمصاحبۃ والمعنی لا احد یشفع عندہ
فی حال من الاحوال الا فی حال کونہ ماذونا لہ اولا احد یشفع عندہ بامر من الامور الا
باذنہ والباء للاستعانۃ کما فی ضرب بسیفہ فیکون الجار والمجرور فی موضع المفعول

بہ وکان المشرکون یقولون انما نشرکہ ما شرکناہ اللہ تعالے۔ وہم شفعاؤنا عندہ فوحد اللہ
نفسہ بالنفی والاثبات لیکون المعنی فی اثبوت التوحید ونفی الشرک اے لیس لاحد ان
یشفع لاحد عندہ الا باذنہ وقد اخبرانہ لا یاذن فی الشفاعۃ للکفار وفی التاویلات النجمیہ
ہذا الاستثناء راجع الی النبی علیہ الصلوۃ والسلام لان اللہ تعالے قد وعدہ المقام
المحمود وہو الشفاعۃ فی المعنی من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فانہ ماذون موعود ویعینہ الانبیاء بالشفاعۃ انتہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ
فاخترت الشفاعۃ روی ان الانبیاء علیہم السلام یلہمون ان ینبیا صلے اللہ علیہ وسلم یوم القیامۃ
للشفاعۃ فیاتی الناس الیہ فیقول علیہ السلام انا لہا وہو المقام المحمود الذی وعدہ
اللہ بہ یوم القیامۃ فیاتی ویسجد ویحید اللہ ثم یشفع الے ربہ ان یفتح باب الشفاعۃ
للخلق فیفتح اللہ ذلک الباب فیاذن فی الشفاعۃ للملائکۃ والرسل والانبیاء والمومنین
انتہے ملخصا۔ اور سراج المنیر میں ہے جو مشہور ہے ساتھ تفسیر خطیب کے من ذا الذی
الے لا احد یشفع عندہ الا باذنہ لہذا بان کبیر بار شاہ واہ لا احد لیا دیہ او بانیہ
فیسئل بان یدفع الیہ شفاعۃ وتواضعا فضلا ان یدعہ عناد او مخاصمۃ انتہے
اور بالفرض اگر کسیکا عوام الناس میں سے یہ عقیدہ ہو کہ حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ
علیہ یا اور کوئی پیر یا پیغمبر زبردستی حق تعالے سے شفاعت کرا دینگے بطریق مخالفت
تو اسمیں ہمکو بحث نہیں اور نہ اوس سے ہمپر حجت تمہاری قایم ہو سکتی ہے اسلئے کہ

ہمپر توجہت اوسکے ساتھہ ہوسکتی ہے جو ہمارے مسلمات مین سے ہو موافق اصول دین ہمارے
کے جو کتاب وسنت وغیرہ ہے اور معلوم ہوچکا بیان سابق سے کہ ایسا عقیدہ موافق کتاب
وسنت کے اصلا نہین اور جو شخص مومن مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ بغیر اذن اللہ تعالے کے
کوئی شخص شفاعت کرسکتا ہے بطریق مخالفت حق تو یہ عقیدہ بے شک اوسکی توحید حقیقی مین خلل انداز
ہوگا اور تم جبکا نام توحید رکھتے ہو یعنے تری وتھہ اور اوسکے اعتقاد سے اپنے آپ کو موحد سمجھتے ہو
اولا تو اوسکی توحید ہونے ہی مین کلام ہے اور اوسکی تحقیق گذر چکی فلا نعیدہ ثانیا تمہارے
معتبر کتابون سے مضمون کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ثابت ہے دیکھو تمہارے نارائن کے کلام سے
اسکی تصدیق موجود ہے مہابھارت فصل موجد دہرم مین مرقوم ہے درست جگ نجانہ دہم چار پسر
مترلد شدند اول نارائن دوم نر سوم ہر چہارم کشن - ازین چار دو پسر نر رک کہ
نزد نارائن باشند در پراگ بعبادت مشغول شدند واز ریاضت چنان لاغر شدند کہ رگہاے
تن نمایان گشت نارو نر ونارائن رادید کہ مثل سائر مردم در غسل گنگا و پرستش دیوتا ہا مشغول اند
متعجب شدہ گفت کہ آمدن این ہر دو برادر در نجا خالی از حکمت نیست نارو این نجنان در دل خود
اندیشیدہ نزدیک آمد ہر دو بجانب نارو نگاہ کردند و تعظیم او بجا آوردند نارو پرسید کہ شما کرا مے پرستید
نارائن گفت اگرچہ این سخن گفتنے نیست چون تو خادم باخلاص مائے با تو میگویم کہ آنکہ منفی است
واورا نتوان دید و نتوان دانست اورا مے پرستیم وغیر او ہرا دار عبادت کسے نیست انتہا اس عبارت
سے صاف معلوم ہوا کہ جو معبود حقیقی ہے وہ ذات ہر کہ نہ اوسکو کوئی دیکھہ سکتا ہے اور نہ اوسکو
کوئی حق معرفت اوسکے کا پہچان سکتا ہے اور وہ معبود ذات پاک ہر کو سوائے اوسکے کوئی

کوئی ذات لایق پرستش اور عبادت کے نہین ہے اور جب تمہارے پیشوا کے کلام سے جو واسطہ ہین
تمہارے واسطے خدا تک پہونچنے کے یہ بات ثابت ہوئی کہ لایق پرستش سوائے ذات وحدہ لاشریک
کے نہین ہے تو اس تقدیر پر بتون کی پرستش اونکو شفیع سمجھکر بیشک تمہارے توحید مین خلل انداز
ہونگے اور اگر اسپر بھی تمہاری توحید مین بت پرستی سے ٹہانہ لگا تو تمہاری توحید کیا ہے تمیز کا وصف ہے
کہ ہزارون بتاتون سے نہین ٹوٹتا یا سری کرشن کا وہم ہے کہ لاکہون پاپ سے نرشٹ
نہین ہوتا کیون نہ ہو جا کی کارن پنے ساری وہی ٹہاؤن اوگہاری اور تمہاری پیروی
کی مثل اپنے اکابر کی نسبت وہی ہوگی جیکے گودین بیٹھی اوسیکی ڈاڑہی کھسوٹے کیونکہ
نارایں تمہارے پیشوا ہین جو تمہارے خدائے مغفرت تک پہونچانے کے واسطے واسطہ ہین
اور تمنے اسصورت مین اونہین کے اوپر ہاتہہ صاف کیا خیر اب سے بھی سمجھہ جاؤ اور اس
عقیدہ سے باز آؤ تو فلاح کی امید ہے شام کا بہولا جو صبح کو گہر آئے تو اوسکو بہولا نہین کہتے
گذشتہ را صلوات ؎ بہولے باہن گاؤ کہائی اب کہائین تو رام دہائی
اور نارایں کا واسطہ ہونا مہابہارت کے فصل موجبہ دہرم کی اس عبارت سے ثابت ہے
آدمی جون گیان کامل ہیمرسانہ خصلت رچ گذشتہ رصفت ست می آید و بہ نارایں میرسد و
نارایں اورا بآفریدگار میرساند انتہے فانتا شفاعت ایسا امر نہین ہے کہ بلا استناد قول
صاحب دین کے محض عقل سے پایہ ثبوت کو پہونچ جاوے اور پھر اوسکا عقیدہ رکہکر جملہ امور
دینیہ سے قرار دیا جائے بلکہ ضرور ہے اسمین نقل مطابق اصل اصول دین کے پس جسطرح
سنے اپنے اصول دین سے کہ کتاب دست ہے مثلاً شفاعت بالاذن ثابت کیا

تمکو چاہیے کہ اگر تم اس دعوے مین سچے ہو تو اپنے اصول دین سے بتون کا شفیع ہونا
ثابت کرو ورنہ بے شبہ بتون کی شفاعت کا عقیدہ تمہارے توحید مین خلل انداز ہوگا اور
یہ جو کہا سوائے اسکے شریک فی التسمیہ مین شریک الخ اسمین کلام دو طور سے مناسب ہے
اول کلیتہً یعنے بہ نسبت جمیع اون امور کے جنکو یہان شمار کیا ہے اجمالاً دوسری جزئیتہً یعنے
بہ نسبت ہر ہر امر کے علیحدہ علیحدہ تفصیلاً پس ہم کہتے ہین کہ ظاہرا مقصود سائل کا اسجگہ ان امور
کے شمار کرنے سے یہ ہے کہ جب دین ہنود اور دین اسلام دونون ان امور مین شریک ہین
یعنے دونون مین یہ باتین پائی جاتی ہین تو پھر دین اسلام مین کونسی خوبی ہے اور کیا فضیلت
و بہتری ہے جسکی وجہ سے اہل اسلام دین ہنود پر طعن کرتے ہین اور برا سمجھتے ہین اور
اپنے دین کو اچھا جانتے ہین اور اوسکی طرف دعوت کرتے ہین اور بلاتے ہین حالانکہ
جو باتین وہان ہین سو یہان بھی ہین اسکا جواب یہ ہے کہ بے شبہ بعضے امور مین سے
جنکو تمنے اس جگہ گنا ہے ہمارے یہان پائے جاتے ہین اور جس طریق سے کئے جاتے ہین
جائز اور درست ہین اور بحکم شریع کرتے ہین اور بعضے ان امور مین سے وہ ہین جو
افعال ہین جہال کے کہ وہ قابل حجت اور لایق الزام ہمارے نہین ہین اسلئے کہ وہ
دین مین سے نہین ہین جیسے اطفال مذکور کو زیور سونے چاندی کے پہنانا اور ناچ
وراگ مین شریک ہونا اور مثل اسکے جو امور لہو ولعب کے اس قسم سے ہین وہ سب
ہمارے یہان ممنوع ہین اور اہل اسلام جنکا قول و فعل لایق اعتبار ہے ہرگز نہین
کرتے اور جو عوام الناس کرتے ہین وہ دین سے نہین ہے بلکہ بُرا کرتے ہین اور

حرام کے مرتکب ہین بخلاف تمہارے یہان کے کہ یہ امور اسطرحسے نہین کئے جاتے جسطرح سے ہمارے یہان کئے جاتے ہین اور اگر بالفرض تم یہ کہو کہ جو جو امور تمہارے یہان بطریق جواز جس تاویلات سے کئے جاتے ہین اوسے طریق جواز اور اوسی تاویل سے ہمارے یہان بھی کئے جاتے ہین اور بعضے امور جسطرح تمہارے یہان افعال جہال سے غیر حجت و غیر قابل الزام ہین اسیطرح ہمارے یہان تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اس تقدیر پر ہم تم اون امور مین شریک سہی لیکن خوبی اسلام و بہتری دین محمدی صلعم کے ان امور مین منحصر نہین ہے کما یاتی انشاء اللہ تعالے پس ان امور مین شریک ہونیسے تمکو کچھ فائدہ نہ ہوا جب تمہارے اصول مین انواع اقسام کی خرابیان ہین تو ان مین جو مبنی اور مدار دین اوپر اصلا نہین ہے شرکت کیا موجب فلاح و اعتبار و عدم طعن ہوگے بخلاف اصول دین اسلام کے کہ اون مین کوئی خرابی کسقسم کی ممکن ہی نہین چنانچہ مشتے نمونہ تمہارے اصول کی خرابیون سے کچھ سابقاً گذر چکا جیسے بیداور توحید کی خرابیان مثلاً اور کچھ آیندہ آتی ہین اوسکے منتظر رہو اب ہم اون امور مین جنکو تمنے اسجگہ شمار کیا ہے اور اون مین شریک ہونے کا اظہار کیا ہے تفصیلاً کلام کرنا چاہتے ہین **یہ جو کہا** (ہم رام واسن گنیش واسن ہینا دے عبد النبی یا عبد الرسول ہین) **اسکا جواب** یہ ہے کہ پہلے تم رام و گنیش کی پیغمبری مثلاً اپنے کتب سے اور کلام الہی سے ثابت کرو پھر ہمارے ساتھہ تسمیہ مین شرکت کے مدعی ہو۔ ہمارے پیغمبر کی نبوت و رسالت کلام الہی سے ثابت ہے اور چونکہ اثبات معجزہ قران و دیگر معجزات رسالت

کا بیان بہ تفصیل جواب اعتراض آئندہ مین آتا ہے لہذا ہم اسکجا اسی پر اکتفا کرتے ہین
حق تعالے فرماتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک اور یا ایہا النبی حرض المومنین
علے القتال باقی رہا کہ یہ اسکو شرک جرتبایا اوسکا حال یون ہے کہ اولاً تو عبد اسجگہ
بمعنی بندہ کے جو تشتق عبادت سے بہ معنی پوجنے کے ہے نہین ہے بلکہ بہ معنی خادم
اور غلام کے ہے اور یہ معنے اور سوائے اسکے اور معنی اس لفظ کے لغت عرب مین شایع
وذایع ہین جیسا کہ کتب لغات کی تتبع سے واضح ولایح ہین عَبِید بفتح اول وکسر موحدہ
بہ معنی بندہا وغلامان غیاث اللغات عبد بندہ خلاف حُر وعَبُد بضمتین عند الاخفش
مثل سقف وسقف قال ومنہ قرا بعضہم وعبد الطاغوت وبضمتین قرأ عبد بالفتح وکلاہما
بالاضافۃ والمعنے فیہا یقال خدم الطاغوت صراح ترجمہ صحاح جوہری قال فی مجمع البحار فیہ
علے کل حر وعبد من المسلمین صدقۃ الفطر طکان اے داؤد اعبد البشرائے انکہ ازانسان
آمنہ انا خصم رجل اعتبد دروے اعبدے اتخذہ عبدا بان یعتقہ ثم یکتبہ رباہ او یتقبلہ
بعد العتق فیستخدمہ کرہا او یاخذ حرا فیدعیہ عبدا ویملکہ ویقال تعبد واستعبدہ صیرہ کالعبید
ثانیاً بر تقدیر عبد بمعنے بندہ ہونے کے چونکہ علمیت مین معنے ترکیب اضافی لحاظ نہین ہوتی
لہذا اسکو شرک نہین کہہ سکتے اسواسطے کہ شرک تب ہوتا جب اس معنی کے لحاظ سے
یہ نام رکھا جاتا ثالثاً جواز تسمیہ باسم عبد کے جو مضاف ہو طرف غیر اسم اللہ کے ثابت ہے
تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضہ سے اسواسطے کہ صحابہ کرام وتابعین عظام
مین وہ لوگ ہین جنکے اسامی گرامی اسی قسم سے ہین اور آنحضرت صلعم یا صحابہ سے

سے انکار ثابت نہین ہے جیسے حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جو حدیث الصدقہ اوساخ الناس کے راوی ہین جیسا کہ صحیح مسلم مین ہے اور جیطرح حضرت عبدالمزنی رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث عقیقہ کی روایت ہے تقریب التہذیب مین ہے عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم الہاشمی صحابی اور بھی اوسمین ہے عبدالمزنی والد یزید صحابی کہ حدیث فی العقیقہ اسیطرح تابعین و من بعدہم مین بھی اس قسم کے اسماے پائے گئے ہین جیسے عبدالقاری جو والد ماجد ہین عبدالرحمن تابعی کے جو حضرت سلم کے عہد مبارک مین تولد ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اور عبد خیر بن یزید جنکی کنیت ابوعمارہ ہے اور انہون نے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شرف ملازمت حاصل نہین ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے شاگرد رشید ہین اور سوائے انکے اور بہت سے اسماے ایسے ہین جیسا کہ واقفین کتب اسماء رجال پر مخفی نہین اور جمہور محدثین کے نزدیک تقریر حضرت اور صحابہ و تابعین بھی حدیث ہے کما صرح بہ الشیخ فی مقدمۃ المشکوۃ وغیرہ فی غیرہا پس بنا بالا سکے ثبوت جواز اس تسمیہ کا حدیث سے ہوگا اور ظاہر باہر ہے کہ جو امر قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر ہین پایا جاوے اوسکی تحسین اور استحباب مین کچھہ کلام نہین اور نہ کسیکو اوسکی مخالفت مین دم مارنے کا مقام اسیطرح یہ کہنا کہ (جیسے ہم ہر ہر یا دم مہادیو کہتے ہین وے رسول یا غوث کہتے ہین) جب صحیح ہوگا کہ تم ہر ہر اور مہادیو کی خدائی یا رسالت وغیرہ ثابت کرو اور بغیر اسکے یہ قول عبث ہے اور ہمارے یہان نداکرنا بلفظ غوث یا رسول

مستقلاً جائز ہے خواہ بطریق حکایت ہو یا بطریق غلبہ شوق یا بطریق استمداد وغیرہ اور جواز اسکا بہت سے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے - ازانجملہ حدیث مشہور متفق علیہ اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کے جو تشہد کے باب میں وارد ہے اور پڑھنا اوسکا داخل نماز جو اعظم ارکان اسلام سے ہے مامور بہ ہے ساتھ قول وفعل آنحضرت صلعم وصحابہ و تابعین وغیرہم کے امام غزالی رح احیاء العلوم میں بیچ بیان اسرار ارکان صلوٰۃ کے فرماتے ہیں واحضر فی قلبک النبی صلعم بصفتہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وتصدق الملک فی آتہ یبلغہ ویرد علیک بما وفی شلہ انتہے اور ازانجملہ حدیث ہے جسکو علامہ حافظ جزری نے حصن حصین میں بروایت طبرانی اسطرح نقل کیا ہے - اذا انفلتت دابۃ احدکم فلینا دیا عباد اللہ اعینونی - اور بھی اوسمیں ہے وان ارادعونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی اور یہ حدیث طرق متعددہ سے مروی ہے جمع الجوامع میں ابو یعلے اور طبرانی سے بایں الفاظ منقول ہے اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینا دیا عباد اللہ احبسوا علی یا عباد اللہ احبسوا علی فان للہ فی الارض حاضرا یحبسہ علیکم - حافظ ابوالحسن الہیثمی مجمع زوائد میں اس حدیث کی نسبت لکھتے ہیں رجالہ ثقات ابن سنی نے ابن مسعود رض سے اسکو مرفوعاً روایت کیا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے در الثمین شرح حصن حصین میں نقل کیا ہے روی السنی عن ابن مسعود مرفوعا اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینا دیا عباد اللہ احبسوا فان اللہ تعالے عبادا فی الارض تحبسہ انتہے اور ازانجملہ حدیث عثمان بن حنیف کے ہے جسمیں خود

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود لیتے ایک اندھے کو بدا اور توسل تعلیم فرمایا ہے جیسا کہ ہم آئندہ ہم نقل کرینگے انشاء اللہ تعالے اور از انجملہ صحابہ کرام کا عمل آمد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اونہون نے اپنا ورد گردانا تہا ہر حال مین خصوصا وقت شدت یاس اور کرب مصیبت کے اس اسم اعظم کو شفا اور وظیفہ اس نام نامی کو ہر مرض کی دوا جانتے تہے اور اس سے استمداد کرتے تہے کہ مان نکلتے نکلتے ہی اونہون نے یا محمداہ کیا دیکھو معازی رسول اللہ مین لکہا ہے کہ بروز جنگ سیلہ مسلمانون کا شعار یا محماہ تہا شفا قاضی عیاض مین ہے ان عبد اللہ بن عمر رض خدرت رجلہ فقیل اذکر احب الناس الیک فنادی یا محمداہ ملا علی قاری اسکے شرح مین لکہتے ہین اے فنادی یا علی صوتہ وکانہ رضی اللہ عنہ قصد بہ اظہار المحبۃ فی ضمن الاستغاثہ۔ علامہ خفاجی لکہتے ہین۔ وقد روے مثلہ لابن عباس رض وذکرہ النووی فی اذکارہ وروے ایضا من غیرہا وہذا مما تعاہدہ اہل المدینۃ یعنے اسیطرح حضرت عبد اللہ ابن عباس رض سے مروی ہے جسے نووی نے اذکار مین لکہا ہے اور سوائے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رض کے اور صحابہ وغیرہ سے بہی مروی ہے یہ وہ امر ہے کہ اہل مدینہ کا یہی طریقہ مستمرہ ہے اس حدیث سے یہ امور توسل ثابت ہے علے ہذا القیاس یہ کہنا کہ ہم تمہون سے منت مراد مانگتے ہین وے اولیا سے) سراسر تلبیس ہے اسواسطے کہ اوّل تو اولیا ذی حیات اور ذی قدرت ہین اور بعد الوفات اونسے استغاثہ و افاضہ ثابت ہے اور تمہارے بت جمادات محض ہین صدقہ اللہ سبحانہ وان یسلبہم الذبابۃ شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب دوسرے

ہم اولیا سے منت مراد مانگتے ہیں اور نکو معبود نہیں گردانتے اونکو پوجتے نہیں اور تم تو ان کو پوجتے ہی ہو۔ تیسرے یہ کہ انبیا و اولیا سے منت و مراد مانگنا بطریق وسیلہ گرداننے کے ہمارے یہاں آیات و احادیث سے ثابت ہے اور بہت سے اوّلہ قویہ سے مبرہن ہم اس جگہ دو چار دلیلیں نقل کرتے ہیں از انجملہ آیہ کریمہ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ تفسیر درمنثور میں بسند الفردوس دیلمی سے منقول ہے عن علی قال سألت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالے فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ فقال ان اللہ اھبط آدم بالھند و حوا بجدۃ و الحیۃ باصبھان و مکث آدم مأۃ سنۃ باکیا علے خطیئتہ حتے لبث اللہ الیہ جبرئیل و قال یا آدم الم اخلقک بیدی الم انفخ فیک من روحی الم اسجد لک ملائکتی الم ازوجک حوا ای قال بلے قال فما ھذا البکاء قال وما یمنعنی من البکاء و قد اخرجت من جوار الرحمۃ قال فعلیک بھولاء الکلمات فان اللہ قابل توبتک و غافر ذنبک قل اللھم انی اسئلک بحق محمد و آل محمد سبحانک لا الہ الا انت عملت سوءً و ظلمت نفسی فاغفرلی انک انت الغفور الرحیم اللھم انی اسئلک بحق محمد و آل محمد سبحانک لا الہ الا انت عملت سوءً و ظلمت نفسی فتب علے انک انت التواب الرحیم فھولاء الکلمات التی تلقے آدم۔ اس آیت و حدیث سے صاف صاف ظاہر ہوا کہ توسل آنحضرت صلعم سے اور آپکے آل سے بتلقین الٰہی ادا اللہ ہیں بے شبہ جائز بلکہ امر یہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ نے خود تعلیم فرمایا اور شفاء السقام میں ہے نیز علامہ سیوطی نے تفسیر درمنثور میں تحت تفسیر اس آیت کریمہ کے لکھا ہے کہ نقل کیا طبرانی نے معجم صغیر میں اور ابن عساکر نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

بیان توسل بانبیاء و اولیاء

اور حاکم نے مستدرک میں بسند صحیح بروایت احد ہما من عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اقترف ادم علیہ السلام الخطیئۃ قال یا رب اسئلک بحق محمد الا غفرت لی فقال یا آدم کیف عرفت محمدا ولم اخلقہ قال رب لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعرفت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی اذا سالتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک قال الحاکم ہذا حدیث صحیح الاسناد انتہے

اور از انجملہ آیت کریمہ یا ایہا الذین امنو اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ہے اس لئے کہ وسیلہ عبارت ہر اوس چیز سے جس سے تقریب الی اللہ کیا جاوے خواہ وہ چیز ذات ہو یا قول یا فعل جیسا کہ فرع الحسنات وغیرہ میں آنحضرت صلعم کے وسیلہ ہونے پر اس آیت سے سند گذرانی ہے وہو الحق الصراح والصدق الواضح اور از انجملہ آیتہ کریمہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما تفسیر ابوسعود میں ہے والمعنی لو استغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول علی طریقۃ الالتفات تفخیما لشان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتنبیہا علی ان شفاعتہ فی حیز القبول انتہے اور سوائے انکے اور آیات بھی ہیں جنکا ذکر اور وجہ استدلال موجب طول کلام ہوگا اور جملہ احادیث توسل میں سے ایک حدیث جامع الترمذی کی ہے یعنی عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن وضوءہ ویدعو بہذا الدعا اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک

دوسری دلیل

تیسری دلیل

چوتھی دلیل

نبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی اور بیہقی اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے علی شرط الصحیحین واقرہ الحافظ الذہبی وذکرہ ابن تیمیہ ایضاً فی فتاواہ ولم تعرض لہ وادرجہ الحافظ الجزری فی الحصن الحصین والحافظ السیوطی فی الجامع الصغیر اور یہ توسل بآنحضرت صلعم مخصوص بزمان حیات نبوی نہیں ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ توجہ واستمداد بآنحضرت صلعم بعد از وفات در وے نیز آثار در وو یافتہ طبرانی در معجم کبیر از عثمان بن حنیف روایت مے آرد کہ مردے بود کہ او را نزد عثمان رضؓ ابن عفان رضؓ حاجتے بود کہ روا نمیشد وعثمان بن عفان رضؓ اصلا بحال او التفات نمیداشت آن مرد خود را بہ عثمان بن حنیف برد وصورت علاج آن پارسیت گفت رود وضو کن وبمسجد در آور وو رکعت نماز بگذار دیگر اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی لتقضی حاجتی الخ اور نقط طبرانی اسکے بعد قصد اجل ہیں اس طرح سے ہی فیفعل ذلک الرجل کذلک ثم اتی باب عثمان ابن عفان رضؓ فجاء البواب واخذ بیدہ وادخلہ علی عثمان بن عفان رضؓ واجلسہ عثمان علی لباطہ وسال سنہ الحاجۃ وقضی الحاجۃ وقال ما کانت لک حاجۃ فاذکرہا فذکر ذلک الرجل وخرج من عندہ ولقی عثمان بن حنیف وقال جزاک اللہ خیرا العلک قلت لعثمان بن عفان رضؓ فی حاجتی فقال واللہ ما کلمتہ الا انی رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل ضریر یشتد بہ البصارۃ بصرہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل ما قلت لک فعلمت سنہ ابن التوسل بہ صلے اللہ علیہ وسلم موجب قضاء الحاجات انتہے اور ہی جذب القلوب میں

اما توسل بجناب وی در نثار حیات دنیوی ظاهر است که از خصائص آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نیست بلکہ بعض تالیان او را کہ شرف متابعت و نسبت قربت او مشرف اند
چنانچہ آل و اصحاب و دیگر اولیاء امت رضوان اللہ علیہم اجمعین نیز ثابت است و
ثبوت کرامت و تصرف ایشان در ممکنات کہ ما نحن فیہ فردے از افراد اوست در
اثبات مطلب کافی است و از توسل عمر بن الخطاب از عباس بن عبد المطلب رضی اللہ
عنہما در قصہ استسقا نیز بظہورے پیوندد و ہیچ کس از علماء روے خلافے معلوم و
متحقق نیست و کذلک توسل و استداد بوسیلہ شفاعت روز آخرت انبیاء و اولیاء صالحین
امت را نیز جائز است اورہی اسی کتاب مین فرماتے ہین و در باب توسل صالحین
باعتبار علاقہ کہ ایشان را ست بجناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نیز اخبار
و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقائے عمر بعباس رضی اللہ عنہما اثبات آن میکند و در صحیح
بخاری انس بن مالک آمدہ است کہ چون قحطے شدید امساک باران روے مے نمود
عمر رضی اللہ عنہ در استسقا توسل بعباس میکرد عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
میگفت خداوندا چون پیش ازین قحط سال میشد توسل بہ پیغمبر تو میکردم تو آب
مے فرستادی اکنون توسل بعم پیغمبر تو مے کنم صلے اللہ علیہ وسلم پس فرو میرسید
ما آب انتہے ملخصا۔ اور نیز واضح ہو کہ توسل و استداد و امداد اور استفاضہ و
افاضہ اہل اللہ سے جسطرح حین حیات مین ہوتا ہے اسیطرح بعد الوفات بھی
ثابت ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ البالغہ مین لکھتے ہین تاذات تعلقت

العلاقات ورجع الی مزاجہ فیلحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہامہم ویسعی فیما یسعون
وربما اشتغل ہولاء بما عاء کلمۃ اللہ ونصر خوب ۔ یعنے بعد موت کے علاقے
ٹوٹ جاتے ہین اور رجوع کرتا ہے اپنے مزاج کیطرف اور مل جاتا ہے فرشتون سے اور
ہوجاتا ہے اونہین مین سے اور اوسپر الہام ہوتا ہے جیسے فرشتون پر اور جس کام
مین فرشتے سعی کرتے ہین آپ بھی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین یہ لوگ اللہ کا
کلمہ بلند کرنے مین اور اللہ کے گروہ کے مدد کرنے مین سید احمد حموی نفحات
القرب والاتصال مین لکھتے ہین واما بعد ماتہم فنقول فہم انما ہو باذن اللہ تعالے
وارادتہ لاشریک لہ خلقا وایجادا اکرمہم اللہ بہ واجراہ علے ایدیہم وبسببہم خرقا للعادۃ
وتارۃ بالہام وتارۃ بدعائہم وتارۃ بفعلہم واختیارہم وتارۃ بغیر اختیارہم وتارۃ بالتوسل
بہم الے اللہ تعالے فی حیاتہم وبعد مماتہم وکتب جمہور المسلمین طافحۃ بہ وذالک جائز وواقع بلا
مریۃ فیہ البتۃ حتے کاد ان یلحق بالضروریات انتہے ملخصا عقود الجمان فی مناقب ابی
حنیفۃ النعمان رضے اللہ عنہ وکثیرا یتوسلون الی اللہ تعالے فی قضاء حوائجہم ویرون نجح ذلک منہم
الامام الشافعی رح یقول انی لاتبرک بابی حنیفۃ رح واجیٔ الی قبرہ وسالت اللہ
عندہ فما بعدت حتے تقضے انتہے اس بحث کی تفصیل شیخ علامہ برماوی نے دلائل
واضحات فی اثبات الکرامات فی الحیوۃ وبعد الممات مین اور علامہ شیخ قسطلانی نے
احمد خطیب نے مواہب اللدنیہ مین اور ابو عبد اللہ محمد بن موسے نے مصباح الظلام
فی المستغیثین بخیر الانام مین اور محمد فاضل دہلوی نے مزہر المخفات شرح دلائل الخیرات

ہین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ
اور مدارج النبوہ وغیرہ اپنی تصانیف مین اور علامہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور اور کتاب
شرح الصدور فی احوال الموتی مین اور سوائے انکے اور بہت سے اکابر دین اور علمائے شرع متین نے
رسائل وکتب غیر عدیدہ مین بقدر اپنی وسعت کے کی ہے اور داد تحقیق دی ہے جسکو منظور ہو
ان کتب کیطرف رجوع کرے مین تبرکاً ایک عبارت شیخ عبدالوہاب عارف شعرانی رضی اللہ
عنہ پر جو کتاب شارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ مین ہے اکتفا اور ختم کرتا ہون
قد سمعت سیدی علیا الخصوص رحمۃ اللہ علیہ یقول اذا سألتم اللہ حاجۃ فاسئلوہ بمحمد صلے اللہ
علیہ وسلم وقولوا اللھم انا نسئلک بحق محمد ان تفعل لنا کذا فان اللہ ملکا یبلغ ذلک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ربنی تقضا تلک الحاجۃ فیجاب لان دعاءہ صلے اللہ علیہ وسلم مستجاب قال
وکذلک اقول فی سوالکم اللہ باولیائہ فان الملک یبلغھم فیشفعون فی قضاء تلک الحاجۃ انتھے
جب یہ باب تحقیق ہوگئی کہ ہمارے یہان استمداد وتوسل بمقربین الٰہی سے اور انکو پکارنا ثابت
ہے ساتھ براہین واضحہ اور دلائل ساطعہ کے آیات واحادیث سے ثواب مین مسائل
اور اوسکے معاونین سے کہتا ہون کہ جسطرح ہمنے دلیل اس مدعا کے کلام ربانی اور احادیث
نبویہ سے گذرانی اسیطرح تم بھی اپنی کتاب آسمانی اور پیغمبر کی زبانی تبوسے سنت ناگنے
کا ثبوت پیش کرو اور مجرد زبانی خرچ سے کچھ کام نہین چلتا — اور یہی جواب ہے

قولہ ہم رام نامی کرتے وے مولود ہم گاسی گایا وغیرہ کو جاتے ہین وے
اجمیر ناگور گلبرگہ مکہ شریف جاتے ہم قبون پر مٹھ بناتے وے قبرون پر گنبد

ہمارے مٹھ مین مہنت اتیہہ رہتے وہان خادم مجاور۔ ہم پوری کچوری پڑھاتے
وے مالیدہ صندل۔ ہم جاترا کرتے وے عرس ہم مردونکے دن کرتے وے بھی
ہم کاسی نہ جاسکین پنڈرپور یا انبابائی کو جائین تو کاسی کا ثواب پائین ایسا ہی کوئی
حیدرآبادی سید محمد گیسو دراز کے نگر گرمین نجا سکے شاہ حسین حیدرآبادی کی درگاہ مین آوے
تو اتنا ہی ثواب پاتا ہے چنانچہ کتاب خورشید جاہی مین بشمس الامرا بہادر کی مولو نے علمائے
وہان کے مسلمانون کا اعتقاد بیان کرتے ہین ۔

اسکام کاکہ (ہم رام نامی کرتے وے مولود) اسواسطے کہ مولود خوانی کے اصل بھی ہمارے
یہان آیت وحدیث سے ثابت ہے اس باب مین بھی صدہا بلکہ ہزارون رسائل موجود ہین
یہان اوسکے ادلہ کے تجربہ کی ضرورت نہین حوالہ کتب سیر و تواریخ نبوی صلعم خصوصاً بس ہے
جیسے سیرت شامی اور سیرت حلبی اور مدارج النبوۃ اور مواہب اللدنیہ اور شفا قاضی عیاض
اور سوائے انکے اور نیز حوالہ کتب حدیث عموماً جو احوال آنحضرت صلعم و معجزات سے مالا مال
ہین اور کلام الہی مین سے یہ آیات واسطے اثبات اصل بیان مولود شریف کے کافی
اور وافی ہین ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم
یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وہدی ورحمۃ للمومنین ۔
قل بفضل اللہ وبرحمتہ وفبذلک فلیفرحوا ۔ اور جس کیکو وجہ استدلال دیکھنے کا شوق
ہو اوسکو چاہیے کہ خیر راقم الحروف کا رسالہ رسول الکلام فی اثبات المولد والقیام کو
مطالعہ کرے ۔ تم رام نامی کی اصل وحی آسمانی یا کتاب پیغمبر سے لاؤ بعد اثبات وحی

آسمانی اور پیغمبری اپنے پیغمبر کے برتر حرکت کے مدعی ہو جیو اور کاشی اور گایا وغیرہ کی فضیلت
اور جو جو امور سوائے اسکے گنے ہین اون سب کو ماننا اور حرکت کو تسلیم کرنا موقوف ہے
اوپر اثبات اصل اصول دین کے پہلے اوسکو ثابت کرو جیسا کہ بحث بید مین ہم سابقاً
اور تمہاری توحید خیالی کے جواب مین گذارش کر چکے ہین پھر ان امور کے تسلیم و عدم مین
بحث کیجاویگی - اور کتاب خورشید جاہی اور اشال اسکے سے ہمپر حجت اور اہل اسلام پر
ایسی کتابون کی سند سے اعتراض نہین ہوسکتا رچانچہ ہم پہلے ہی اسکی تشریح کر چکے ہین
کہ ہمپر حجت ہمارے کتب اصول دینیہ اور فروع مبنا جزئیہ علیہ مجہور ہین اونسے ہوسکتی
ہے نہ کتب غیر معروف و غیر معتبر اور اقوال غیر معتبرہ سے - اور شادی مین جو رسم و تکلفات
لباس و طعام وغیرہ مین کئے جاتے ہین وہ ہمارے یہان موافق حکم شرع کے برتے جاتے
ہین اور جو عوام الناس بعضے اسوقت خلاف شرع کا ارتکاب کرتے ہین وہ برا کرتے ہین
اور عوام کا قول و فعل قابل سند ہی نہین ہے پس اونکے فعل سے حجت لانا فضول
و عبث ہے - اسیطرح نکاح ثانی ہمارے یہان معیوب نہین بلکہ مامور بہ ہے - نص قطع
و انکحو الایامی منکم وغیرہ سے اور بعضے عوام جو اسکا خلاف کرتے ہین وہ عاصی ہین او.
قابل ملامت مرتکب اور محروم کے اور ہمارے یہان ستر و پردہ رسمی نہین ہے بلکہ شرعی
ہے بحکم آیت کریمہ ولا یبدین الخ اور یدنین علیہن من جلابیہن الایہ اور
قولہ بجاھد و قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ اور قولہ تعالے و قل للمومنات
یغضضن من ابصارہن و یحفظن فروجہن وغیرہا سے اور بکم احادیث حدیث عقبۃ

بن عامرہ رضی اللہ عنہ کی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علے النسا فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرایت الحمو قال الحمو الموت رواہ البخاری فی باب لا یخلون رجل بامراۃ الا ذو محرم وعن ام سلمۃ انہا کانت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ وذلک بعدما امرنا بالحجاب فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ہو اعمی لا یبصر فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افعیا وان انتما الستما تبصرانہ رواہ البزے فی المعالم الحافظ اور سوائے اسکے اور بہت سے احادیث و آثار اسباب مین وارد ہین جسکے استقصا مین خوف تطویل ہے اور تمہارے بیان تو پردہ کی رسم نہین تمہارے اکابر سے بے پردگی مروتی چلی آتی ہے پس یہ دعوے کہ ہم رسمی ستر و پردہ کرتے ہین محض غلط ہے ۔ دوچار حکایات بے پردگی تمہارے اکابر کی تمہارے سند کے واسطے اسجگہ لکھنا ضرور ہے دیکھو بھاگوت کے اسکندشتم مین مسطور ہے کہ راجہ چترگپت کیلاس پر پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ مہادیو جی اور پاربتی جیو کیلاس پہاڑ پر مجمع عام مین بیٹھے ہین اور وہ محفل ہے دیوتاؤن کی اور نیڈتون کی اور رکھیشرون کی اور پاربتی جی کو اپنے آگے راؤن پر بٹھائے ہوے مجامعت کر رہے ہین راجہ کو یہ بات دیکھکر نہایت تعجب ہوا اور بہت ہنسا اور کہا کہ دیکھو ایسے بڑے دیوتا کہلاتے ہین اور بھری محفل مین یہ بری حرکت کر رہے ہین الخ ۔ عبارت اوسکی بلفظہ یہ ہے کیا دیکھتا ہے کہ مہادیو جی اور پاربتی جی کیلاس پربت کے اوپر سبھا دیوتاؤن اور نیڈتون اور رکھیشرون مین بیٹھے ہین اور پاربتی جی کو اپنے جانگہ پر بٹھائے ہوئے بکچھ بھوگ مین لپٹ رہے ہین راجہ یہ تماشہ دیکھکر

بہا اچرج کو پراپت ہوا اور بہت ہنسا اور کہا کہ دیکھو دیوتا ایسے بڑے کہلاتے ہین اور بہاگوت
ہین ایسا نیچ کام کرنا کیا چاہیئے تہا انتھے - اسیطرح اوہیاے چھیاسی بہاگوت اسکندہ ترجمہ
للوجی مین مرقوم ہے عبارت اوسکی بعینہ یہ ہے - ارجن سنیاسی کا بھیکہ بناے ڈنڈ
کنڈل لے دوارکا مین جاے ایک چھوٹا ٹھور دیکھہ مرگ چھالا بچھاے آسن مار بیٹھا -

چوپائی چار ماس برکہا بیہرہو + کا ہو مرم نہ تاکو لہیو + استت جان سب سیون لاگی
لبشن ہیت تاسون اُترا گی + واکو بھید کرشن سب جانو + کا ہو سون تنا تہہ کہا نو +

ایک دن بلدیو جی بہی ارجن کو سادہ سمجھکے گھر لواے لے گئے جون ارجن بھوجن کرنے بیٹھی
تیون چندر بنی مرگ بوچھے سو بھدراجی درشٹ آین دیکھتے ہی اید ہر تو ارجن موہت ہوے
کے ڈیٹھہ بچاے پھر پھر دیکھنے اور من ہی مین یہ بچار کرنے لگا کہ دیکھئے بدہاتا کب جنم تہری
کے بدہ ملاوے اودہر سو بھدراجی اونکے روپ کی چٹا دیکھہ ریجھہ من ہی من مین یون کہنے لگے

چوپائی ہے کو تریہ نہین سینا سے + کھہ کارن بہیا یہ اودا سے - اتنا کھہ
اودہر تو سو بھدراجی گھر مین جاے پت کے ملنے کی چنتا کرنے لگے اور ادہر ارجن بھوجن
کر کے اپنے آسن پر آے پربہ کے ملنے کے انیک انیک پرکار کی بہاونا کرنے لگا اہین
کچھہ ایک دن پیچھے ایک سمی شیوال تری کے دن سب پورماسے کیا استری کیا پرکھہ
کے باہر شیو پوجن کو گئے تہان سو بھدراجی اپنے سکہی سہیلیون سمیت گئین اونکے
جانے کا سماچار پاے ارجن بہی اپنے رتھہ پر چڑہ دنک بان لے دہان روانہ ہوا
جیون شیو پوجن کر سکہیون کو ساتھہ لے سو بھدراجی پھر مین تیون دیکھتے ہی سوچ سنگوچ

یخ ارجن نے ہاتھہ پکڑ سوبھدراجی کو اوٹھائے رتھہ مین بٹھائے اپنے باٹ لی ۔

چوپائی سنکے رام کو پت کریو + ہل موسل کاندھے لے دہریو ۔ میری بہن سوبھدرا پیارے ۔ تاکو کیسے ہری ہکاری + خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے کہ ارجن عاشق تہا لبدیو کی بیٹی کرشن جی کی چہوٹی بہن پر جسکا نام سوبھدرا تہا اوسکے آرزوے وصال مین ساوہ فقیر کا بہیس بناکر دوارکا مین جاکر ایک ذری سی جگہ مین ورگ چہالا بچہاکر آسن جمایا چار مہینے برسات کے وہان رہا کر کسینے اوسکو نہ پہچانا نہ اوسکا مدعا جانا کرشن کو اوسکا بہید معلوم ہوا لیکن کیسے اونہون نے نہین کہا ایک روز بلدیو جی ارجن کو فقیر سمجہکر گہر لوالے گئے ارجن کہانا کہانے بیٹہا ہی تہا کہ ماہ پیکر آہو منظر سوبھدراجی سے دوچار ہوا چشم چار ہوتے ہی اودہر تو ارجن فریفتہ ہوکر ادہر اودہر سے نظر بچا سوبھدرا کو تاکنے لگا اور دل مین سوچنے لگا کہ دیکہئے حاجت روائی کل ہو کب جنم تیرے کی بدہ ملاوے اور سوبھدراجی سے ہمارا وصل کراوے اودہر سوبھدراجی اوسپر مائل ہو کر دل ہی دل مین کہنے لگی یہ تو کوئی راجہ ہے سنیاسی نہین یہ کیلئے فقیر بنا ہے یہ کہکر اودہر تو سوبھدراجی گہر مین جاکر آرزوے وصال کرنے لگین اودہر ارجن اپنے آسن پر اگر ملاقات کی تمنا کرنے لگے غرض دونون اسی پیچ وتاب مین تہے چند روز بعد ایک روز سب دریا کے کنارے گئے یعنے دوارکا کے رہنے والے کیا مرد اور کیا عورت تیرتہ جن لینے مہادیو کے پوجنے کو گئے سوبھدراجی بہی اپنی سہیلیون کے ساتھہ وہان پہونچین اونکے وہان جانے کی خبر پاکر ارجن جی رتھہ پر چڑہکر تیر و کمان لیکر وہان جا پہونچا جیون ہی شیو کی پوجا

کر کے سوبھدراجی بہرین ارجن نے جبت اونکو اپنے گود مین اوٹھا رتھہ مین بٹھا اپنی
راہی۔ بلرام کو جو خبر ہوئی تو نہایت غیظ و غضب مین بل موسل لیکر باہر آئے اور یہ
کلمات زبان پر لائے کہ میری بہن سوبھدرا پیاری کو یہ بیکار جی کیونکر لے بھاگا تھا
بھاگوت کے نوین اسکندمین مرقوم ہے کہ ایک دن بھادیوجی اور پارتی نگن یعنے ننگے
ہوے اتھے اور بہار یعنے عیش و کامرانی کر رہے تھے رکھیشرون نے وہان آکر ڈنڈت
کری تھے۔ رام داس پوتھی مین مسطور ہے کہ جب ستیا کی منگنی ہوئی تو رام نے
بھی اوسکی منگنی کی اور اور راجاؤن نے بھی اور وساسر راون نے بھی ستیا کے
باپ نے اس ڈر کے مارے کہ جسکے منگنی منظور نہ کرون گا وہ میرا دشمن و درپے آزار
کے ہوگا اور ہر ایک زبردست ہے مجھکو ہر ایک سے مقابلہ کی استطاعت نہین ہے
یہ تدبیر نکالی کہ ایک دن محفل کی اوسمین سب منگنی والونکو بلوایا جب حاضر ہوے
اوس محفل مین ایک تیر و کمان لاکر رکھدیا اور منادی کردی کہ جو غالب اور زور آور
ہو اس کمان کو چڑہاکر تیر چلادے وہ ستیا سے شادی کرے جتنے حاضرین مجلسہ
منگنی والے تھے کیسے نہ ہوسکا رام نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پہ کھینچا ستیا نے
حسب دستور رایج الوقت فورا ہیولنکا ہار رام کے گلے مین ڈالا اور برسر دربار
بھری مجلس مین اوسکی گودی مین جا بیٹھی۔ اسیطرح قصہ مجامعت و مباشرت سرگشتہ
کا مجمع عام مین بیچ کی عورتون سے۔ اور کہانے ملاعبت و مباشرت بلرام جی کی گوپیون
کے ساتھہ بہ ساز و سامان اور آواز ہی تھی کی مجمع مین صدہا مرد اور عورتون کے

بھاگوت وغیرہ مین مرقوم ہے اور سوائے اسکے ہزار دن قصے تمہاری معتبر کتابون مین تمہارے
ہی اکابر کی اسی قسم کے جو صریح دلالت کرتے ہین بے باکی ستر پوشی پردہ کے نہ ہونے پر
مذکور ہین بوجہ خوف تطویل چند دو چار روایات پر اکتفا کیا اور نیز جسطرح روایات و معاملات
تمہارے ان اکابر کے تمہارے دعوے کے درباب ستر و پردہ تکذیب کر رہے ہین اسی
طرح مشاہدہ حالات مطلق العنانی تمہارے عورات کا دیولون اور مندرون اور میلون مین
اور مقامات تیرتھ مانند کناسے جمنا و گنگا اور ہولی دیوالی وغیرہ مین جو بناؤ سنگھار سے
مع سکھیون سہیلیون کے گاتے بجاتے کوچہ و بازار مین مردنگ کی تال پر ٹھوکر لگاتے بغیر
روک ٹوک بے تکلف نظر بازیان کرتی پھرتی ہین تمہارے دعوے کی تکذیب ہین اور
ہمارے یہان پردے کے باب مین ایسی تاکید ہے کہ مجمع تو کیا کہنہون اور اپنے دیوردنے
بھی پردہ کرنا واجب ہے چہ جائے غیر رشتہ دار و قرابت سند اور باہر پھرنا چنانچہ اسکی
تو تم خود مقر ہو + واللہ قد شہد العدو بفضلنا + والفضل ما شہدت بہ الاعداء +
اور ہمارے یہان عورتونکو زیور پہنانا درست ہے اور بچونکو جو ذکور ہون سونے چاندی کی
زیور پہنانے درست نہین جیسے لڑکونکو بموجب فرمان واجب الاذعان ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے نے مشکوٰۃ عن علے رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ فاخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین حرام علے ذکور امتی رواہ
احمد و ابو داؤد و النسائے و عن مالک قال انا اکراہ ان یلبس الغلمان شیئا من الذہب
لانہ بلغنی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن التختم بالذہب فانا اکراہ ان یعمل

الکبیر منہم والصغیر رواہ فی الموطا وعن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان ینہی اہل الحلیۃ والحریر ویقول انکنتم تحبون حلیۃ الجنۃ وحریرہا فلا تلبسوہا فی الدنیا رواہ النسائی اور درمختار وہدایہ وغیرہ کتب فقہ مین مذکور ہے ولا یجوز للرجال التحلی بالذہب ولا بالفضۃ الخ - اور خاتم فضۃ وحلیہ سیف ومنطقہ وغیرہ جو بشرط اباحت جائز ہے وہ حکم علیحدہ ہے تفصیل اوسکی کتب فقہ مین مسطور ہے اور جاہلون کا فعل قابل سند نہین اسی قیاس پر اون امور کو سمجھ لینا چاہئے جو اسکے بعد ذکر کئے ہین جنمین سے بعض تو ایسے ہین کہ وہ منہی ہی ہین اور بعض غیر منہی ہین اور ترتکب اوسکے نہین ہین مگر عوام الناس پس اونکے فعل سے استدلال لایق حجت والزام نہین جیسا کہا ہم جاترا عرس اقسام تماشا ناچ رنگ راگ نقل لہو ولعب سیر بازار باغ وبوستان شہر وعمارات وعجائبات وصحرا دیکھتے اور روے ہی ان باتونکو اپنے پر روا رکھتے - باقی رہا یہ جو کہا (پر اپنی بی بیون پر حرام کرتے سب تو خیر ہوائے لیف جنگل کی ساری عمر اونکے نصیب نہین مگر سفر مین بہ ندرت سو بھی فراغ دل سے نہین ساری عمر زندہ درگور رکھتے ہین ثبہ ظلم کرتے ہین برخلاف اونکے ہم ایسا ظلم عورتونپر روا نہین رکھتے انتہے ایکا جواب یہ ہے کہ سچ ہے مسلمان لوگ بموجب فرمان حق تعالے اور اپنے پیغمبر برحق صلے اللہ علیہ وسلم اپنے عورتونکو پردے مین رکھتے ہین اور اجنبی مردون کے سامنے اور مجمع عام مین واسطے تماشا ناچ راگ رنگ لہو ولعب سیر بازار وباغ وعجائبات و ہوا خوری صحرا کی نکلنا روا نہین رکھتے اور یہ ہی عدل ہے موافق ہماری شریعت

کے اور سراسر انصاف بہ مقتضائے عقل سلیم اور طبع مستقیم کے بخلاف تہا۔ ے کہ تم اپنی
عورتون پر ایسا ظلم جو سراپا عدل ہی نہین تجویز کرتے وہ انصاف جو سترپا بے انصافی ہی
ہے اپنے مائون اور اپنی بہو دن اور بیٹیون کے حق مین بخوشی و رضا روا رکھتے ہو اور تم
کیا تمہارے بزرگان دین ہی ایسا ہی قدیم سے انصاف بے بدل کرتے چلے آئے ہین
چنانچہ اسی انصاف کا ثمرہ ہے اشیچ راجہ چترکا مہادیوجی پسر جوپ مشیر اور تمہارے خدا ہین
اور اسی انصاف کا نتیجہ ہے بھگلیجانا ارجن کا سر کمشین جی کی بہن سوبھدرا کو اور اسی انصاف
کا پھل ہے دنڈوت رکھیشرون کی مہادیوجی کو عین حالت جماع مین پارتی کے ساتھ جیسا کہ
وہ قصے تمامًا ابھی لکھہ چکے ہین۔ اور اسی انصاف کے فضل سے راون سیتا پر مبتلا ہوا
اور بموجب چوینده یا بنده آخر ایک روز اوسکو ہر لیگیا۔ اور اسی عدل کی بدولت بسمبر
نے پارتی پر عاشق ہوکر مہادیوجی کو ایسا تنگ کیا کہ آخر اونکو اپنی منقدقہ نوجوان کو
چھوڑکر صحرانوردی و دشتگردی اختیار کرنی پڑی۔ اور اسی انصاف کے طفیل مین کرشن جی
نے برج کی عورتونکے ساتھہ رزے اڑائے اور اسی انصاف کے صدقے مین بلرام جی نے
گوپیونکے ساتھہ شراب وصل نوش فرمائی۔ اسی انصاف کے باعث کرشن جی رکمنی
کو لے بھاگے۔ اسی عدل کے بموجب پسر کرشن جی نے اوکھا کے ساتھہ مواصلت و معاشقہ
کی برخورداری حاصل کی۔ اسی انصاف نے گوری جی زوجہ مہادیوجی پر مہادیو کی شاگرد
رشید ہرکا سرکا دیوانہ بادلا بنایا۔ اسی عدل نے برہما جی کو گوری جی کے عشق مین
فریفتہ کیا۔ اسی انصاف سے زوجہ گوتم کا جو کچھہ ماجرا گذرا تم لوگونکو معلوم ہے جیسا کہ

یہ سب قصے بھاگوت وغیرہ مین تفصیل ۱۲ رسطور و مرقوم ہین یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے
اگر زیادہ کشف حجاب کیا جاوے تو ہمارے آئین تہذیب و ملت کے خلاف ہوگا اسلئے ہم نے
اسی پر بس کیا آگے تم خود سمجھ لو۔ ؎ مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز +
ورنہ در محفل رندان خبر نیست کہ نیست ۔ یہ جو کہا (صحابہ تو تقوے مین ان سے بڑھکر تھے
وے کسطرح اجازت دے) اسکا جواب یہ ہے ۔ کہ اولاً یہ اجازت عامہ نہ تھی خاص
تھی ساتھہ بعض افراد کے ۔ ثانیاً ۔ اسوجہ سے اونہون نے اجازت دی کہ وہ تقوے مین
بڑھکر تھے اور کیون نہ ہو جسطرح وہ آیہ دین وہدے ہین اسطرح آیہ آئین وتقے ہین جسکو
تقوے نصیب ہوا ہے اونہین کے درسے دریوزہ ملا ہے وہان عابد و ہم ریہ کے پہنچے
ہین کسی قسم کے شبہے کے احتمال کا بھی وہان نام نہین وہ قرن صحابہ خیر القرون تھا اس
زمانے کو اوپر قیاس کرکے وہ حکم اب کے زمانے الفارق ہے ثالثاً یہ حکم جہاد کی نسبت خاص تھا
نہ سیر باغ و تماشائے صحرا و عجائبات روزگار کے نظارہ کے واسطے علی العموم جیسا کہ اپنے
عورات کی نسبت تمنے بیان کیا ۔ رابعاً یہ شرکت بعض نسا کے جہاد مین جو واسطے بعض مصالح
ضروری کے کیوقت مین تھے وہ ستانی پردہ کے کہان ہے جسپہ تمہارا مدعا حاصل ہو
اس اسناد سے یہ شرکت تو ستر و پردہ کے ساتھہ بھی ممکن ہے پھر اس سے یہ کیونکر معلوم
ہوا کہ یہ اجازت صحابہ بے ستر و بے پردگی کے ساتھہ تھے حاشا و کلا اور یہ کہنا کہ (وے
کہان سے قوت لاتے جو گھوڑے پر سوار ہوکر جنگ مین کفار و نکو قتل کرتے یقین نہین
[illegible] تمکو اسکا یقین تو جب آئے کہ خدائے برحق جو قادر مطلق ہے اوسکے

قدرت کاملہ کا یقین ہو حق تعالے کی قدرت کے سامنے یہ امر کوئی قابل تعجب ہے جب اصحاب فیل کو ابابیل سے ہلاک کیا اور پشہ سے نمرود کو اور ہوا صیحہ سے عاد و ثمود کو اور ظاہر کیا نطفہ سے آدمی کہ وجود کو تو عورات سے صحابہ کے کفار کو قتل کروانا کیا اچنبھا ہے ۔ اب اس زمانے مین ملک عرب و مغرب و عجم بلکہ بعض بلاد ہند مین بعضے اقوام کی عورتین فنون سپاہگری وغیرہ مین وہ کام کرسکتی ہین جو مردون سے نہین ہوسکتے ۔

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ✤ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد ✤ حق تعالے کا عطا و فضل و قدرت کاملہ کا ظہور کسے وذ خاص یا نوع خاص مین مانند مرد و نکے منحصر نہین تم اوسکو چاہو ست و کرامت سمجھو خواہ مظہر کمال قدرت جانو اور جب تم اپنے منہ سے اس بات کے مدعی و مقر ہو کہ تمہارے سلف کی عورتون نے بڑے بڑے راکسون اور دیتون کو مارا ہے تو پھر تمکو صحابہ کرام کے زمانہ مین عورتون کا کافرون کو قتل کرنا کیون محل استبعاد و عدم یقین ہے اسواسطے کہ تمہارے اس قول سے خود یہ امر ثابت ہے کہ عورات سے ایسے کام وقوع مین آسکے اور آسکتے ہین اور ست و کرامت ہی تو موجب فضل و جلالت ہے چلو یون ہی سہی تمہارے اتنے سے غرض ہے **قولہ** اگر عصمت کی حفاظت کے لئے ہو تو کیا ایسی پردی ہے پر عصمت موقوف ہے ع عصمت بی بی ست از بیچا دری ۔ کیا تمہارے یہان عصمت نہین بلکہ تم سے بڑھکر ہے کہ ہماری عورتین ستی ہوجاتی ہین ۔) بے شبہ پردہ ہے پر عصمت موقوف نہین ہے لیکن بے پردگی کے موجب فتنہ ہونے مین بھی کسے عاقل کو شبہ نہ ہوگا قطع نظر اسکے ہم حاکم نہین محکوم ہین آمر نہین مامور ہین ہم جس

ذات پاک کے بندے ہین اور سکے حکم کے موافق پردے کو واجب سمجھتے ہین اب اسپر
جو کوئے شخص بہ مقتضاے اپنے خیال فاسد اور عقل ناقص وکاسد کے معترض ہو تو اوس کا
اعتراض ہرگز لایق التفات و توجہ نہین خاصکر جو معترض اون فرقون مین سے ہو جنکے یہان
عین انصاف ظلم اور خالص عدل ستم ہو اور **اس فقرہ کے معنی** (کیا ہمارے
یہان عصمت نہین بلکہ تم سے بڑھکر ہے کہ ہماری عورتین مستی ہوجاتی ہین) قابل غور ہین
یعنے یہ مستی ہوجانا تو ایک رواجی اور رسمی بات ہے نہ بخیال و ارادہ عصمت فی الواقع
کے علاوہ اسکے مستی ہونے سے عصمت کیا بعد مرنے کے ہوگی پہلے زندگی مین جب سیر
وتماشاے باغ وصحرا وعجایبات نظارے فراغ دل سے تمہارے یہان عین عدل قرار پاے
اور کہلے خزانے تم نے اونکو اجازت عامہ دی تو اوسکے ثمرات و نتایج انواع اقسام کے فتنہ
وفساد ہر موقع پر خصوصاً سیلون مین اور دیولون مین اور گنگا جمنا کے استان مین اور
اشال اسکی شادی وغمی وغیرہ مواضع غیر عدیدہ مین جو کچھ پیدا ہوتے ہین
اور وہ مشاہد ومحسوس ہین کا برا عن کابر جیسا کہ تم ہمارے اکابر کے بعض حکایات سابقا
لکھہ چکے ہین آیا یہ فتنے اور مفاسد منافی عصمت کے ہین یا نہین اگر ہین تو پھر تمہارے
یہان عصمت اہل اسلام کے یہان سے بڑھکر کسطرح ہوئی اہل اسلام کی ملت مین یہ امور
جن سے عصمت کا خون ہو کہان ہین - اور اگر نہین ہوتا تو پھر عصمت کی حفاظت کس چیز
کا نام ہے یا فقط نام ہی سے کام ہے تو خیر یہ عصمت جو تمہارے بزرگون کو حاصل تھی
تم کو مبارک ؎ تو وطرب بے وما وقامت یار + فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مین جانتا ہون کہ ہماری اس بات پر کہ جو عصمت تمہارے بزرگون کو حاصل تھی تم کو بیشک
ہاہل ہنود ناک بھوین چڑہائین گے اور مجھکو نہ تیر ملامت اور اغراض بیجا کا بنائین گے لہذا
اوسکی عذرخواہی کے واسطے مین کتب معتبرہ ہنود کا حوالہ اور نقل پیش کر کے اپنے ذمہ کی
برات چاہتا ہون ۔ بکالائے بد بریش خاوند ۔ قصد معاف اگر سامل معترض اتنا بڑا
دعوے نہ کرتا کہ ہمارے یہان عصمت تمہارے یہانسے بڑہکر ہے تو مجھے یہ بے ادبی
نقل کی بھی نہ ہوتی ۔ تمہارے یہان کے اوتارون مین سے سریکرشن اور سری
بیاس جی کا حال مختصراً مین سابقاً لکھہ چکا ہون جو رخنہ انداز خانہ عصمتیان ہین
اوسکے علاوہ بھاگوت سنسکرت اردو مطبوعہ نولکشور کا مطالعہ کیجیے اوس مین مفصل لکھا ہے
کہ ایک روز چاندنی رات مین سریکرشن جی نے جو شاہد وحال ماہتاب کا لطف پایا
ماہر ویان بیج کی یاد نے اوتکو جوش مستی سے دیوانہ بنایا اپنی بانسری لیکر جنگل
کو گئے اور اوسکا بجانا شروع کیا گوپیون نے جو وہ لطف و لکشن سنا بے قرار ہوکر
اپنے گھرون سے نکل پڑین ایک باغ مین جمع ہوئین آخر سریکرشن جی نے اون
گوپیون مین سے ہر ایک کے ساتھہ باری باری سے گوشہ گلشن مین کامیابی حاصل
کی اور عشرت کا دم بھرا عصمت کا خون کیا اشعار چنداوسکے لکھتا ہون **اشعار**
بھاگوت کیا جب گوپیون نے نغمہ وہ گوشش کیا ہر اک نے خواب و خورد ہوش
ہوئین گھر سے روان سوے بیابان ۔ نہ خوف شوہر نے خوف خویشان
جو دیکھا سیام نے جلوہ یہ ان مین ۔ ہوے عشرت طلب کنج چمن مین

ایمان جی کیکیہ کیکیہ لکھتا ہون

ہزارون گوپیان اور کرشن تنہا ۔ ولیکن مقصدِ دل سب کو بخشا ؛

نیز اہیلے نوین بھاگوت مین اونکی دلبستگی و معاشرت و طاعت کا ساتھ مجمع عورتونکے
اور عورتون کی اطاعت کا اسطرح مرقوم ہے سرکرشن چندر آنند کند سولہ ہزار ایکسو آٹھ
رانیونکے ساتھ نت بہار کرین کبھی رانیان پریم مین آشکت ہو پیر ہوکا بھیکہ نباوین اور
کبھی ہیر اشکت ہو اونکو نگارین اور جو پر سپر بہلا کریا کرین توجہہ سے کبھی نہین جاتی تھے
اور سرمیت بھاگوت مین قصہ مستی و عشق گوپیون مین یہ بھی مرقوم ہے کہ جسوقت عورتین
عشق کی ماری شہوت مین بھر کر شرم و لاج خاندان و شوہرون کو چھوڑ سب سے منہ
موڑ نہایت مضطرب ہوہوکر اولٹا پلٹا بناؤ سنگار کر کے سرکرشن جی سے جا ملین
اوسوقت ایک عورت اپنے شوہر کے پاس سے ہی اوٹھکر بھاگی اوسکے شوہر نے راہ
مین جا روکا اور گھر کو پھیر لایا مگر اوس نیک بخت عصمت کی پتلی نے سرکرشن جی کا
دھیان نہ چھوڑا اور مطابق مضمون ؎ کہ عشق از ملامت بیش گردد ۔ آخر
بدن کو چھوڑ سرکرشن جی کے پاس پہونچی اور سب سے پہلے جا ملی اوسکی فریفتگی اور
کمال محبت دیکھکر کرشن جی نے اوس معصومہ شہوتی کو فوراً نجات اخروی دی یہ
کتھا سن راجا پریچھت نے سکھدیو سے پوچھا کہ گوپی نے کرشن کو خدا جان کر نہین مانا
بلکہ ایک خوبصورت سمجھکر شہوت کی ماری اوپر مبتلا ہوئی تھی اور اسکی نجات اخروی
اوس بڑے اشتیاق سے کیونکر ہوئی سکھدیو بولے کہ جو کوئی کرشن کی حقیقت نہ جانکر
اونکی تعریف کرتا ہے وہ بھی نجات پاتا ہے جیسے کوئی بغیر جانے ہوئے آبحیات پی

وہ بھی نہ رہے گا اور بیاکل پڑے گا وہ بھی یہی فائدہ اوٹھائیگا انتھے - دیکھئے برج کی گوپیون کا
نعل اور سورہ ہزار ایک سو آٹھ رانیون کا کونک دربارہ تندہی اپنے سرکرشن کو اور تول سکھ پر
اپسرا شاید ہے کہ فات زمان ہنود کا باعث ہوگا نونسے ہٹھو ہان کرنا کروانا اور پرائے مرد و نیر
سے ملنا ہونا اور علیحدہ شہوت بن شق وحبت یار کا برتاو اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا شرم وحیا سے قطع
کرکے مقدم ہے کہ موجب ہو کہ نجات آوت کا ہے تریا چلتر جانے نہ کوئی خریدار کرشن ہوئی
رہائے اسکے قصہ اون عورتون کا جو بالکل ننگی ہوکر پانی کے اندر نہاتی تھین اور سر کرشن جی
جی اونکے اندام نہانی سکھانے کے واسطے اونکے کپڑے ایک درخت پر چڑھکر لیجانا سے ستر
عورت عورات مذکور کا کرسکا گے جب اونہون نے اپنے کپڑے مانگے تو اوسکے جواب مین فرمایا
لاج اور کپٹ تج اپنے پیتن کر لیو یعنے شرم وحیا کو تج کر کے میرے سامنے ننگی ہو کر
آجاؤ - سب کرشن جی کے بچن بسر وچشم قبول کرکے اونکا امر بجا لائین اور جملہ تن برہنہ ہوکر
آئین مانقا لکھ چکا - پھر ایک نقل مطابق اصل جو عورات ہنود کی پارسائی کی دلیل کامل ہے
یاد آئی اوسے سرمہ چشم اہل ہنود گردانتا ہون اوبیاے ارتمائیں کاشی کنڈ اگنڈ پورن
سے قصہ کرشن جی کی جورون کا مختصر لکھتا ہون کہ سب رانیان کرشن جی کی بیٹی کو کیا نام
سانت ہے دیکھکر جوش شہوت سے منزل ہوگئین جب ناروجی نے یہ خبر کرشن جی کو سنائی
اور بہی ہوئی منی زمین پر ہر ایک کو کھرا کرکے دکھائی تب خدائے سفروض ہنود نے
اطلاع پائی زوال حسن سانت کے واسطے قدرت کاملہ نے تحریک فرمائی اوسکا حسن جاتا رہا
پھر کسیکی طبیعت نہ آئی ناروجی گفت اندے سرکرشن مہاراج این سانت پسر تبا لیہ

شنیع چشم غرور حسن دارد این رانیان که نشسته بودند بحسن باو مایل گشته از غلبه شهوت نمی التفات
وقت برجاستن برزمین افتاده است شاهده باید ساخت - سریکرشن جی بسمع این معنے
سانت را روبروے خود طلبیده یدد عا دادند کہ حسن تو دیده مادران تو تامل شدند و گناہ
عظیم بوقوع آمده انتھے - اسکا ترجمہ نظم مین کسینے یون لکہا ہے -

بیٹھے تھے ایک روز کشن شادمان — حلقہ زنان گرد تھین سب رانیان
سانت جوان تھے پسر نوجوان — آگئے اوسس بزم مین وہ ناگہان
دیکھکر فرزند کا حسن وجمال — دل مین جا رانیون کے بدخیال
بس کہ تھے مین ہوئین کامران — چلنے لگین لنگون مین پچکاریان
اتنے مین نارد وہی وہان آگئے — بات جو پوشیدہ تھے وہ پاگئے
بولے وہ تب کشن سے یون برملا — آج عجب رنگ کا یہ گل کہلا
بیٹھے ہو تم بزم مین یان بے خبر — لڑ گئی پردے مین یان باہم نظر
رانیون کا تمنے سنا اپنے راگ — آج یہ سب لنگون مین کھیلی ہین پھاگ
دیکھتے ہی سانت کے بے اختیار — بہ گئین لنگون مین یہ سب نابکار
کہنے کا میرے جو نہ ہووے یقین — دیکھلو آنکھون سے کہ تر ہے زمین
ان کی تو مخمل نہین تر داستے — کس کی منی سے نہین تر داستے
سب نے ہی گل کترے ہین ملبوس مین — اشک ہین ہر شمع کے فانوس مین
دیکھہین خطا جن جو یہ از واج کی — رہ گئے ششدر وہین اوتار جی

سامنے نارد کے ہوئے منفعل	حد سے زیادہ ہوئے دل مین خجل
پایا جو نارد کا بیان حسب حال	عذر کے باقے نہ رہے کچھ مجال
دیکھکر یہ واقعۂ بد نما	سانت سے کہنے لگے ہوکر خفا
حسن نے تیرے یہ کرایا ہے پاپ	اسلئے دیتا ہون تجھے مین سراپ
برس کی ہمارے ہو تجھپر عیان	حسن کا باقے نہ رہے کچھ نشان
تاکہ کبھے پہر نہ کوئے گل بدن	چاک کرے کل کے طرح پیرہن
عالم تخیل مین یہ رانیان	ہو وین نہ پھر تجھ سے کبھی کامران
عالم حیرت مین نہ رہ جائین پھر	مستی سے لنگون مین نہ بہہ جائین پھر
مورد بد گوئے نارد نہ ہون	مجرم دیوان عطارد نہ ہون

محل غور ہے کہ ایسے اوتار سرکردۂ روزگار کی رانیون کے چال چلن کا یہ حال ہے کہ اپنی اولاد سے شہوت رانیان ہوتی ہین غیر کا کیا ذکر اسی سنت قدیمہ پر برہمن وبیس برن وغیرہ کو قیاس کرنا چاہیے ۔ زمانہ حال کا جو حال ہے اوسکا پوچھنا ہی کیا لیسا بلز کا لعائنۃ شنیدہ کے بود مانند دیدہ بہلا سرکیشن جی تو اوتارہین ہندوؤنکے خدا جو مہادیو جی اور بشن برہما ہین اونکے احوال کی تفصیل آیندہ آئیگی اس مقام عصمت کے مناسب جو حال ہے اوسکو بیان گذارش کرتا ہون ۔ یہ تھی شیو پوران ادھیائی اکتالیس ترجمہ منظوم منشی شیونشکر دیال کو دیکھو ۔

بیان کرتے ہینا یون سوت نکو ذات ۔۔۔ یہ اتفاق حسن کی بات ۱

رکھیشر ایک جا خلوت نشین تھے — سر کیلاس پر مسکن گزین تھے
غرض اک دن وہ ارباب پرستش — گئے سنبھو کی اسباب پرستش
ہوا شنبھو کے دل مین جوشش مستی — ہوئے آمادۂ نصرت پرستی
زنون کے پاس بتیا بانہ پہنچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہنچے
ہوئین غائب ہزار دن صورت ہوش — ہزار دن سے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رکیشر پھر کے آئے — شگفتہ نخل سب پژمردہ پائے
ہوئے غواص دریائے قلق مین — دعا یون کی سدا تیوجے کے حق مین
کہ لونگے شب گرے کٹ کر زمین پر — نہ رغبت ہو کسے زہر و جبین پر
اوسیدم لونگے شنکر گر پڑا صاف — جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیوتون کے سر پہ آئی
رکھون نے فرط غم سے ہو کے ناچار — حقیقت کی سری برہما سے آشکار
سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات — بڑے تم سے حماقت کی ہوئی بات
بنے مہمان شیو شنکر تمہارے — ہوئے خود رونق افزا گھر تمہارے
قدم دھو دھو کے چرنامرت لیتے — بجگہ شنبھو کو سنگاسن پہ دیتے
عوض مین اوسکے تمنے بد دعا کی — جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سر بر کھ ہوے معروف طاعت — دعا لی کھینچکر چاہے شفاعت
ہوا گوری کو جوشش مہربانی — بنے خود صورت ارگ بہوانی

ہو اوہ مستقل لنگ آخر کار	ہوے طاقت سے عشرت سے سرشار
یہ سنتے سب سنے کی آنکھوں سے سرے	زمین پر آسمان سے پھول برسے
کہا پھر لیون سدا شیدجی نے ارشاد	کریں سب لنگ پوجا بادل شاد
اس سے حاصل آرام ہوگا	پس مرون بخیر انجام ہوگا

اس سے چند باتین ثابت ہوئین - اول یہ کہ معبودان ہنود خصوص مہادیو کے نزدیک زنا اور پرائی عورتون کی عصمت کا خون کرنا وقت جوش مستی عیب نہین نہرا درکنار - دوسرے یہ کہ جو کوئی زنا پر ملامت کرے زانی کو بد و ما دے وہ مورد آفات عظیمہ ہو اور مستوجب عقاب و ملامت قرار پاے - تیسرے یہ کہ جو عورتین ہنود کی کیسے زنا کرائین وہ ہرگز مستحق طعن نہین خصوصاً کاملون کی عورتین جنکو عصمت و حیا زیادہ ہونا چاہیے خاصکر زانی بزرگ اونکے دولت خانہ پر تشریف لائین اوسوقت اپنی جان کو اونکے حوالے کر دینا فرض عین ہے بحکم برہما جو خدا کا جزو اور پیغمبر اور چار ون بید کا بانی سبانی ہے - چوتھے یہ کہ جس آلہ تناسل سے یہ حرکت سرزد ہو یعنے تشریف زنا سے مشرف ہو وہ ذکر بزرگ ہوجاتا ہے اور لایق پرستش و تعظیم قرار پاتا ہے جو کوئی اوسکو بکرم سمجھی عبادت کرے بہشتی ہوگا خصوصاً اگر کسی بزرگ و رویش کا ہو تو اوسکی عبادت موجب نجات دنیا و آخرت ہے اور حسب الحکم خداے ہنود ان خاتمہ بالخیر ہونے کا عمدہ وسیلہ - پانچوین اس حکایت سے ہندو اونکے یہان کمال عصمت کا ہونا جیسا کچھ ہے بخوبی ظاہر ہے کہ جسکی ملت مین زنا کے سبب سے شرم گاہ قابل پوجا ہوجاوے

اوسکی پوجا سے انجام بغیر اونکے عورتین کیسی عفیفہ ہونگی جس حال مین اونکے سلف ساچین
کی عورتون مین یہ امر رائج ہو اور پیشواؤن سے منقول تو اس زمانہ کے خلف کو اوسپر
قیاس کر لینا چاہیے ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ۔ لباکین دولت از گفتار خیزد
اسگند پوران کی ادھیائی اٹھاون مین ہے ۔ بشن بھگوان خود رالبصورت سیوڑا
کرشتہد مذہب سراوگیان سے باشد و لچھمی رالبصورت سنیاسی وگرر رالبصورت
مردان تمثل ساختہ ونام خود پن کیرت نہادہ کتاب بدست خویش دوگیرے در بغل بید
دادہ در کاشی رسید مذعلم سے واقف نہا بمرید خود سبق مے دادند و تلقین میگردانند
کہ این موجودات از فاعل و فعل مبراست خود بخود پیدا مے شود و محو مے گردد اے عزیز ہر چیہ
دل شاد شود میگردانند باجو بر دیان در عشرت گذارند ہمان نکت و فائدہ جسم است اوّل
از بہما وچہہ پرجاپت و دویمی ریخ پیدا شد از ریخ کشپ تولد گردید و از وچہ پرجاپت
سیزدہ دختران بوجود امدند و ہر سیزدہ باکشپ زوجیت گرفتند پس آنہا کہ ورز وچہ
وعشیرہ و دختر تفاوت مے پندارند محض بے دانش ہستند ہر زن کیسان باید دانست
و ہر مرد و زنے باہر کدام رغبت دارد فراغت خاطر نفس بردارد و در حالتے کہ ہمہ پسر
برہما اند باید کہ ہمہ یک جا بخورند و ہیچ تفاوت نشمارند ہر مرد و زن کہ سخن پن کیرت مے شنید
یقین بدل مے آورد رفتہ رفتہ ہمہ شلوک طریق خود ہا سخرف گفتہ طریقش اختیار
کردند انتہے ۔ دیگر اساب بین یہ بشن بھگوان جو خدائے ہندوان ہی مہادیو سے
بھی گوے سبقت لیجا نیوالا ہے یعنے خصوصیت انبی عورت کی زنا کے واسطے

نہین ہے بلکہ اپنے مان وبہن اور بیٹی اور اپنی بی بی سب برابر ہین اور اسیواسطے
موضوع جس سے چاہے کارروائی کرے اور جو ہندو مرد جس ہندنے عورت سے عزت
رکھے بفراغت اوس سے مجامعت کرے کچھ مخالفت نہین ہے بلکہ جو کوئی کسی عورت مین
نسبت کسی عورت کے تفاوت سمجھے کہ مثلاً اس عورت سے زیادہ درست ہو اور اوس عورت
سے نہین ہے وہ بے عقل اور احمق و نادان ہے سب عورتین برابر اور سب مرد
یکسان ہین کیونکہ سب برہما کی اولاد ہین۔ عورتون مین جیسے مان بہن ہو بیٹی یا بیوی
یکسان ہے خواہ نخواہ اوٹھانے اور اجرائے شہوت کے واسطے اسیطرح مردون مین جیسا
شوہر ویسا ہی باپ اور بھائی وغیرہ سب برابر ہین کچھ تفاوت نہین جس سے چاہے
مقصد دل حاصل کرے کرائے۔ پس اب جو ہندو زنا کو معیوب سمجھے وہ جاہل ہے
اپنے بھگوان کے حکم سے راقم الحروف کہتا ہے کہ اب ہندو عموماً اور معترض خصوصاً
اپنے گریبان مین منہ ڈالکر بیان کرین کہ بنا بر حکم بھگوان کے سلف سے خلف تک
کسی عورتون اور مردون مین کہین عصمت کا پتہ ہے اگر ہے تو وہ ہندو کیسا جو اپنے
بھگوان کے حکم کے خلاف کرے یا آنکہ یہ احتمال یعنے عصمت کا پتہ ہونا باطل ہے بوجہ
نہ معلوم ہونے اکابر سلف ہنود کے عورتون اور مردون سے خصوصاً اصل سبب کے
جو برہما اور بشن کہ موجد مخلوقات اور معلم کائنات ہین ان احکام کے اور نیز بوجہ کار بند
ہونے خلایق کاشی وغیرہ کے ساتھ اس حکم جو باعث ہے ہدایت ماموذکور و اثبات کا جیسا کہ
تصریح اسکند پوران سے واضح و لائح ہے خصوصاً بڑا بزرگ فرقہ جو ہندؤن مین ہے یعنی

برہمن و چھتری اونکے پیدائش زنا سے ہوتی چلی آئی ہے جیسا کہ مہابھارت کے
اوپر ب مین مصرح موجود ہے و سیاقی بعض ذلک انشاء اللہ تعالے مگر یہ امر کوئی موجب
عیب نہین ہے کیونکہ یہ پیشواؤن کا فعل ہے اور جو ہندو اپنے پیشوا کا تابع و پیرو ہوگا
زناکاری اور زناکرواری مین وہ حاصل کرنے والا ہے سعادت پیشواؤ کا نہ مستحق عیب و مذمت
اور چونکہ یہ حکم یعنے ماں بیٹی اور بہن اور بی بی مین تفاوت نہ جاننا اور غلبہ شہوت
حسن پرستی مین انکو کیسا ان بھلا کر مشغول تحصیل سعادت اکابر ہونا بھگوان کا حکم واجب الامتثال
تھا پہلے برہما ہی اس حکم کے ساتھ کاربند ہوے کہ اپنی بیٹی سارستی کو سو برس تک بی بی
بناکر اوس سے مجامعت کی اور اونکے بعد اور اکابر اور دیوتا اور اونکے بعد اونکے خلف
اس حکم پر عمل درآمد کرتے چلے آئے اور طریقہ پیشواؤنکو رواج دیئے ۔ ہرچند کہ اسکی
تفصیل دراز ہے مگر بمقتضاے محل دو چار نقل اکابر اور دیوتاؤن کی ہی ہدیہ ناظرین کرتا
ہون ۔ مہابھارت کے اوپرب مین مذکور ہے کہ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلاکر
یعنے پہلا باب ۱۲
کہا کہ تو اپنے بھائی کی بیبیون سے جماع کرکہ اونکا خاوند مرگیا ہے اور کوئی اولاد نہین ہے
تاکہ اولاد ہو اور نسل باقی رہے ۔ بیاس نے منظور کیا پہلے ایک عورت کے پاس گیا اوسنے
بیاس کی صورت دیکھی بال سرخ اور سیاہ اولجھے ہوے اور آنکھین مشتعل داڑھی اور
مونچھین سرخ وہ عورت دہشت مین آگئی اور آنکھین بند کرلین بیاس نے اوس سے
جماع کیا اور اپنی ماں سے کہا کہ اس عورت سے ایک پیدا ہوگا صاحب نصیب زور آور
عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجھکو دیکھکر آنکھین بند کرین وہ اندھا ہوگا

چنانچہ اوس سے راجا دھرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس موجب حکم ستونتی
کی دوسری عورت کے پاس گیا بیاس کی صورت سے اوس عورت کو ایسی دہشت ہوئی
کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نے اوس سے جماع کیا اور کہا اس عورت کا رنگ زرد ہوگیا اسکا
بیٹا پانڈو یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نے
اس عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کی ڈرائی صورت کے
خوف سے اپنی باندی کو اپنے پوشاک پہناکر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اوس باندی نے
بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نے اوس سے جماع کیا اوس سے راجہ بدر پیدا ہوا۔
ایک اور راجا پانڈ شکار کے لئے باہر گیا جنگل مین ایک بزرگ اور اوسکی بی بی ہرن کی
صورت اختیار کرکے جماع کر رہے تھے راجا پانڈ نے اوسکے تیر مارا اوس بزرگ نے اسکی
مستجاب الدعوات نے راجا کے حق مین بددعا کی کہ تو جب جماع کرکے ہلاک ہوجاوے
راجا پانڈ نے گھر مین آکے اپنی عورتون سے یہ قصہ کہا اور کہا کہ مین اب جماع نہین
کر سکتا اور مینے سنا ہے کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنے بڑے کنتی سے کہا
کہ جسطرح ہو سکے میرے لئے اولاد حاصل کر پس کنتی بیچاری معصومہ نے کہین کہین
سے تین بیٹے حاصل کئے ایک جد ہشٹر دھرم دیوتا کی نطفہ سے دوسرا بھیم سین
پرن دیوتا سے تیسرا ارجن اندر دیوتا سے راجا پانڈ اسبات سے بہت خوش ہوا
اور کہا جیسے تونے اولاد حاصل کیا اسیطرح ماوری کے لئے بھی اولاد حاصل کر اور
ماوری نے اسکی دوسرے جورو تھی چنانچہ کمار دیوتا سے دو بیٹے ماوری کے ہوئے پیدا

کرواسے ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہ پانچ بھائی پانڈو کہلاتے ہین جو راجا پانڈو
کے فرضی قدرتی بیٹے مانگے ہوئے مراد ہین اور ان پانچون کی ایک جورو تھی جسکا
نام دروپدی ہے سات سات دن ہر ایک بھائی اپنے اپنے نوبت پر اوس سے
کامرانی کرتا تھا۔ جاننا چاہیئے کہ بید بیاس بقول بعض موجد اور مصنف بید کا
اور باتفاق محققین اکابر ہنود بیاس مفسر بید اور مجتہد اور مؤلف اٹھارنکا ہے اور
بڑا درویش کامل اوسکا یہ حال ہے اور اوسکے ماں کا عصمت کا یہ مال جسکا نام ستیوتی
ہے اور ماندویتا ہندونکے نزدیک راجہ یعنے حاکم بہشت کا ہے اور دھرم دیوتا دوزخ کا
حاکم اور بڑا عادل اوسکا یہ دھرم ہے (یعنے خیر وصلاح مسلمان اللہ جب دھرم یعنے خیر وصلاح
کا یہ دھرم ہو یعنے خیر وصلاح کہ بیگانی جورو سے مشغول ہو تو ادھرم یعنے شر و فساد کا کیا
پوچھنا ہے ہرم کہلائے۔ ظالم تری قامت کی درازی کا + اگر اس طرۂ پرپیچ وخم کا
پیچ وخم نکلے۔) کہ راجا پانڈو کی جورو سے زنا کیا اور راجہ پانڈو اور اوسکے اولاد جو اصل ہین
پانڈوونکے اونکا یہ کرتک ہے کہ بہشت مین جانے کے واسطے اولاد ولدالزنا اپنے
بیٹیون سے حاصل کرواتے ہین۔ کیا جرب عصمت ہے کہ زنا جیسے کے لئے بہشت کی کنجی ہے
بھلا جسکی ملت مین آخرت کے حاکم اور عاملون کا یہ پیشہ ہو اوسکے دین مین جو اوس کے
رعایا ہونگے وہ ایسے مزے کی عصمت کے تحصیل مین کیون نہ کمر ہمت باندھے گی۔ اور
مہابھارت کے اس باب مین مرقوم ہے کہ پرشیت دیوتا جو سب دیوتاؤن کا مرشد یعنے گرو
اور استاد ہے اور بڑا درویش اور عارف کامل اور اوسکا بھائی عابد تھا ایک روز

اپنے بھائی کی جورو کے پاس جسکا نام متما ہے زنا کرنے کو گیا اوس نیک بخت نے کہا
مجھکو تیرے بھائی سے حمل ٹھہر رہا ہے اور اوسکا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہے بید پڑھتا
ہے اور ساتھ ہی تیرا نطفہ ٹھہر جاویگا (یعنے جماع کا تو مضائقہ نہین لیکن پیٹ مین
ایک پنڈت جی تشریف رکھتے ہین اونکا لحاظ و ادب چاہیئے) پر شپت شہوت کے
غلبہ کو ضبط نہ کر سکا اور اوس سے صحبت کرنے لگا جب نطفہ گرنے لگا تو وہ لڑکا
پیٹ مین سے بولا کہ میری جگہ کو تنگ مت کر پر شپت نے کچھ دانا اور تخم ریزی کی اور
بچہ نے اپنا قدم آگے بڑہا کر بچہ دان کا منہ بند کیا اور پر شپت کا نطفہ ضائع کر دیا۔
پر شپت نے خفا ہو کر کہا کہ تو نے میرا عیش بے مزہ کر دیا مین بھگوان سے چاہتا ہون
کہ تو مادر زاد اندہا ہو چنانچہ اوس زنا کار شہوت پرست کی دعا عین وقت زنا کے
قبول ہوئی اور وہ لڑکا اندہا ہی پیدا ہوا اور وہ لڑکا عالم بید خوان ہوا اور
اوسکے کئی اولاد ہوئی۔ ایک روز اوسکی جورو سے کوئی امر ناخوشی کا واقع ہوا
اوسنے کہا آج سے مین ایسا قاعدہ ٹہراؤنگا کہ کوئی عورت سوائے ایک خاوند کے
دوسرا خاوند نہ کرے اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب
ہمیشہ کا پاوے عورت یہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکون کو کہا کہ اسکو دریا مین ڈالدو۔
لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندہکر گنگا ندی مین بہادیا اور وہ بہکر وہان پہنچا
جہان راجہ نل نہا رہا تہا۔ راجہ اوسکو اپنے گھر لیگیا۔ اسی مادہ سے کہ اوسکی
جورو مین اس نا بینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنے ایک جورو کو اوسکے پاس

جانے کا حکم دیا اوس عورت نے اندہے کے پاس جانے اور اوسکی نزدیکی سے کنارہ کیا
اور اپنے جگہ دائی کو بھیجدیا اوس دائی کو اوس اندہے سے گیارہ بیٹے حاصل ہوئے
اندہے نے اونکو بید پڑہایا پھر راجہ نے اپنی دوسری عورت اوسکے پاس بھیجی اندہے
نے اوسکے بدن پر ہاتھ رکہا اور کہا کہ تیرے ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اوسیوقت
حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بھیکم نے کہا اسلئے راجے نیک چتری برہمنوں سے
پیدا ہوتی رہی ہین انتھے۔ اور نیز مہابہارت مین مرقوم ہے کہ اندرویوتا اور چندرما
دیوتا کہ یہ دونون اپنے اوستاد برشد کی بیوی پر عاشق ہوئے اور اوس برشد کا نام گوتم رکھ
ہے ایک رات موقع فرصت و تنہائی کا بغریب حاصل کرکے اوسکے گھر بقصد طلب وصال
گئے اندر اندر گیا اور چندرمان دروازے پر نگہبانی کے واسطے کھڑا رہا اتنے مین گوتم کہیں
آیا چندرمان دیوتا کو دروازے پر پایا جو مکان کے اندر پہونچا اندر کو دیکہا کہ اوسکی جورو کے
ساتہہ جماع کر رہا ہے گوتم نے خفا ہوکر لگ چہالا یعنے ہرن کی کہال چندرمان کے ماری
اور سراپ یعنے بد دعا دی کہ اوسکا داغ تمام عمر تیرے بدن پر رہے گا اوسیوقت سیاہ کا
داغ چندرمان کے بدن پر پڑگیا اور یہ سیاہی جو چاند مین نظر آتی ہے اوسکا نشان ہے
ادہر اندر خوف سے بہاگ گیا گوتم رکھ نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے
یہ محنت و تہائی تیرے بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہوجاوینگی چنانچہ اوسیوقت اندر کے بدن
پر ہزار فرج ظاہر ہوگئین بعد مدت دراز کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجین کہ اندر کے
بدن پر تہین آنکہہ کیصورت کے ساتہہ بدل گئین تھے۔ غور کرنا چاہیے کہ اندر نے

بیکم = بیاہی ہے اور بیاہنے

راجا اور حاکم بشٹ کا ہے انکے نزدیک اور چاند انکا معبود ہے اور ان دونون کے جسم پر
ذنا کا نشان اب تک باقی ہے اور گوتم رکھہ جو رشتہ ہے ان دونون کا اوسکی بی بی کی عصمت
اور پاکدامنی لایق ثنا باشی کے ہے ۔ اور نیز مہابھارت کے سانک پرب مین مسطور ہے
کہ راجہ سودرس برہمنونکے ساتھہ کمال عقیدت رکھتا تھا اور اونکی خاطرداری اور دلجوئی
اور حصول مقاصد مین غایت درجہ کی سعی کرتا ایک روز شکار کو جانے لگا تو اپنے بی بی سے
وصیت کرگیا اگر میرے پیچھے کوئی برہمن آئے تیرے پاس تو اوسکی فرمانبرداری وخاطرداری
کیجو جو کچھ اوسکا مانیو اور قبول کیجیو یہ کہکر چلا گیا ۔ ایک برہمن جسکا نام دہرم راج تھا اوسکے
گھر آیا اور اوسکی بیوی سے مجامعت کا طالب ہوا بیوے نے اوسکو اپنے اوپر حسب الامر شوہر
خوش عقیدت کے قادر کیا اور بستر مواصلت پر لے گئی برہمن اوسکے ساتھہ مشغول تھا کہ ناگاہ
سودرس گھر مین آیا برہمن کو بیوی کے ساتھہ مشغول دیکھکر بپاس خاطر و رعایت شرف برہمن
یہ سوچکر کہ مبادا اسکے عیش وکامرانی مین خلل واقع ہو اوسٹے پاؤن باہر کو لوٹ گیا اور بیوی
کو برہمن کے ساتھہ مخلی بالطبع کردیا جب وہ برہمن فارغ ہوکر باہر نکلا تو شوہر اور اوسکے بیوی
کی بہت کچھہ تملق خوانی صورت کی کی اور اونکی برہمن نوازی اور اس خلوص دلی کو دیکھکر اونکے
حق مین دعا کی اور تبسا مقدعا کہ یہ عورت آدھے وہڑ سے نہر پانی کی ہوجاوے گی جس سے
جہان فیضیاب ہوگا اور آدھا باقی دہڑ جنت مین جائیگا اور نعمات جنت سے برخوردار
پاویگا اور شوہر زندگی مین اور رہنے کے اختیار والا کا ہوگا کہ جسوقت چاہے گا
بہشت مین داخل ہوجائے گا چنانچہ یہ دعا اوسکی قبول ہوئی اور دونون سعادت مند بہشتی ہوئے

پرتی اسکند پران جو منجملہ اٹھارہ پورانون کے ہے اوسکی ادھیائی چالیس کا تسے کھنڈ مین
ترجمہ رقم ہے کہ جب عورات ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتے ہین اور اونکے فرجون پر بال نکلتے
ہین اور اونکی چھاتیان نوکین نکلتی ہین تو دیوتا اور گندہرپ درجہ بدرجہ اونکے ساتھ معاشرت
فرماتے ہین جس سے یہ بات ظاہر ہوا ہے کہ ہندونکی عورتین ابتدا سے تخمہ مشق دیوتاون کے
ہوتی ہین اور کوئی عورت ہندونکی عورتون مین سے ایسی نہین ہے کہ دیوتاون نے اوسکو
بکھارا نہ ہو بلکہ آدمیون کو جو عورتین ملتی ہین تو بعد جھوٹی ہوجانے کے مجامعت دیوتاون سے
ملتی ہین پس کوئی عورت ہندو کی عورتون مین سے ایسی نہین ہے جو مستعمل نہ ہو اور علے ہذا القیاس
اکثر دیوتا اب اسکا نام تمہارا جی چاہے عصمت وعفت رکھو یا فضیحت وخفت وعبارتہ بالفارسیہ
ہمکذا از زمان اول دیوتا ہا عیش ہے نمایند باز نوبت انسان مے رسد و ہرگاہ دختر تا حیض
گردد آتش دیوتہ و ہرگاہ برفرج او مرے عنود ارشد با تہاب دیوتا و ہرگاہ پستان ظاہر شدند
گندہرپان عیش مے کنند انتہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جو لڑکیان بالکل ہندو فی کی
بالغ ہوتی ہین پہلے پہل اونسے دیوتا لوگ اپنا حظ اوٹھاتے ہین ۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ جب
بنا بر اس تحقیق کے حال عصمت عورات ومردان ہنود کا یہ ہے تو پھر سائل کس منہ سے
یہ کہتا ہے کہ ہمارے یہان عصمت ہے بلکہ تمہارے یہان سے زائد ۵

مین تو چپ بیٹھا ہوا اللہ دل دکھانے کے لئے قصۂ شام شب غم تجھے چھیڑا آپ سے

اور ان سب سے علاوہ مین پوچھتا ہون کہ عمل زنا کس ملت مین روا ہوا اور گندہرپ بیاہ
کون سے مذہب مین جائز کیا گیا سوائے ملت ومذہب ہنود کی تشریح اس مقال کی یہ ہے

کہ مذہب ہنود مین یہ دونون عمل ایسے امور مقررہ ملت سے ہین جس سے بحسب ظاہر
پردے نامو س نامی اسکے کے نہ ہو اور بحسب باطن کوئی دقیقہ دقایق زنا سے
ہاتھہ سے نہ چھوٹے اور ہر ہندو نے کو ہر حال مین اختیار زنا کا حاصل رہے کہ صورت
غیرت اصل اور نسل کی بھی باقی رہے اور معناً عصمت کا خون کما حقہ ہووے سو ان
مین سے پہلا عمل تو موضوع ہے خاص واسطے اون عورتونکے جو بیوہ یا شوہر دار ہون
اور دوسرا موضوع ہے واسطے رنڈیون کے جو ناکتخدا ہون اسلئے کہ نیوگ ان کے یہان
اسکو کہتے ہین کہ عورت اگر بیوہ ہو یا شوہر دار ہوگا اوسکا شوہر بیمار ہو یا بیکار ہو اور
بچہ لینا اوسکو مقصود ہو تو اوسکو چاہیے کہ اپنے شوہر کے چھوٹے بھائی یعنے دیور سے
یا کسی اور مرد سے نسل کی بقا کی بنیاد ڈالے اور بیج حاصل کرے مگر اسمین ایک شرط ہے
کہ بروقت اس عمل کے درمیان طرفین کے ملاعبت و بوسہ و کنار نہ واقع ہو۔ اس سے
ارباب فہم پر خوب مکشوف ہوگا کہ ہر ہندنی خواہ بیوہ ہو یا شوہر دار شوہر اوسکا بیکار
یا بیکار زنا کرا سکتی ہے اسلئے کہ اپنے مخفی یار سے جو قت ملنا چاہے تو یہ کہہ سکتی ہے
کہ اوسکا شوہر بیکار ہے کہ اوس سے اولاد نہین ہوتی اور نطفہ مستقر نہین ہوتا۔ درصورت
بیکار ہونے کے یہی اور گندہ ہر بیاہ کیصورت یہ ہے کہ عورت و مرد آپسمین پوشیدہ
عقد باندہ لین اور اغیار مین سے کسیکو اطلاع نکرین پس اسصورت مین ناکتخداؤن کو
زنا سے مانع کیا چیز ہے محل انصاف ہے کہ اگر کسی ہندنی ناکتخدا کو بچہ پیدا ہو تو وہ
کہہ سکتی ہے کہ مینے فلانے مرد سے پوشیدہ نکاح کر لیا تھا گو یہ حکم اس دور کلجگ مین بوجہ

کسی معارض کے برملا نفاذ نہ پائے تاہم خواص کے واسطے اور نیز مخفی طور پر عمل درآمد کا مانع کون ہے ۔ ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

قال سیکڑون باتین ہمارے مطابق ہین چنانچہ ہم مین کئی فریق امنین بھی کئی ذیق الخ **اقول** یہان تک جو جو باتین تم اپنے مطابق دین اسلام کے سمجھتے تھے اوسکا حال معلوم ہوچکا اور تمہاری سمجھ کی غلطی واضح ہوگئی اور آیندہ جو سمجھے ہو اوسکی کیفیت اب معلوم ہوئی جاتی ہے کئی فریق ہونے کے مطابقت حال یہ ہے کہ اولاً تو فرق اسلامیہ کا ہر فرقہ اصل اصول دین یعنے قران و حدیث مین شریک و متحد ہے کہ حجت اور تمسک انہا اوسکو گردانتا ہے اور اصول احکام اسلام جو پانچ ہین اوسمین سب متفق ہین کسیکا اختلاف نہین اور جو اختلاف ہے وہ اسکے سوا ہین یعنے اصول اعتقادیات اور فروع مسائل سے باینہمہ ہم لوگ ان فرق اسلامیہ مین سے ایک کو حق جانتے ہین اور ناجی کہ وہ فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور باقی کو باطل تہیراتے ہین بخلاف دین ہنود کے فرق مختلفہ کے کہ انمین بعضے فریق ایسے ہین کہ اصل اصول دین انکے یہان کا جو بید ہے اوسکے کلام الہی کو نکا سکر ہے ۔ ثانیاً تمہارے یہان فرق مختلفہ اصول مین مختلف ہین اور باینہمہ تم اون سبکو حق پر جانتے ہو مثلاً چہ شاستر جو تمہارے یہان اعتقادیات و احکام کے اصول ہین وہ اکثر باہم مخالفت رکھتے ہین اور اونپر عمل کرنے والے جو مذاہب مختلفہ اور فرق متعدد تمہارے یہانکے ہین اصل اصول مین مختلف ہین جس سے یہ بات ثابت ہوتی

کہ دین شود نام ہے بیدینی کا اسواسطے کہ چھ شاستر کو جو ماخوذ مانتے ہین بید سے قطع نظر
عدم ثبوت بید بطریق ثبوت اور قطع نظر صداقت اور حقیت اوسکے اور اوسکے مصنفکے
اور قطع نظر اون اختلافات سے جو خود بید مین واقع ہین ان چھیون شاستر مین بھی ایسا
ایسا اختلاف ہے کہ کسی شاستر سے تو توحید ثابت ہے اور کیسے شرک اور کفر ایسا ہی اعمال
مین اور مجموعہ ماخوذ ہوا بید سے پس شاستر والون نے جو اپنا مذہب اور مسلک حق
اعتقاد اور عمل مین اون شاستر ونکو قرار دیا اور بوجہ اسبات کے کہ جملہ ماخوذ ہے بید سے
سبکو حق جانا اور حالانکہ اوسمین حق باطل کے ساتھ مخلوط ہے پس اونہون نے بعض نے
توحید کو شرک کے ساتھ جمع کر کے دونا ؤ پر چڑھنا اختیار کیا اور بعضون نے اپنے جانکو
مرحد جانا یا بنا بر اتباع پارہ بعض شاستر کے اور دوسرے شاستر والے کو بھی حق پر جانکر
بیچ مین رہے اور عقیدے مین متذبذب کہ دیکھئے مالک کس سے راضی ہو پس یہ
مصداق ہوے مثل مشہور کے دو بھڈ مین دوڑ گئے مایا ملی نہ رام اگرچہ اسکے تفصیل
موجب تطویل ہے مگر بقدر ضرورت مشتے نمونہ لکیسے بھی چارہ نہین ناچار دو چار
اختلافات شاستر ونکا لکھتا ہون اسپر اور ونکو قیاس کر لینا چاہیے و قدرت الاشیاء
الیہ سابقا فتذکر **پہلا فرقہ** بیدانتی جو تبع ہے بیدانت شاستر کا اونکا عقیدہ و مذہب
حکم اپنے شاستر کے یہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی چیز موجود نہین ہے اور تمام مخلوقات کو
خیال و خواب جانتے ہین اور پھر اونکے یہان تین ایشور ہین جو برہم یعنے خدا کے مایا کے
جنبش سے ہوئے ہین بیچ گن کے پیوند سے برہما اور ست گن کے پیوند سے بشن اور

تم گن کے پیوند سے شب لینے مہادیو برہما پیدا کرنے والا۔ بشن پالنے والا۔ شب
ناکرنے والا۔ خلاصہ یہ کہ سب امورات دنیا کے انہین تینون سے علاقہ رکھتے ہین اور
برہم یعنے خدا محض معطل ہے اور یہ تینون ہی حقیقت مین آپ برہم ہین مایا کی جہت سے اشور
کہلاتے ہین اور جبکہ برہم کو اتما یعنے بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنے جاندار کہلایا
پس انکے نزدیک برہم یعنے خدا اور ایشور یعنے برہا بشن شب اور جیو یعنے حیوانات خرک وغیرہ
وغیرہ یہ سب کچھ ایک ہی وجود ہے دوسرا فرقہ جنکا نام میانک ہے جو تبع ہے میانسا
شاستر کا اوسکا عقیدہ بحکم اسی شاستر کے یہ ہے کہ خدا تعالے خالق نہین ہے بلکہ جو کچھ رنج
و راحت اقبال و ادبار خوشی وغم وغیرہ پیدا ہوتا ہے سب کرم سے پیدا ہوتا ہے یعنے عمل کا
نتیجہ اور انکا عقیدہ یہ ہے کہ عالم قدیم ہے اور یہ فرقہ تین اشو روں مذکورین کو نہین
مانتا تیسرا فرقہ بیشیشک ہے جو تابع ہے بیشیشک شاستر کا جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے
کہ جو ہے سو زمانہ ہے اور اسیکی پرستش کیا چاہیے بدون اوسکے تاثیر فعل کے محال ہے اور
معدوم کا موجود ہونا ایسے کہ بے مرغی کے انڈے سے مرغی بچہ ہووے یہ تین فرقے
ہمنے شمار کے طور پر ذکر کیے کہ انکے اصل عقیدہ کا یہ حال ہے اور یہ شاستر والے ہین
اور اصل مذہب والے باقی اور جو فرقے ہین جیسے وشنوی اور شیوی اور سمارتی اور بھاگوت
وغیرہم یہ سب فروع ہین اونہین اصول مذاہب کے پس واضح ہوا کہ سیالی کا اہل
اسلام کے فرقون کو اپنے فرقون کے مثل سمجھنا اور کہنے فرقی ہونے مین اپنے
مطابقت کا گمان کرنا خیال فاسد اور رسم کاسد ہے۔

شاستر قابل غور ہے ۱۲ منہ

تا قا علے التعلیم ہم یہ کہتے ہین کہ مبنی حقیت دین کا کچھ ایک فرقہ ہوتے یا چند فرق ہوتے
پر نہین ہے جب اصل دین ثابت ہوا اور براہین نبوت قایم تو پھر کئی فریق ہونا کیا
مضر ہے نا کہ جسطرح ہمارے یہان چند فریق ہین تمہارے یہان بھی ایسا ہی ہے لیکن
جو تمہارا اصل دین ہے اوّل اوسکے ثبوت اور حقیت مین کلام ہے جیسا کہ ہم سابقاً لکھ چکے
پس کئی فرقے ہونے سے مثل تعدد فرق اسلام کے کیا فائدہ ہوا یہ کوئی دلیل حقیت
دین کی نہین نہ مدار اصل دین کا اسپر تم پہلے اپنے دین کی حقیت ثابت کرو پھر کہنے فریق
ہونے سے مطابقت کا دعوے کیجیو اور **یہ جو کہا** کہ اگرچہ ستّر کہتے ہین پر انہون نے
ستّر ہزار کہا ہے جیسے حنفی شافعی الخ اسکا حال یہ ہے کہ جو لوگ جو اصول فرق اہل اسلام
کو ستّر کہتے ہین تو بنا بر فرمان واجب الاذعان اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیث
مین ایسا ہی وارد ہے اور نے الواقع مطابق فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ان ستّر فرقون متخالفہ کا ظہور ہوا چنانچہ عنقریب اسکی تشریح آتی ہے انشاء اللہ تعالے
اور مراد انکی مخالفت سے وہ مخالفت اصولی یا فروعی ہے جو باعث تکفیر یا تفسیق بعضا
کے بعض کو اور نہ مذہب اربعہ کے سب ایک فریق ہین یعنے فرقہ اہل سنت وجماعت پس
انکو ملاکر ستّر فرقہ سمجھنا صریح غلط ہے اور وہ مخالفت جو ایمہ اربعہ مین نسبت بعضے مسائل
فروع وغیرہ کے ہے وہ موجب تکفیر وتفسیق ایک دوسرے کے نہین قال فی عواشی شرح العقائد
الجلالیہ والمراد بالاصول ہے الفرقۃ التی - بینہا مخالفۃ معتدّ بہا سواء کانت اصولا
بالمعنی المذکور او فروعا بالمعنی المذکور والمراد بالمخالفۃ المعتدّ بہا ما تؤدی توصل الی التکفیر

او التفسیق بان یکفر او یفسق بعضهم بعضاً فمراد الحدیث ان الفرق التی بنیها مخالفة معتدة بها تکون فی جمیع الاوقات لعدد معین و شها علی هذا العدد و لا یتجاوز عنه و اما الاختلاف بین الشافعیة و الحنفیة فی مسئلة التکوین و غیرها فلیس مما یوجب التکفیر او التفسیق انتهی

اور یہ کہنا کہ (چاروں کو حق جانتے ہیں) محض غلط ہے بلکہ ہم معاشر اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ ہر مسئلہ میں حق واحد ہے اور وہ ان چاروں میں دائر ہے یعنے اسبات کے کہ ہر مسئلہ میں حکم اللہ تعالے واحد اور معین ہے یعنے احکام اجتہادیہ میں سے مثلاً ایک چیز ایک مذہب میں حلال دوسرے کے مذہب میں جو حرام ہے تو ان دونوں حکموں میں سے اللہ تعالے کے نزدیک ایک متعین ہے یعنے صت یا ہوت اور مجتہد مامور ہے حاصل اتمام جہد اپنے کے طلب میں نہ ساتھ اصابت حق کے پس بعد استفراغ جہد کے اگر مصیب ہوا تو مستحق ہے دو اجر کا اور جو نہیں تو ایک اجر کا اور یہی مختار ہے اور منقول آئمہ اربعہ سے اور غیر مجتہد پر واجب ہے تقلید مجتہد کی پس جو وقت کسی مجتہد کا ان چار میں سے اتباع کرے گا نجات پاوے گا اور عہدۂ تکلیف سے فارغ الذمہ ہو جاوے گا اور اسیوجہ سے کہ حق واحد ہے اور ان چار میں دائر اور ہر مجتہد چاہے مخطی ہو یا مصیب ماجور ہے اور ناجی اسیطرح اوسکے مقلدین ہم ان چاروں کی اتباع کرنے والوں کو ناجی سمجھتے ہیں نہ یہ کہ حق متعدد ہے اور ہم ان چاروں کو حق جانتے ہیں بلکہ فقد حق مذہب ہے معتزلہ کا چنانچہ ہمارے یہاں کی کتب معتبرہ میں اسکی تصریح موجود ہے اور یہ مقدمہ جمہور کے نزدیک مسلمات سے ہے قال فی جامع الرموز الحکم المامور بها الذی مطلوبه اثبته للعامی المخیر من نقل مذهب ما بهواه و من جهل واحداً

قولہ
ہر مسئلہ میں حق واحد ہے اور وہ ان چاروں میں دائر ہے
یعنی ہر مسئلہ میں ایک ہی حکم ہے
جو حلال دوسرے کے
یہاں حرام ہے

کھلا ہوا لازم للعامی اما، واحد اکما نے الکشف انتہے توضیح مین بعد تفصیل ادلہ وحدت حق
کے کتاب وسنت وغیرہ سے اور بعد ابطال ادلہ تعدد حق کے اور ذکر اصابت و اخطا ابتدا
وانتہا کے لکھتے ہین ہذا ما قال ابو حنیفہ رح کل مجتہد مصیب والحق عند اللہ واحد
تلویح مین ہے اجتمع اصحابنا علے ان الحق واحد والمجتہد یخطے ویصیب بالکتاب والسنۃ
والاثر ودلالۃ الاجماع والمعقول اما الکتاب فقولہ تعالے ففہمناہا سلیمان اما السنۃ
والاثر فالاحادیث والآثار الدالۃ علے تردید الاجتہاد بین الصواب والخطاء وہی وان کانت
من قبیل الاحاد الا انہا متواترۃ من جہۃ المعنے واما دلالۃ الاجماع فہو ان القیاس مظہرا
مثبت ولا اما المعقول فلان کون الفعل محظورا او مباحا او صحیحا وفاسدا او واجبا وغیر واجب
متنع لاستلزامہ اتصاف الشی بالنقیضین وان الحق فے الاجتہادیات الثابتۃ بالنصوص
واحد اجماعا انتہے ملخصا بقدر الضرورت۔ رد المحتار حاشیہ درمختار مین ہے کہ یہی مختار ہے
اور آئمہ اربعہ سے منقول ہے المختار ان حکم اللہ فی کل مسئلہ واحد معین وجب طلبہ فمن
اصابہ فہو المصیب ومن لا فہو المخطی ونقل عن الائمہ الاربعۃ ثم المختار ان المخطی ماجور کما
فی التحریر وشرحہ انتہے پس واضح ہوا کہ یہ کہنا کہ چاروں کو حق جانتے ہین سراسر افترا
ہے یا منشا اسکا عدم واقفیت ہے مذہب اہل سنت سے باقی رہی یہ بات کہ جب حق
ان چاروں مین دایر ہوا تو اپنے عمل کا کیا طریق اسکا جواب یہ ہے کہ ہر شخص سوا فق اپنے
ظن کے عمل کرے گا یا طریق تبعیت اپنے ہکا بر کے اور اسیکے ساتھ مکلف ہی یعنے
ان چار مین سے جو تے مجتہد کے مذہب کو اپنے تقلید کے موافق یا اپنے بزرگوں کے

عقیدہ کے موافق افضل و بہتر جانکر اقرار کرے گا واجب ہے کہ تقلید مجتہد ہے بری الذمہ
ہوجائے گا فتح القدیر میں اختلافی بما یقع فی قلبہ اذا صوب اولے وعلی ہذا اذا استفتی
مجتہدین فاختلفا علیہ الا ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ منہما وعندی انہ لو اخذ بقول الذی
لا یمیل الیہ جاز لان میلہ وعدمہ سواء والواجب علیہ تقلید المجتہد وقد فعل انتہے حضرت
امام غزالی رح کیمیائی سعادت میں فرماتے ہیں اتفاق محصلانست کہ ہرکہ نخلاف اجتہاد
خود یا نخلاف اجتہاد صاحب مذہب خود کاری کند او عاصی است پس ابن بحقیقت حرام است
وہرکہ در قبلۂ اجتہاد در نگرستے کند و پشت بآنجانب کند و نماز گذارد عاصے بود اگرچہ دیگران
پندارند کہ او مصیب است و آنکہ گوید روا باشد کہ ہر کسے مذہب ہرکہ خواہد فرا گیرد سخن
بیہودہ است اعتماد را نشاید بلکہ ہر کسے مکلف است بآنکہ ظن خود کار کند وچون ظن او این
باشد کہ شلاً شافعی فاضل تر است اورا مخالفت وے ہیچ عذرے نبود جز مجرد شہوت انتہے
اسیطرح یہ قول (ایک کے ساتھ ایک کی نماز نہیں ہوتی) صحیح نہیں اسواسطے
کہ ہمارے یہانکے سائل متقررہ متفق علیہا سے یہ مسئلہ ہے کہ جو مخالف ہیں فروع میں جیسے
ائمہ اربعہ انکے اتباع کو جائز ہے اقتدا ایک کے ساتھ دوسرے کے پس حنفی کی نماز شافعی
کے پیچھے مثلاً درصورت عدم وجود مفسدات کے بے تامل جائز ہے اور یہ امر مجمع علیہ ہے
علامہ شامی اوپر اسکے قول درمختار ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ کے فرماتے ہیں ای المراعاۃ
فی الفرائض من شروط وارکان فی تلک الصلوٰۃ وان لم یراع فی الواجبات والسنن
کما ہو ظاہر سیاقی کلام البحر ظاہر کلام شیخ المیۃ ایضا حیث قال واما الاقتداء

بالخلاف فی الفروع کما تقدم فیجوز اذا لم یعلم منه ما یقتضی الصلوٰة علی اعتقاد المقتدی علیه الاتم
انما اختلف فی الکراهة ونحن فی رسالة الاهتداء فی الاقتداء لمسلم علی قاری مذهب عامة
مشائخنا الی الجواز لذا کان یحتاط فی موضع الخلاف والاظهار المعنی انه یجوز مع الکراهة
بلا کراهة ونحن فی غیره معها انتهی لقدر الضرورة اور علی التسلیم نہو نا ایک کی نماز کا دوسرے کے
پیچھے بنا بر مذہب اور اجتہاد اپنے اپنے امام کے ہے اور جب ہر ایک ایک امام کا مقلد ہوا
اور موافق مذہب اپنے امام کے عامل ہوا اور سابقاً معلوم ہو چکا کہ سب امام ناجی ہین اور اپنے
اجتہاد مین ماجور ایسا ہے اونکے متبعین تو اب یہ بات کہ ہمارے نماز شلاً کسے وقت مین شافعی
کے اقتدار سے نہین ہوتی موجب طعن نہین ہوا اور یہ جو کہا کہ باوجود اسکے چار ون کو
ایک کہتے ہین تو ہمارے تین ایک کیون نہین ہو سکتے انتہے ۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ہم تو چار ون کو
ایک بھول مین کہتے ہین نہ فروع مین اور تم جو تین کو ایک کہتے ہو تو وجود مین یعنے برہما وشنو
مہادیو کو کہتے ہو کہ وجود مین یہ تینون ایک ہین اور پھر یہ بھی کہتے ہو کہ یہ تینون تین مختلف
ہین ایک ذات کے جسکو پرابرمہ اور ایشور کہتے ہین جیسا کہ تمکو سیات پرتھی مین جو مختصر ہے چار
بیدون کا لکھا ہے کہ پرابرمہ یعنے ایشور نے اپنے ذات غیب سے برہما کو ظاہر کرکے پیدا
کرنے والا ہوا اور وشنو کو پیدا کرکے نگاہ رکھنے والا ہوا انتہے ۔ اور پھر ان تینون مختلفون
کو عین ذات خدا مانتے ہو جیسا کہ ہم بیان اختلاف تناسخ بحث تیسری دفعہ مین لکھ چکے ۔ حالانکہ
تمہارے بید و شاستر اور مستند پرانون سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ تینون تینون وجود کے
ساتھ موجود تھے اور تینون کے لئے علیحدہ علیحدہ تین سنسار اور علیحدہ علیحدہ تین

تین پیسان اور تین تہیار رکھے چنانچہ دویت بیدانت شاستر مین مرقوم ہے کہ خداے واحد
نے اپنے قدرت کاملہ سے پہلے آسمان اور زمین بنایا پھر انکی نگہبانی کے لئے تین گن ظہور
مین لایا ایک ست گن یعنے عقل جسکی صورت دلشنو ہے اور عقل اصل مین چالاکی رکھتے ہے
اسلئے اوسکی سواری گرڈ اور تہیار اوسکا چکر اور جورو اوسکی لچھمی ہے دوسرا تمگن یعنے
غصہ کہ جسکی مورت مہادیو یعنے الشور ہے اور غصہ اصل مین احمق ہے اسلئے اوسکی سواری
بیل اور تہیار اوسکا ترسول اور جورو اوسکی پاربتی ہے یعنے صورت منحوسی - تیسرا رجگن
جسکی شکل برہما ہے اور اوسکی سواری ہنس اور تہیار اوسکا کنول اور جورو اوسکی ساوتری
ہے اور پوتی مشیو پوران مین مرقوم ہے کہ سب سے پہلے بشن کی ناف سے کنول کا پھول نکلا
اوسمین سے برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جھگڑنے لگے برہما نے کہا تجھکو مینے پیدا کیا ہے
بشن نے کہا مینے تجھکو پیدا کیا ہے اتنے مین آسمان سے ایک دھوان ظاہر ہوا اوس دھوئین
مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہ بشن ہے جسکی ناف سے کنول نکلا اور تو اوس سے
ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نے اوس دھوئین کیطرف غور سے نگاہ کے
تو اوسمین سے ایک لنگ نظر آیا برہما ہنس کی شکل بنکر اوس لنگ کی پیمائش کے لئے
اوپر کو اوڑا اور بشن سور بنکر پاتال کو گیا دس ہزار برس تک دونون دوڑے گئے
پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا پس برہما نے جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنے والا
یہی ہے اوسوقت سے اوس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آجتک ہوتی ہے انتھے غرض
اس شے ثابت ہوا کہ یہ تینون ذات ایک نہین ہین بلکہ جدا جدا وجود کے ساتھ موجود ہے

اور بھی واضح ہوا کہ یہ تینوں عین خدا نہیں ہیں بلکہ خدا انکے سوا ہے گو وہ کچھ ہی سہی
نعوذ باللہ منہا پنکھات میں لکھا ہے کہ خدا واجب الوجود اور وجود اوسکا خود بخود ہے اوسکی
نشٹی ہو نہ ہو وہ سب جگہ حاضر سوا الگ ہے اور ایشور یعنے مہادیو برہما بشن وغیرہ کو وہی
عدم سے وجود میں لایا ۔ ویت بیدانت میں ہے کہ خدا ابدا ہے اور ایشور برہما بشن سب اوسکی
ارادہ رشی سے پیدا ہوے ہیں انتہے ۔ یہان سے ثابت ہوا کہ برہما نے جسکو خدا سمجھا ہے یعنے
لنگ کرا اوسکا سمجھنا باطل ہے خدا اور ہی چیز ہے جو موصوف ہو صفات کمال سے اور پاک ہے نقصانات
سے الحاصل ہم نہیں سمجھتے کہ تمہارے تین ایک کسطرح ہیں اور ایک تین کیونکر ہو سکتے ہیں جبکہ
نام بدنام تمنے بہ مقابلہ تثلیث توحید رکھا ہے پہلے تم تین کے ایک اور ایک کے تین ہونے کا
مطلب اپنی معتبر کتابوں سے نقل کرو پھر کہو کہ ہمارے تین ایک ہیں یا ہم صاحب توحید ہیں یا
ہمارے یہان اسے توحید کہتے ہیں بغیر ثبوت متشدد یہ بات لایق قبول نہ قابل تفوہ ارباب
عقول ہے ؎ ولا گفتن شنیدن اختیار است ۔ اور ایسا ہی یہ کہنا کہ ایشور نہیں
کافر کہتے ہیں ؎ نہیں) علے الاطلاق صحیح نہیں ہے اسواسطے کہ اولاً ہمارے یہان
یہ امر متفق علیہ ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ چاہئے جسکے کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں
اور ایک عدم کفر کا تو عدم کفر کو ترجیح دینگے چنانچہ کتب عقائد مثل شرح مقاصد نسفی شروح
فقہ اکبر شرح مواقف وغیرہ میں مصرح ہے ان جمہور المتکلمین والفقہا علے انہ لا یکفر احد
من اہل القبلۃ وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا للکفر
واحتمال واحد فی نفیہ فالاولے للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال الثانی لان الخطاء

فی النار کا فراہون من النصاریٰ فانا ومسلم واحد ثانیاً جس کسیکو ہم لوگ کافر کہتے ہین اور حالانکہ
وہ اہل قبلہ سے ہے تو اوسوقت وہ مستحق اس اسم اور نسبت کا ہوتا ہے جسوقت کہ ضروریات دین
کا منکر ہو اور فی الحقیقت ایسے وقت مین ایسے شخص کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے
کما لایخفی علی الماہر قال فی شرح الفقہ الاکبر والمراد بعدم تکفیر احد من اہل القبلۃ عند اہل السنۃ
انہ لایکفر بامر لم یجد شیئ من امارات الکفرہ ملاماۃ ولم یصدر عنہ شیئی من موجبات ثانیاً ہمارے
یہان قرآن وحدیث ہے ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کے اعتقاد کو اوسپر لگا کر دیکھ لیتے ہین اوس
سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کافر ہے یا مومن یعنے جسکا عقیدہ وعمل اوسکے موافق ہے
وہ مومن ہے اور جو مخالف ہے وہ کافر ہے وسیجئ شرحہ وتوضیحہ انشاء اللہ تعالےٰ **قال**
خود تمہارے یہان ایک طریق حق نہین ٹھہرتا آپسمین اختلاف رکھتے ہو پھر ہمکو کیون بلاتے
ہو **اقول** ہمارے یہان طریق حق ایک ہے کہ وہ طریق فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت
کا ہے اور برہان قاطع اوسکی حقیت کے کلام الٰہی ہے اور زمان حضرت رسالت پناہی صلعم
یعنے معیار وحکم درمیان حق وباطل کے جس سے ہم انکی حقیت اور انکے مخالفین کے
بطلان کو پہچانتے ہین آیات قرانیہ مین واحادیث نبویہ ہین کہ ہم معاشر اہل سنت وجماعت
اسکے موافق عمل کرتے ہین بخلاف اور فرق کے کہ وہ مخالفت کرتے ہین ظواہر آیات واحادیث
کے مثلاً معتزلہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے حق تعالےٰ اوسکا خالق

نہین یہ مخالف ہے ظاہر آیہ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون کے اسیطرح وہ کہتے ہین رویت
اللہ تعالےٰ کے ممکن نہین یہ خلاف ہے ظاہر آیہ کریمہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الےٰ ربہا ناظرۃ

کے اور مخالف ہے صریح حدیث شریف انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر کے اور شاذا خوارج کہتے ہین کہ بندہ مومن گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون سے کافر ہوجاتا ہے اور ایمان سے خارج ہوجاتا ہے یہ صریح مخالفت ہو ظاہر آیہ کریمہ وان طائفتان من المومنین اقتتلوا - اور یا ایہا الذین امنو اکتب علیکم القصاص فی القتلے وغیرہ کے ایسا ہی فرقہ جبریہ اسبات کا قایل ہے کہ بندہ کسی فعل کا فاعل نہین ہے مجبور محض ہے مثل مرتعش اور حجر کے اپنی حرکت مین اور یہ صریح مخالفت ہو آیہ کریمہ جزآبما کانوا یعملون اور فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کے مثلاً پس حاصل کلام یہ ہے کہ سوائے فرقہ اہل سنت وجماعت کے اور جمیع فرق مخالفت کرتے ہین ظاہر آیات واحادیث کی اور اہل سنت جو سمجھتے ہین اوپر اعتقاد رکھتے ہین اور ظاہر کو جو سمجھ مین نہ آئے اوسکی تاویل نہین کرتے بلکہ اوپر ایمان لاتے ہین کما ہوا عند اللہ وعند رسولہ پس اس محک ومعیار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ فرقہ حقہ ہے ایک فرقہ ہے اور یہی مصداق ہے ما انا علیہ واصحابی کا نہ غیر عقاید جلالیہ مین ہے الفرقۃ الناجیۃ ہم الاشاعرۃ اجمع وہم السلف الصالحون من المحدثین العارفین باحادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتمیزا قاہا من الصحیح والحسن والضعیف وغیرہا ونقدہا من الموضوعات فان قلت کیف حکم بان الفرقۃ الناجیۃ ہم الاشاعرۃ وکل فرقۃ تزعم انہا الناجیۃ قلت سیاتی الحدیث مشعرا بانہم المتعبدون بما روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ وذلک انما ینطبق علے الاشاعرۃ فانہم یتمسکون فی عقاید ہم بالاحادیث الصحیحۃ المرویۃ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ رضی اللہ عنہم ولا یتجاوزون عن ظاہرہا الا بالضرورۃ ولا یستسلمون مع عقولہم کالمعتزلۃ ومن

یحذوحذوہم ولامع النقل عن غیرہم کالشیعۃ المتبعین لما روی عن ائمتہم لاعتقادہم العصمۃ
فیہم انتہے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ
کتاب غنیۃ الطالبین میں بعد نقل حدیث شریف الا ان بنی اسرائیل افترقت علے موسے احدے
وسبعین فرقۃ کلہا ضالۃ الا فرقۃ واحدۃ الاسلام وجماعتہم ثم انہا افترقت علے عیسے بن مریم
ثنتین وسبعین فرقۃ کلہا ضالۃ الا واحدۃ الاسلام وجماعتہم ثم انکم تکونون علے ثلثۃ وسبعین
فرقۃ کلہا ضالۃ الا فرقۃ واحدۃ الاسلام وجماعتہم و عن عبداللہ بن عمر رضہ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تتفرق امتی علے ثلثۃ وسبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ قالوا ومن تلک
الواحدۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان علے مثل ما انا علیہ واصحابی سکے فرماتے
ہیں وہذا الافتراق الذی ذکرہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم لم یکن فی زمانہ ولا فی زمان
ابی بکر وعمر وعثمان رضے اللہ عنہم وانما کان ذلک بعد تقادم السنین والاعوام وفوت الصحابۃ
والتابعین واللقہاء السبعۃ فقہاء المدینۃ وعلماء الامصار وفقہاء ہا قرنا بعد قرن وقبض العلم
بموتہم الا ترذمۃ قلیلۃ وہم الفرقۃ الناجیۃ فحفظ اللہ الدین بہم انتہے اور بھی اسی کتاب میں
دوسرے جگہ افادہ فرماتے ہیں بعد تفصیل مذاہب وعقائد اہل سنت کے واما الفرقۃ الناجیۃ
فہی اہل السنۃ والجماعۃ قد بینا مذہبہم واعتقادہم علے ما قدمنا ذکرہ پس ہمارے بیان طریق حق
ایک ہی طریق ٹھہرا ہے کہ وہ طریق اہل سنت وجماعت کا ہے اور مذاہب اہل سنت کے جو لائق
عمل و اعتماد چار ہیں وہ اصول اعتقاد میں سب ایک ہیں اور بعضے مسائل میں جو اختلاف ہے
وہ منافی مسلک اتحاد کے نہیں ہے جیسا کہ اپنے محل میں یہ بات مبرہن ہے ردالمحتار حاشیہ

در المختار میں ہے اہل السنۃ والجماعۃ وہم الاشاعرۃ الماتریدیۃ وہم متوافقون الا فی مسائل یسیرۃ ارجعہا بعضہم الی الخلاف اللفظی کما بین فی محلہ انتہے اور یہ جو کہا کہ (ہمارے مذہب کے مطابق ہمکو بھی امید لیعنے جنت ملتی ہے پھر تمہارے نئے دین کر کہ مختلف قول و طریق ہین کیونکر قبول کرین ہمے تمہارا دین کیا عمدگی و غیریت رکھتا ہے الخ) اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے تم اپنے مذہب کو ثابت کرو پھر اوسکے مطابق جنت کے ملنے کا دعوے کیجیو۔ اور ہمارے دین مین جو عمدگی و خوبی اور تمہارے دین سے بالکل غیریت ہے وہ کچھ تو ہمارے تحقیق سابق سے واضح ہوچکا اور کچھ انشاء اللہ تعالے آیندہ آتا ہے جس سے معلوم ہوجائیگا کہ تمہارے دین مین عمدگی کیا شے کوئی خیر اور بھلائی نہین ہے سراسر گمراہی اور وبال ہے بلکہ ذکی منصف پر ہمارے بیان سابق سے کھل گیا ہوگا کہ تمہارے دین کی عمدگی وہی ہے جو تمہارے معتبر کتابون اور پوتھیون مین تمہارے اکابر کے احوال مین اعمال و عقائد اونکے منقول ہین عاقل کو اشارہ بس ہے ؎

اگر صد باب حکمت پیش نادان — بخوانے آیدش باز یچہ در گوش

ہمارے دین سے تمہارے دین تک دوستی اور دشمنی کا فرق ہے تمہارا دین سراسر کفر اور شرک ہمارا دین سربسر ایمان اور توحید اسی سے بُرہکر اور کیا غیریت چاہتے ہو قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر ولبغضاء وبینکم ابدا تک تو منوا باللہ وحدہ اور خوبی اور عمدگی ہمارے دین کی تو وہ ہے جسکی شہادت و تصدیق کتب سماویہ سابقہ مین موجود ہے وہ کونسی خوبی اور اوصاف کمال ہین جو نبی آخر الزمان اور امت مرحومہ کے لئے ثابت نہین ہے چنانچہ ششم بیان

اوسکا آئیدہ آئے گا انشاء اللہ تعالے نصوص توریات و انجیل وغیرہ سے - اور وہ کونسے
برائی ہے جو تمہارے دین مین نہین ہے یعنے اصل برائیون کی جو غضب آہی ہے وہ تمہارے
لئے بشہادت کتب سماویہ ثابت ہے کہ جو کوئی مخالفت کرے نبی اخرالزمان کے اور اونپر ایمان
نہ لائے تو خدائے تعالے اوس سے بیزار ہے کما سیاتی انشاء اللہ تم اور دوسرے کفار
و مشرکین اہل کتاب و مجوس وغیرہ سب داخل ہین کہ بعد ظہور نبی اخرالزمان کے خدائے تعالے
کے ملنے کا کوئی راستہ نہین اور اوسکی اطاعت کا کوئی طریقہ نہین سوائے اتباع حضرت کے
کہ دین اونکا ناسخ ہے جمیع ادیان باطلہ و حقہ شرائع سابقہ کا اور ایک ادنی سے ادنے خوبی
و عمدگی ہمارے دین کی یہ ہے کہ جن امور کے تباؤ ہمارے دین مین کئے جاتے ہین
اونکی خوبی و عمدگی تم سب جانتے ہو مثلاً حق تعالی کی ذات کو موصوف بجمیع صفات کمال
جاننا اور جمیع نقائص سے منزہ سمجھنا اور اوسکی طاعت و عبادت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا
ہر ذی حق کو اوسکا حق پہونچانا آتوا کل ذی حق حقہ ہر شخص کو اوسکے منصب و مرتبہ کے موافق
اوسکی قدر و منزلت کرنی امرنا ان ننزل الناس علے قدر منازلہم حق تعالی کی عبادت مین اخلاص
کا برتاؤ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین دنیا سے اعراض آخرت کی طلب مین سرگرمی
تقوی فاتقوا اللہ ما استطعتم وحفظ و الذین یحفظون فروجہم اور امانت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات
الے اہلہا استقامت فی الدین فاستقم کما امرت ومن تاب معک عدل یا ایہا الذین امنوا کونوا
قوامین بالقسط رعایت انفسہم اوالوالدین والاقربین مثلاً یہ چند باتین گنتین اور سوائے
اسکے جو باتین ایسے ہین اونکی خوبی و عمدگی ایسے نہین ہے کہ کسی شخص پر مخفی رہ جائے

ف ۵ خوبی دین اسلام کے
ف ۶ خوبی دین اسلام کی
ف ۷ خوبی دین اسلام کی

چنانچہ تمہارے اکابر اسکو مانتے ہین اور تمہارے کتب معتبرہ مین موجود ہے اور نہ کر سکے
کسی دین والا انکی غیر خوبی و غیر عمدگی کا قایل ہو سکے **پرمیشر کھنا** کہ تمہارا
دین کیا عمدگی رکھتا ہے کلام ناشی ہے عدم علم دین سے اور بعد واقف ہو جانے کے ہمارے
دین سے لاکھون بیدین کیا یہود کیا نصارے کیا ہود وغیرہم نے اپنے دین سے تائب
ہوکر دین اسلام کو قبول کیا ہے اور کرتے چلے آتے ہین بڑے بڑے راجا ہند کے راجا اون
مین سے مشرف باسلام ہوئے اور ہزارون پنڈت اور بید بیاتی بعد تحصیل بید و شاستر کے
جب حقیت ہمارے دین کے اوپر منکشف ہوئے اور سوقت اپنے دین سے بیزار ہوکر اسلام لائے
ہین وہ کون ہندوستان کا شہر ہے جہان ہندو نومسلم نہین ہے ایا اسکا منشا سوائے خوبی
و عمدگی دین اسلام کے کوئی اور چیز ہے ہرگز نہین آپ اسوقت نومسلم واقف بید و شاستر
سے موجود ہین اونسے لو پوچھ دیکھو تحقیق و تنقیح کرلو کہ اپنے دین ہندوے کو چھوڑ کر جو دین اسلام
اختیار کیا ہے تو نہ لطمع دنیا نہ بہ جبر و اکراہ بلکہ طوعا لصا مخلصا بعد انکشاف حقیت
دین اسلام کے چنانچہ ہمارے شہر **رام پور** مین کتنے ہی پنڈت علامہ دہر یکتاے
زمانہ واقف بید و شاستر اوسلے شبہات عارضہ کے آئے اور جب یہان کے علماے محققین
سے اون شبہات کے جوابات شافی پائے تو خوشی سے بغیر طمع دنیاوی کے دین اسلام مین
داخل ہوئے اور نبی آخرالزمان کا کلمہ پڑہا۔ اور اب بھی جسکو زبانی تحقیق منظور ہو تحقیق
کرے بشرط قبول اسلام۔ پھر علاوہ ان سب باتون کے مین کہتا ہون کہ تم خود سابقا
لکھ آئے ہو کہ حاصل دین مطابق امر آپکی عمل و اعتقاد الخ اسکے لیے اپنے دین پر عمل

تو کرو اور مطابقت اپنے دین کی اور اگلی سے ساتھ اوس طریق کے جو ہم ابتدا مین لکھ آئے
ہین ثبوت پہونچا و پھر خوبے وعمدگی اپنے دین کے اسلام کے خوبی وعمدگی سے موازنہ کرکے
دین اسلام کی خوبیان اگر لکھی جاوین تو اوسکے واسطے عمر نوح اور محنت ایوب درکار ہے
اصل معنوں خوبیون کا جو توحید الٰہی ہے اوسکی ذات وصفات مین جسکے حاصل یہ ہے کہ اوس کا
مثل کوئی نہ ہو نہ ذات مین نہ صفات مین وہ تمہارے یہان بالکل مفقود ہے اور جیسا کہ اوسکا
حق ہے کسی دین مین سوائے دین اسلام کے نہین پائی جاتی چنانچہ تمہاری توحید کا حال سابقاً
معلوم ہوچکا کہ تمہارے یہان توحید نام ہے تری دیو تھ کا یعنے تین دیوتاؤن کو خدا جاننے کا
اور بعض شاستر ونکے موافق تو آسمان زمین پتھر آدمے جانور دیو پرے فرشتے وغیرہ
سب خدا ہین مہا بھاگوت اسکندہ ۹ مین مرقوم ہے کہ آسمانی ہوا آگ پانی خاک ملکر یہ
پانچ مہابھوت ہین کہ ایسے شیو شکتی ہین سب خدا ہین ۔ اور بعض ہندو جو جینی اور
سراوگے کہلاتے ہین جنکا یہ دعوے ہے کہ ہم موحد ہین اور مشرک نہین چنانچہ رشن
مہادیو وغیرہ کسیکو نہین مانتے اور نہ دیوے دیوتا گنگا جمنا وغیرہ کو پوجتے ہین نہ لائق پرستش
سمجھتے ہین اونکی توحید کا یہ حال ہے کہ اونکے پرمیشور یعنے خدا پانچ ہین ایک نرگن
پرمیشور اور چوبیس اوتار پرمیشور علے ہذا القیاس توحید نصاریٰ اور یہود وزرتشت
وغیرہم کو سمجھ لینا چاہیے جسکی تفصیل ہماری کتب دینیہ مین موجود ہے ۔ سوائے اسکے بہت سی
خوبیان دین اسلام مین وہ ہین جنکا تمہارے دین مین پتہ ہی نہین نجملہ اونکے تصدیق ہمارے
دین کی کتب انبیائے سابقین مین جسکی تفصیل عنقریب آتی ہے موجود ہے بتلاؤ تو تمہارے

ف
دعوے ہین جو دین اسلام کے
جنکا اصل اصول سے کچھ
تعلق نہین اور دعوے کے
موافق نہین پایا جاتا
علے ہذا القیاس اور دینون کے

دین کی تصدیق ہی کسی نبی نے فرمائی ہے یا کسی کتاب مین کتب آسمانی سے آئی ہے اور
منجملہ ان مذہبون کے ایک ضبط اسناد کی اور تحقیق فن اسماء الرجال کی جو بلی رہ ہے جسپر
دارومدار ہے ثبوت اور حقیت دین کا وہ تمہارے یہان اصلا نہین اور ہمارے یہان
جس حسن ترتیب و تنقیح کے ساتھہ ہے وہ اہل علم کو خوب معلوم ہے اوسکی تفصیل کی جگہ
ضرورت نہین اسقدر بس ہے کہ ہمارے یہان اسناد صحیح مسلسل متواتر قران شریف اور احادیث نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم اور بعض معجزات تفصیلی اور عقائد اعمال کے حضرت کے زمانے سے آجتک
چلے آتے ہین اگر تمہارے یہان کے بید کی ایسے سنہ صحیح مسلسل و متواتر یا کسی کتاب شریف یا بیان کی
ہو تو پیش کرو اور دکھلاؤ اور اگر ہمسے چاہو تو جس شہر مین تم کہو ہم مسلمانون سے اسکے سند لیچلو
اور دیکھلو۔ منجملہ ان مذہبون کے جو خاص دین اسلام کے واسطے ثابت ہین ایک خوبی
ترقی ہے کہ اس تھوڑی سے مدت مین کہ اب کل تیرہ سو آٹھہ برس ہوے ہین اور اوسمین سے
اہل اسلام کے فوج کتنے خلافت حقہ کا زمانہ بہت تھوڑا گذرا ہے جسکے تفصیل تواریخ اصحابہ
و خلفاے عباسیہ و بنی امیہ سے ظاہر ہے باین ہمہ اسوقت کہ اکثر اہل اسلام ضعیف اور زمانہ
ہین مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک جیسا دین اسلام کا رواج ہے وہ عالم پر روشن
ہے یعنے اقصاے اندلس و مراکش و بربر وغیرہ بلکہ جزائر خالدات تک کہ صدہا فرسخ بلاد مسکون
کی ہے اور اقصاے چین بلکہ جزائر مشرقیہ چین تک کہ صدہا فرسخ بلاد مسکون کے ہے اور
سواحل جنوبی افریقہ شمل کیپ وغیرہ اور زنگبار اور جزائر جنوبیہ ہند شمل لنکا وغیرہ کہ جنوبی
ربع مسکون کے ہے اور بچاس چین بلکہ ساٹھہ ڈگری یعنے اقصاے تمام بلاد آباد

بوس تک کہ منتہے عمارات معتدبہا جانب شمال ربع مسکون کا ہے بطفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والذین معہ کی ایسا رائج ہے جیسا چاہیے اور روز بروز زیادہ ترقی ہے بخلاف اور
ادیان و ملل کے کہ نسبت دین اسلام کے سب قدیم اور پرانے ہین اور اونکی ملت و مذہب والے
جو حامی ہین اوسکے بڑے بڑے سلاطین صاحب شوکت و جاہ ہوئے اور ہزارون برس سے اوسکے
ترویج مین سعی رہے اور ہزارون اونکے پیشوائے دین و ملت علمائے علوم دین ہوتے آئے مگر
یہ ترقی روز افزون اونکو خواب مین بھی نصیب نہ ہوئی - مثلاً بخلاف قدیمہ کے جنکے نسبت یہ امور
مذکورہ مبین ہین ایک بڑے ملت مجوس یعنے زردشت کے ہے جو ہزارون برس سے چلی آتی ہے اور
منجملہ اون ملتون کے ایک ملت قدیمہ براہمہ ہند کے ہے کہ دین اسلام کے فروغ و ترقی کے مقابلے مین
سب خورد بود ہوگئین اور اب بھی اوسکے روبرو ہیچ ہے اور منجملہ اونکے ایک دین نصرانی ہے کہ
وہ بھی بہ نسبت دین اسلام کے ملت قدیمہ اور عظیم الشان ہے اور تمام یورپ اوس سے پیدا ہوا ہے
اور اکثر اقالیم انہین کے قبضے اقتدار و حکومت مین ہین اور ہمیشہ واسطے ترویج و اشاعت نصرانیت
کے لاکہون روپے صرف کرتے ہین کہین پادریونکو وعظ کے واسطے نوکر رکھتے ہین کہین مدرسے
بنواتے ہین کہین کرسٹان ہوجانے مین طمع جاگیر و ترویج سیم وغیرہ دلائے جاتے ہے اور شمال اوسکے
سیکڑون شہدے کئے جاتے ہین اور پھر باین ہمہ جو حال ترویج و اشاعت کا ہے وہ معلوم ہے
کہ دین اسلام کی ترویج سے اوسکو کچھ نسبت نہین ہے بلکہ برعکس اوسکے اور انہین کے ملت و مذہب
والے بڑے بڑے محقق اور منصف ہین اسلام اور اہل اسلام بلکہ تمام عرب کے کمالات اور
خوبیون کے معترف ہین اور بہت سے دین اسلام مین داخل ہوتے جاتے ہین اگر مین اون افراد

مقرین دین و مشہ نین باسلام کے اقوال و مدائح شریعت مصطفوی لکھوں تو ایک دفتر
عظیم معہ اسے لنداد و بیار کے نام پتہ کے واسطے تلخیص بعضے اقوال لکھتا ہوں **سڈلیو**
جو علم تاریخ کا ملک فرانس میں بڑا مدرس تہا وہ اپنے ہسٹری آف اسلام میں کہتا ہے کہ قوم
عرب جنتک ہمارے یعنے یورپ کے اوستاد ہیں جس سے انکار نہیں ہوسکتا اور جہان تک ہم کو
معلوم ہے گویا وہ ایک شمہ عرب کے اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آجتک ہمکو معلوم بھی نہیں ہوئی
مگر بہرکیف عرب کی قوم ہمارے بڑے فضل و کمال کا اب بھی سرچشمہ ہے پھر اسکی تائید میں اوس نے
سکندر ہیملٹ جو شے کا ایک لمبا سا قول نقل کیا ہے **نایم نزدرد**
میں جسکا مصنف فرانس کا وزیر اعظم ہے یہ لکھا ہے کہ ایک زمانہ میں اہل یورپ تاریکی جہالت
میں ٹکریں مارتے پھرتے تھے کہ دفعتہ اونپر امت اسلامیہ کی جانب سے ایک نور اویہ وغیرہ کا
پرتو افگن ہوا **گاڈفری ہیلنس** کا یہ قول ہے (اہل اسلام اپنے مذہب کے
تایم ہونے کے تہوڑے ہی عرصے کے بعد تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ فیاض
اور سب سے زیادہ باعلم قوم ہوگئی اور متقدمین کے علوم مفیدہ جسکو بیشتر انہیں
کے ذریعے سے ملے **جان ڈیون پورٹ** اپنے کتاب میں جو شمس سورخ
سے یہ نقل کرتا ہے اہل روما اور گوتھ لوگوں نے ہسپانیہ کو دو سو برس میں فتح کیا تہا
مگر اہل عرب نے صرف بیس برس میں اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پیرنی سے اوتر کر
اوسطرف فرانس میں پہونچ گئے اونکو علمی ترقی بھی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے اونہیں
فتح حاصل ہوئی انتہے **گاڈفری ہیلنس گرو** سے نقل ہیں

علیائی اسکو یاد رکھین تو بہت اچھا ہو کہ محمد کے سائل نے اسدرجہ کامیابی دیتے آپ کے
مریدون مین پیدا کیا کہ جسکو عیسے کی ابتدائی پیرووں مین تلاش کرنا بے فائدہ ہے آپکا
دین اسقدر تیزی کے ساتھہ پھیلا کہ جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین نصف صدی سے کم مین اسلام
بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتو پر غالب آگیا **لارڈ ولیم میور** اپنی کتاب
سیرت محمدیہ مین لکھتے ہین ہم بلا تامل اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ اسلام نے ہمیشہ کے واسطے
اکثر توہمات باطلہ کو کالمعدوم کردیا اسلام کے صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف
ہوگئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور قدرت کاملہ کا مسئلہ حضرت محمد کے معتقدون
کے دلون مین اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہوگیا ہے جیسے کہ خاص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے دل مین تھا مذہب اسلام کے بھلی بات جو خاص اسلام کے بنے ہوئے ہے یہ ہے کہ خدا کی مرضی
پر توکل اطلاق کرنا چاہیے لہذا معاشرت کے بی اسلام مین کچھہ کم خوبیان نہین ہین مذہب اسلام
اسبات پر فخر کرسکتا ہے کہ اسمین پرہیزگارے کا ایک درجہ موجود ہے جو اور کسی مذہب مین نہین
پایا جاتا انتہے مختصر۔ **لارڈ ڈفرن** ایلچی ہند اپنے اوس اسپیچ مین جو
چند روز ہوے جہاز سے اوترتے ہی بمبئی مین اہل اسلام کی نسبت دی ہے جسکو جنوری ۱۸۸۶ء مین
نگذیرے اور دیسی اخبارات نے شیع کیا ہے ملاحظہ تقریر کے بعد لکھتے ہین اگر پابند مذہب اسلام
مانع نہوتی تو اہل اسلام اسی مین سب پر سبقت لیجاتے انتہے ۔ اسب سے علاوہ خاص
انگلستان مین بہت سے انگریز مشرف باسلام موجود ہین دیکھو ۱۸۸۵ء مین یورپین سے تمام
یورپین مسٹر ولیم ہے کو کلیم صدا اپنے متعلقین کے جنمین سے مشرف باسلام ہوے

اور اونکی وجہ سے اسلام کے بنیاد وہان قایم ہوگئی اور وہان مسجد بھی بنا کی گئی چنانچہ وہ اپنی
تحریرین جو نیر اعظم مراد آباد مین چھپی ہے یون ظاہر کرتے ہین بجنسہ اوس خط کی عبارت نقل کرتا ہون
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جسپر عورتون نے آخیر تک دل سے اسلام قبول کیا اور عیسائیت
کو چھوڑ دیا خدا کی اسی ہدایت غیبی کی کشش کہ جسکی قدرت کاملہ سے یہ اثر پیدا ہوا اظاہر کرتا ہون
کہ یہ تبدیلی مذہب باس یقین کے باعث ہوئی جو ان لوگون کے سینون مین اس عاجز راقم کے ذریعہ
سے پیدا ہوا اونھون نے مان لیا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے میرے تبدیلی مذہب کے واقعات
مختصر یہ ہین ۱۸۸۳ء مین تبدیلی آب و ہوا کیلئے مراکو گیا اور جب مین اس ملک کے شہر تیجر
مین تھا تو میرے تو مذہب اسلام کیطرف پھر گئی گھر واپس آنے پر مینے قرآن شریف کا مطالعہ کیا اور مذہب
اسلام کے متعلق اور تصانیف بھی پڑہین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے کامل یقین ہوگیا کہ اسلام ہی ایک سچا
مذہب ہے اور اس خیال سے کہ اپنے دل یقینی اعتقادات کا اظہار نہ کرنا ایک گناہ ہے رہنمائے ہدایت
کے لئے خدا سے دعا مانگی اور قرآن شریف کو کھولکر دیکھا سب سے پہلے مجھے سورہ انعام کی
یہ آیتین مجھے نظر آئین قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ولا تکونن من المشرکین کہ
کہ مین حکم کیا گیا ہون کہ سب سے پہلے تابعداروں مین ہوون اور مشرکون مین سے نہ ہوون
قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم کہدو کہ بالتحقیق اگر مین خدا کی مخالفت
کرون تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہون گویا اسطرح مجھے بتایا گیا کہ تو کسیطرح بت پرست
نہین رہے اسبات نے اس معاملہ کا میرے دل مین فیصلہ کردیا مینے یک لخت علانیہ طور پر
عیسائی معبدون کی جسرعا ترک کردی اور اپنے آپ کو ایک مسلمان ظاہر کیا پھر مینے اسلام پر

کئی ناکچوڑے اور ایک چھوٹا سا کرہ خدا کی پرستش کے لئے کھولا ایک ایک کر کے تو سلم
میرے ساتھ شامل ہوگئے اگرچہ ابتدا مین یہ بڑا مشکل کام تہا مگر خدا کا شکر ہے کہ اب صادق الاعتقاد
مسلمانون کا مجمع بنگیا پھر مینے اپنے خیالات کی حمایت مین ایک چھوٹا سا پمفلٹ شائع کیا اور
آٹھ مہینے کے عرصے مین اسکی دو ہزار کاپیان بک گئین - عبادت کا کرہ ساڑہے بارہ سو روپے
کی لاگت سے تیار کرایا گیا تمام ہوا خطہ سرکو کلیم کا - یہ حال اشاعت اسلام کا یورپ
مین ہے علاوہ ازین بلاد شرق و مغرب مین سوائے ملک ہند کے ہے اوسکی کیفیت اہل
تواریخ و اخبار کو بخوبی منکشف ہی یہ جملہ معترضہ تہا - اب مین پھر بیان خوبی اسلام کیطرف رجوع
کرتا ہون - یہ دو چار حرف بیان اسلام کی کلی خوبیون مین سے شمار کی گئین جزی عقائد و عبادات
و معاملات مین خوبی بیان موجود ہین اونکی کوئی انتہا نہین علے ہذا القیاس برائے اور
غیریت اوس سے تمہارے دین کے مقابلے اسیطرح سمجہنا چاہیے جسکی حد و نہایت نہین تمہارے
یہان اہتمام پاکی کا جیسے ظاہر ہے اوس سے زیادہ باطن کی پاکی مہتم بالشان ہے تمہارے
یہان جسقدر ملوث نجاست ظاہرے کے ساتھ ہے اوس سے کہین زیادہ باطن کا اہتمام
ہے چنانچہ اونکے حال تمہارے بیان کے پاکی کا یہ ہے کہ گو موت طاہر مطہر ہے لیکن پاک
اور پاک کرنے والا - گوبر سے چرکا لیا جائے - عورت نفاس گائے کے گوبر اور پیشاب
سے سر دہوئے - اور اوسکو پیئے تو پاک ہو - بعض صورت مین مرد بہی موت پینے
سے پاکی حاصل کرتے ہین - یہ مقرر مسئلہ ہے برہمن اگر بغیر جنیو کے کہانا کہالے اوسکا
تدارک یہ ہے کہ گائے تیری کا منتر پڑہے اوس دن گائے کے موت کے سوا کچہ نہ کہائے

اور اگر یا ہمن چنڈال کے تالاب مین نہائے اوسکا پانی پیئے تو گو بر کہائے موت پیئے تب پاک ہو۔ ہندوؤنکے بڑے بھگت ہر روز پنچ گب پیتے ہین یعنے گو بر پیشاب گی دودہ دہی کہ ان سے زیادہ کوئی چیز پاک نہین۔ کوئی غیر قوم کے برتن مین کہائے تو اوسکو پنچ گب پلاکر پاک کرین جو ٹاکیسا انکے یہان ناپاک ہے۔ اسیطرح دو ہندو ایک برتن یا ایک پاترے مین نہین جاتے نہ ایک دوسرے کا جوٹا کہائین۔ اشرف المخلوقات کا منہ پلید ہے اور گاے کا گو موت انکے یہان پاک ہے۔ استنجہ غسل وغیرہ مین پاکی کا اہتمام جو تمہارے یہان ہے سب پر ظاہر ہے اسلیے تمہارے یہان عبادت کا بنیاد تعظیم اور اخلاص الہی پر ہے اور سین معاے ذکر آلہی کچھ غرض نہین تمہارے یہان کے جو عبادت ہے غیر کے غیر کے نام کی ذکر غیر کے اہتمام کے۔ ہمارے یہان ہر کام مین پہلے اللہ تعالے کا نام مبارک لینا مثلاً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا ہے تمہارے یہان پہلے گنیش کا نام کہتے ہین سری گنیشائی نمہ یعنے گنیش کو میرے نمسکار یعنے تسلیمات گنیش وہ شخص ہے کہ جسکی نسبت کہتے ہین کہ ایک بار پاربتی مہادیو کی بی بی نہانا ملکر نہانے لگی اور اپنے بدن کے میل سے ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہے اوسکو گھر کے دروازے پر بٹھایا تا کسیکو اندر نہ جانے دے اتنے مین مہادیو باہر سے آیا گنیش نے منع کیا مہادیو نے خفا ہوکر اوسکا سر کاٹ کر پھینکدیا پاربتی اوسکے غم سے بہت روئی کہنے لگی اسکو زندہ کردے مہادیو نے ہر چند گنیش کا سر تلاش کیا نہ ملا ناچار ہاتھی کا سر کاٹ کر گنیش کے سر سے ملاکر زندہ کردیا اور اوسکو یہ انعام دیا کہ جو شخص کچھ کام کرے پہلے تیرا نام لے جب پوجا کرے پہلے تیرے پوجا کرے کہ قبول ہوگی

چنانچہ سب ہندوؤں برن کا اسپر اجبک عادر آمد ہے اور اب تک انکے دیولون مین صورت گنیش
کی اسیصورت کے ساتھہ موجود ہے اور اکثر ہندو اپنے دروازون پر یہی شی وغیرہ کی تصویر
گنیش اسی کیفیت کے ساتھہ لگاتے ہین اور کاغذ پر چاپ اور لکھکر چپان کیا کرتے ہین تمہارے
یہان عبادات مین سے بڑی عبادت سندھیا ہے کہ اوس سے افضل کوئی عبادت نہین
جیسے ہمارے یہان نماز صورت اوسکی یہ ہے کہ دل سے توبرہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین
مصروف رہنا کہ آنکھین اور ناک بند کرکے اونکی صورت کا دہیان کرنا ہے بشن کی تصویر اپنی
صورت کو اپنے سینے مین دہیان کرنا سنکھ پوشاک چار مونہہ کنول مین بیٹھا ہوا اور مہادیو کی
صورت کو اپنے دماغ مین خیال کرنا تین آنکھین پانچ مونہہ سفید پوشاک ماتھے پر چندکا اور زبان
سے گایتری کا جپ کرنا اور بدن سے آفتاب کی تعظیم مین مصروف رہنا صبح و شام غروب وطلوع
وغیرہ اوقات مختلفہ مین باوضاع مختلفہ ڈنڈوت کرنا اسکند پوران مین مرقوم ہے
کہ گایتری سے بڑھکر بید مین کوئی چیز نہین اور کوئی وظیفہ اور منتر اوسکے برابر نہین۔
منوسمرتی مین ہے کہ پنڈت گایتری کے پڑھنے سے بیشک مکت یعنی نجات حاصل کرتا ہے
اور سوائے اسکے بہت سی قولیین ہین حالانکہ اونمین سوائے برہما بشن مہادیو کے
نام اور سورج سے التجا کے سوا اور کچھہ نہین خدائے تعالے کی تعظیم یا اوسکے نام مبارک
کا کیا ذکر ہے۔ اسیطرح برت یعنی روزہ جنون کی ہی نام کا رکھتے ہین مثلاً اکادسی کا
برت یعنے گیارہوین کا روزہ بشن کے نام کا اور چودس کو مہادیو کا۔ منگل کے دن
ہنومان کا۔ اتوار کو سورج کا ہفتہ کے دن سنیچر یعنے زحل کا اور مہادون کی اشٹمی کو

کشن کا کاتک کی اماوس کو یعنے دیوالی کے دن روز برت رکھتی کا۔ چیت کے
مہینے مین دیوے کا اور بعضے عورتین کاتکا کا برت رکھتی ہین۔ اور پھر بعضے روز دن
مین دنکو بھی کہاتی ہین اور رات کو بھی خلاصہ یہ کہ حق تعالے کے نام کا خالص روزہ
انکے یہان کوئی نہین ہے جو ہے غیرونکے نام کا۔ ہمارے یہان حج مین جو افعال
ہین وہ سراسر محبت و اخلاص و تعظیم و ذکر اللہ سے مملو و معمور ہین۔ تمہارے یہان
جو مقامات تیرتھ ہین اوسمین سوائے غیر کی عبادت و تعظیم کے کوئے بات نہین ہے
مثلاً مثھرا مین زیارت گاہون سے جو بتون کے نام پر مقرر ہین اور وہان جاکر بتون
کی عبادت کرتے ہین گنگا ہے جمنا ہے۔ جوالا مکھی کانگڑا۔ چنت پورنی۔ منسا دیوی
بندراہن۔ متھرا۔ دوارکا۔ کاشی۔ جگناتھ۔ بدری۔ وغیرہا ہین ان مقامات مین
سوائے بتون کی تعظیم اور پرستش کے کچھ نہین ہے۔ کہین پیپل کا تخت بناکر بت کے
نیچے رکھنا۔ کہین چاول چڑھانا۔ صندل ملنا۔ منتر پڑھکر دیوتاون کو ملانا۔ بھوگ لگانا
پانی پلانا۔ پان وغیرہ چڑھانا۔ پوشاک پہنانا۔ خوشبو جلانا۔ دیپک یعنے چراغ
جلانا۔ کہین استت یعنے بتونکو سرانہا۔ اور سوائے انکے اسی قسم کے امور
عبادت مین برتتے ہین۔ لکڑی پتھر حیوانات وغیرہ معبود ہین معبود حقیقی کے
خالص عبادت تمہارے ملت مین کہان ہے اوسکا نشان دو سب سے بڑے
معبود مہادیو کے پوجا کا طریق تمہارے یہان یہ ہے جو نشہ باہ کی خاصی دوا ہے
یعنے مہادیو کے لنگ کو جلہرے مین رکھتے ہین اور جلہرے مین سوراخ کے نکل جانے

کہ مہادیو کے لنگ کو اوسکے اندر داخل کر کے اوسکے پوجا کرتے ہین یعنے اوپر جل دہا
کہ پانی یا دودہ اور پانی ملا کر اوسکے دہار بہت دیر تک دیتے ہین اور مرد و عورت
لڑکے لڑکیان نوجوان بہوین بیٹیان سب جا کر اوس لنگ اور جلہری کے درشن
یعنے زیارت کرتے ہین گویا پانی یا دودہ پانی کے دہا۔ علامت ہے انزال کے
اور صورت ہے خروج نطفہ کے۔ اور اس لنگ کی پوجا کے سبب مین روایات مختلف
ہین۔ شب پران مین ہے کہ ایک بار پاربتی مہادیو کے جرو نے جماع کی خواہش
کی اول مہادیو نے انکار کیا جب پاربتی نے بہت اصرار کیا تب مہادیو نے جماع کے وقت
اپنے لنگ یعنے آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی اوسکی متحمل نہین ہوئی آخر بہت
تنگ اور بیقرار ہو کر بشن سے فریاد چاہی اور اوسکے آگے روئی پیٹی چلائی۔ تو بشن نے
مہادیو کا لنگ کاٹ دیا۔ مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کے سامنے بہت خوشامد اور
عاجزی اور لطائف الحیل کر کے اپنے جان بچائی اوسوقت سے لنگ کی پوجا شروع
ہوئے۔

ایک روایت مین ہے کہ بعضے متعقدین نے سنت مین (مقام کا نام ہے) تپسیا یعنے
زہد اور عبادت کیا مہادیو نے اوسکے حسن عقیدت کے امتحان کے واسطے اون کے عورتون
مین جا کر اپنا لنگ ننگا کیا اور برہمنون کی بددعا سے مہادیو کا لنگ بدن سے جدا گیا تب
مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا۔ برہمنون نے مہادیو کی بڑی تعریف کی۔ مہادیو نے خوش
ہو کر لنگ کی پوجا کا حکم دیا۔ اسی اوسیوقت سے لنگ کی پوجا شروع ہو گئی اور اب تک

جاری ہے ۔

ایک روایت مین یہ ہے آیا ہے کہ ایک دفعہ مہادیو نے گیلاس پربت پر رکھیشون کی عورتون سے زنا کی اوسکے بعد رکھیشرون نے بد دعا کے جس کا یہ اثر ہوا کہ جس سے مہادیو کا وہ مبارک آلہ جس سے یہ عمدہ کام سرزد ہوا تھا یعنے لنگ وہ سرے سے کٹ کر گر پڑا اور جس زمین پر گرا اوسپر بڑے آفت مچائی برہما نے سفارش کر کے مہادیو کو بڑے تکلون سے منایا اور رکھیشرون کو سخت سست سنایا ۔ برا بھلا کہا ۔ بڑی ملامت کی ۔ کہ مہادیو تمہارے یہان اتفاق وقت سے مہمان تھے اگرچہ تمہارے بہوون بیٹیون کے ساتھہ ایسے امر خبیث اونہون نے شقاوتی کے تاہم تم کو اون کے حق مین ہرگز بد دعا کرنے نہین چاہیے تھے بلکہ اور زیادہ تعظیم اور اخلاص کے ساتھہ پیش آنا تھا ۔ یہ نعمت غیر مترقبہ تمہارے ہاتھہ آئی کہ اونہون نے خود تمہارے یہان قدم رنجہ فرمایا تب مہادیو نے خوشنود ہوکر لنگ کے پوجا کے واسطے حکم محکم نافذ فرمایا ۔ اسے تبارہ پر تمام خود متقی پرہیزگار حتے الامکان اسکے امتثال مین ساعی وکوشان ہین ایک روایت یہ ہے کہ ایک مرتبہ نیند مین مہادیو کو شہوت غالب ہوئے اور اون کا لنگ کھڑا ہوا ۔ پاربتی بنجیال اسبات کے کہ اوسکی شہوت ضایع نہ جاے اوس ذات شریف کے لنگ کو اپنی فرج مین داخل کر کے بیٹھہ ہے اور لنگ بڑہنا شروع ہوا یہان تک کہ بڑہتے تھے آسمان تک پہونچا مگر پاربتی ہی ہی اوسپر

بیٹھی رہی - جب دیوتا ؤنکے مقام تک پہونچا تب پاربتی کو شرم ہوئی - چونکہ لنگ کا استقبال
بڑا ہونا ایک بڑی کرامت ہو لہذا اوسکی پوجا موجب نجات قرار پائی - ہر ہر مہادیو کے دا سطے
ظاہر ہے کہ ان پوجنے والوں کا دہیان پوجا اور درشن کے وقت ان اسباب کیطرف مبذول
جاتا ہوگا خصوصاً وقت خاص اور موقع مخصوص پر - ایک روایت مین ہے کہ ایک مرتبہ
بر ہما بشن نے اوسکے لنگ نا پنا تہا دس ہزار برس تک برابر نا پتے ہوئے چلے گئے لیکن
اوسکا کہین پتا نہ ملا - کہ کہان تک ہی - کچھ انتہا نہ پائی - واقعی جبکا لنگ اسقدر کا ہو اوسکے
عظیم الشان ہونے کا کیا ٹکانا ہے - الغرض برہما نے سمجھ لیا کہ میرا ضد ایسی ہے اس بڑا بہلا
کون ہوگا - نیا بر ہین اوسکی پوجا شروع کر دی - ایک روایت اسطرح بہی ہے کہ ایک روز
پاربتی جی نے مہادیو کے ساتھہ چوسر کھیلی اور بازی جیت لی جو شرط اسمین ٹھہری تہی اوسکی
حوالہ ہوئی - مہادیو خفا ہوکر ایک غار مین جا بیٹھا تبرگا اپنا آلہ کاٹ کر دیدیا جسکی پوری
تفصیل اوپر گذری فی الجملہ لنگ کی پوجا بصورت دخول در فرج گویا حکایت حال یادگار ہے
اوسکے کمالات و بزرگی حالات کی اسیطرح اور پوجاؤن کو سمجھنا چاہئے جنمین چشم بد دور کوئی امر
بیحیائی کا نہین ہی ہان - جیسے یہ ذکر کی پرستش کرتے ہین اونمین کے بعض فرقے جیسے بام مارگی
فرج کی پرستش کرتے ہین - خلاصہ یہ کہ انکے عقاید کا وہ حال اور عبادات کا یہ حال نعوذ باللہ منہا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - اب کہان تک تمہارے دین کی غیریت ظاہر کرون
چند امور مشتے نمونہ از خروارے واندک از بسیاری لکہدئے جس سے ہمارے دین کے خوبی مثل آفتاب روشن ہو
اوسے افسانہ غم ڈرتے ڈرتے + + سنایا کچھہ کہین سے کچھہ کہین سے

قال افسانہ

قال السائل اگر کہیں عیسوی یا محمدی ہی سچا ہے تو یہ دلیل یا تجربہ سے ثابت ہوتا ہے تمھیں کیا دلیل و تجربہ ہے اگر کہیں نبیوں کے معجزے دیکھیں گوئی الخ **اقول وبحولہ سبحانہ احول** قبل تقریر جواب کے چند مقدمات لکھنا ضرور ہی ہیں **پہلا مقدمہ** تواتر مفید علم یقینی ہے اور خبر مشہور قریب قریب اُسکے بلکہ بعضوں نے اُسکو تواتر کے قسم سے گنا ہے اسیطرح اخبار احاد متفقہ کی کثرت سے افادہ علم قدر مشترک کا ہوتا ہے اور اسکو متواتر معنوی کہتے ہیں اور یہ مقدمہ تمام جہاں کے عقلا کے نزدیک مسلم ہے اسواسطے کہ مدار اثبات وقایع ماضیہ کا مثلاً بہ نسبت اُن لوگوں کے جنھوں نے مشاہدہ نہیں کیا ہے انھیں تین قسم کی خبروں میں منحصر ہے اور یہ بحث ہمارے یہاں کتب عقائد اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث میں بتفصیل مذکور ہے بقدر حاجت اس جگہ لکھتا ہوں پہلے تعریف معلوم کرنا چاہیے پھر حکم پھر بعض کی مثال اُسکے ضمن میں مذکور ہوگی قال فی شرح المسلم وہو متواتر انکان خبر جماعۃ یفید العلم وقال عامۃ الحنفیۃ رحمہم اللہ ما یعبر بمتواتر احاد ومشہور وجہ الحصر ان الخبر ان رواہ جماعۃ لایتوہم تواطوہم علی الکذب ثم وثم فمتواتر والا فان روی عن صحابی جماعۃ لایتوھم تواطوہم علی الکذب ثم وثم وتلقی الامۃ بالقبول فمشہور کما قالوہ وہو ما کان احادا الاصل بان یروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد واثنان وبالجملہ عدد غیر بالغ حد التواتر فی القرن الثانی والثالث ومن بعدہم مع قبول الامۃ وانلم یکن کذلک فہو خبر الواحد وجعلہ الشیخ الامام ابوبکر الجصاص الرازی قسما من المتواتر وتبعہ بعضہم کابی منصور البغدادی وابن فورک ویوجب الخبر المشہور ظنا قویا کانہ یقین لکن لایسوغ الشبہۃ والاحتمال الناشیین

من لیس فیہ اصلا ثم قال العلم بالمتواتر حق ضروری العلم بالبلاد النائیۃ کمکۃ و مدینۃ شرفہا اللہ تعالی
والامم الخالیہ کالانبیا والسابقین و کاوس و کی ثم قال الجمہور علی ان ذلک العلم الحاصل من التواتر
ضروری غیر متوقف علی النظر فان العلم بحصول بخبر و سماع الخبر عن جماعۃ موصوفین حتی یحصل العلم بہ
لمن لا یقدر علی الحسب کالبلد والصبیان انتہی ثم قال کشمۃ الاحاد المتفقۃ فی معنی و لو التزاما
ی و لو کان المعنی التزامیا یوجب العلم بالقدر المشترک بین تلک الاحاد و لا یحتاج فی ذلک
الی الدلیل لان ہذا العلم ضروری یعلم تحققہ عند الرجوع الی الوجدان و لو وجد منکر لا یلتفت الیہ و یکذب
ببداہۃ العقل و ہو التواتر المعنوی فی الاصطلاح و ذلک کوقائع حاتم فی عطایاہ و وقائع امیر المومنین
علی فی حربہ و وقائع امیر المومنین عمر فی عدلہ و جلادتہ فی الدین و وقائع ابی ذر فی زہدہ الی
غیر ذلک من اخبار الصحابۃ و التابعین و غیرہم کرامات قطب الاقطاب محی الملۃ والدین
عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز انتہی و قال فی شرح العقائد الخبر المتواتر سمی بذلک
لانہ لا یقع دفعۃ واحدۃ بل علی المتعاقب و التوالی و ہو الخبر الثابت علی السنۃ القوم لا یتصور
تواطوہم اعلی الکذب بحکم العقل او افہم علی الکذب و مصداقہ وقوع العلم من غیر شبہۃ و ہو بالضرورۃ موجب
للعلم الضروری بالعلم بالملوک الخالیہ فی الازمنۃ الماضیۃ والبلدان النائیۃ فہہنا امران ۔
احدہما ان المتواتر موجب للعلم و ذلک بالضرورۃ فانا نجد من انفسنا العلم بوجود مکۃ و بغداد و دانہ
یحیل الا بالاخبار و الثانی ان العلم الحاصل بہ ضروری و ذلک لانہ یحصل للمستدل و غیرہ حتی
الصبیان الذین لا اہتداء لہم الی العلم بطریق الاکتساب و ترتیب المقدمات انتہی و فی شرح المواقف
و افادۃ العلم الضروری بما تواتر الاخبار عنہ امر لا شبہۃ فیہ اولا سبیل للعلم الضروری بالبلاد النائیۃ
و الاشخاص الماضیہ سوی التواتر انتہی خلاصہ یہ ہے کہ خبر متواتر اسکو کہتے ہیں کہ اتنے لوگوں نے

اُسکو نقل کیا ہو اُن سب کا اتفاق اور یہ کذب کے نقل کے نزدیک محال ہو پھر اُس میں یہ شرط
کہ ہر مرتبہ میں اوّل سے آخر تک اُسکے ناقلین اتنے ہی ہوں اوّل میں اتنے ناقلین نہوں اگر
بعد کو ہو جائیں اُسکو خبر مشہور کہتے ہیں اور جو نہیں تو خبر آحاد اور خبر متواتر سے علم یقینی حاصل
ہوتا ہے بلا تردد و شبہہ جیسے اخبار بادشاہان گذشتہ اور خبر دور دور کے شہروں کی
مثلاً اور خبر مشہور سے ظن قوی قریب یقین کے اور جو اخبار احاد میں کثرت روایات اتفاق
معنی کے ساتھ پائی جانے وہ بھی افادہ علم یقینی میں بمنزلہ تواتر کے ہے اسیواسطے اسکو
تواتر معنوی کہتے ہیں جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب سمجھ لو کہ مقدمہ رابعہ میں ہم جو اخبار
در باب اثبات نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرینگے اکثر ان تینوں قسموں سے خالی
نہیں پس ثبوت نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطعی و یقینی ہے **دوسرا مقدمہ**
معجزہ عبارت ہے اُس امر خارق عادت سے جو ظاہر ہو منجانب اللہ مدعی رسالت
کے ہاتھ پر واسطے اظہار صدق رسالت کے جسکا دوسرے سے مقابلہ نہو سکے قال فی
شرح المقاصد والمعجزۃ امر خارق للعادۃ قصد بہ اظہار صدق من ادعی انہ رسول اللہ تعالے
انتہی شرح مواقف میں ہے المقصد الثانی فی حقیقۃ المعجزۃ وہی بحسب الاصطلاح
عندنا عبارۃ عما قصد بہ اظہار صدق من ادعی انہ رسول اللہ پھر اُسکے شرایط کے بیان
میں کہا الشرط الاول ان یکون فعل اللہ تعالی او ما یقوم مقامہ من الترک وانما اشترط ذلک
لان التصدیق منہ ای من اللہ تعالی لا یحصل بما لیس من قبلہ الشرط الثانی ان یکون
المعجز خارقا للعادۃ اذ لا اعجاز دونہ فان المعجز نیزل من اللہ تعالی منزلۃ التصدیق
بالقول کما سیاتی وما لا یکون خارقا للعادۃ بل معتادا کطلوع الشمس فی کل یوم

بدہ والا زہار فی کل بیع فانہ لایدل علی الصدق لسادات غیرہ ایاہ فی ذلک اشترط الثالث ان یتعذر معارضتہ
فان ذلک حقیقۃ الاعجاز او ایھام ان یکون ظاہرا علی ید مدعی النبوۃ لیعلم انہ تصدیق لہ انتہی شیخ جلال الدین
سیوطی تفسیر اتقان میں لکھتے ہیں المعجزۃ امر خارق للعادۃ المقرون بالتحدی سالم عن المعارضۃ مولانا شیخ عبد الحق
محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں معجزہ امر خارق عادت کے ظاہر گردد بدست مدعی رسالت
کہ مقرون باشد بتحدی و معنی تحدی برابری کردن در کاری و پیش خواندن خصم را و غلبہ جستن در تحقیق آنست
کہ در معجزہ تحدی شرط نیست چنین از معجزات از حضرت رسالت ظاہر می شد کہ تحدی در انجا نبود
مگر آنکہ گویند مراد آنست کہ از شان وی تحدی باشد باین تقدیر قید وقوع از مدعی رسالت کافیست
انتہی قال القاضی عیاض فی الشفا المعجزۃ مع التحدی من النبی قایم مقام قول اللہ تعالی صدق عبدی فی طبیعہ
واتبعوہ وشاہد علی صدقہ فی الذی یقول ثم قال فی فصل بعدہ اعلم ان معنی تسمیتنا ما جاءت بہ الانبیاء
معجزۃ ہو ان الخلق عجزوا عن الاتیان بمثلہا وہی علی ضربین ضرب ہو من نوع قدرت البشر فعجزوا عنہ
فتعجیزہم عنہ ہو فعل اللہ تعالی دال علی صدق نبیہ کصرفہم عن تمنی الموت وتعجیزہم عن الاتیان بمثل القرآن علی
رای بعضہم ونحوہ وضرب ہو خارج عن قدرتہم فلم یقدروا علی الاتیان بمثلہ کاحیاء الموتی وقلب العصا
حیۃ واخراج ناقۃ من صخرۃ وکلام شجرۃ ونبع الماء من بین الاصابع وانشقاق القمر مما لا یمکن ان یدخل
احد الا اللہ تعالی فیکون ذلک علی ید النبی من فعل اللہ تعالی وتحدیہ من کذبہ بان یاتی بمثلہ فتعجیزہ
فاعلم ان المعجزۃ التی ظہرت علی ید نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ودلائل نبوتہ وبراہین صدقہ من بدء الزمن الی
معاد انتہی تیسیر مقدمہ ظاہر کردنا اللہ تعالی کا کوئی امر خارق عادت نبی کے ہاتھ پر مقارن
دعوی نبوت ورسالت ایسا کہ اسکا معارضہ کسی سے نہو سکے دلیل صدق نبوت نبی رسالت

بس ہی اور یہ لازم نہیں ہی کہ ہر بات جو معاندین طلب کریں جب وہ دکھلادے تو اوسکی نبوت ثابت ہو
اور جو نہیں تو نہیں اور یہ مقدمہ بہت ظاہر اور مبرہن ہے ۔ براہین عقلیہ و نقلیہ منجملہ اسکے ایک
یہ ہے کہ معجزہ دلیل ہے اثبات نبوت و رسالت کی اسپر جسطرح کہ ایک شخص دعوی کا مدعی
ہو اور اوسکے اثبات کیواسطے کوئی دلیل نقض و معارضہ سے پیش کردے تو بعد اسکے
اوسپر اور دلیل کا لانا واجب و لازم نہیں اسیطرح انبیا علیہم السلام پر بعد ارائہ ایک معجزہ کے
دوسرے کی حاجت نہیں دوسرے یہ کہ اگر ایسا ہو تو نبوت کسی نبی کی ثابت نہوگی اسواسطے کہ
معاندین کی عناد و تعنت کی کوئی حد نہیں جب نبی کوئی معجزہ ظاہر کریگا اور معاند طلب کریگا و بکذا پس
ثبوت نبوت کا کیا طریق اور نہ ثابت ہوا نبوت کسی نبی کی باتفاق اہل اسلام و غیر اہل اسلام بطلان
کیونکہ اہل کتاب و مشرکین سب انبیاء سابقین کے قایل ہیں اگرچہ بعض نبی کی نسبت بعض کو خلاف ہے
و من ثم قال العلامۃ المحقق الطوسی الخطیب فی التفسیر لیس من شرط کونہ نبیا صادقا تواتر المعجزات قبلہا
اذ لو فتح ہذا الباب لزم ان لا ینتہی الامر فیہ الی مقطع و کلما اتی النبی بمعجز اقترحوا علیہ معجزا آخر و لا ینتہی الامر فیہ
الی حد ینقطع عنہ عناد المعاندین و تعنت الجاہلین انتہی امام فخر رازی تفسیر کبیر میں افادہ فرماتے ہیں لیس
من شرط کونہ نبیا صادقا تواتر المعجزات العشیرۃ و توالیہا لانا لو فتحنا ہذا الباب للزم ان لا ینتہی الامر فیہ
الی مقطع و کلما اتی الرسول معجزا اقترحوا علیہ معجزا آخر و لا ینتہی الامر فیہ الی حد ینقطع عندہ عناد المعاندین و تعنت الجاہلین
پونتھا مقدمہ نبوت و رسالت ہمارے نبی محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے اور
ثبوت اسکا قطعی اور یقینی ہے اور دلایل و براہین اسکے غیر متناہی ہیں اور دلائل اعجاز
حیطہ حصر و بیان سے باہر ہے ہم چند دلیلیں واضح حسب تحریر میں لاتے ہیں

پہلی دلیل اثبات نبوت کی یہ ہے کہ ہمارے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت
کی تصدیق کتب سابقہ انبیای سابقین اور انکی بشارات مین ساتھ تصریح نام مبارک مع کمالات و غالب و صفات
کمال آپ کے اصحاب اور انکی امت کی موجود ہی بلکہ تمہاری کتب معتبرہ مین بہی تصدیق نبی آخر الزمان کی
موجود ہے شیخ عبد اللہ ترجمان جنکو اللہ تعالی نے بعد تحصیل کمال علوم دین نصاری کے ۹۳ سنہ عمر سے
تئیس مین مشرف باسلام فرمایا اپنی کتاب تحفۃ الاریب مین بتفصیل لکہا ہے مین اسمین سے ملخصاً
نقل کرتا ہون الباب التاسع فی ثبوت نبوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من التوراۃ والانجیل والزبور و شہادۃ
بعثتہ و بقاء ملتہ الی آخر الدہر صلی اللہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین اعلموا رحمکم اللہ ان ثبوت نبوۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ثابتۃ فی کل کتاب انزلہ اللہ تعالی وجمیع الانبیاء قد بشروا بہ فمن ذالک مافی الفصل
الثامن عشر (۱۸) من کتاب الخامس من التوراۃ فان التوراۃ خمسۃ کتب واجتمعت فی سفر واحد قال اللہ تعالی
قال لموسی علیہ السلام قل لبنی اسرائیل انی اقیم لہم آخر الزمان نبیا کمثلک من بنی اخوتہم وکل نبی بعث
بعد موسی کان من بنی اسرائیل وآخرہم عیسی فلم یسبق ان یکون من بنی اخوتہم الا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ من ولد اسمعیل واسمعیل اخو اسحاق ابن ابراہیم واسحاق جد بنی اسرائیل فہو ہی الاخوۃ التی ذکرت
فی التوراۃ ولو کانت ہذہ البشارۃ فی نبی من انبیاء بنی اسرائیل لم یذکر اخوتہم معنی والیہود اجمعوا
علی ان جمیع الانبیاء الذین کانوا فی اسرائیل بعد موسی لم یکن فیہم مثلہ والمراد بالمثلیۃ ہہنا ان یاتی
بشریعۃ ناسخۃ من جہۃ الامر بعدہ وہذہ ہی صفۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ من بنی العرب بنی اسمعیل
وقد جاء بشریعۃ ناسخۃ لجمیع الشرائع تبعتہ علیہ الامم فہو کموسی من ہذہ الحیثیۃ وافضل منہ ومن جمیع الانبیاء
والمرسلین ومن ذالک مافی فصل الثالث والثلاثین (۳۳) من کتاب الخامس من توراۃ ان الرب تعالی

اقبل من طور سینا و طلع علینا من ساعیر و ظهر من جبال فاران یعنی مکة و ارض الحجاز فان ثران اسم جبل من تلک
العلاقة الذین اقتسموا الارض مکان الحجاز و تخومه الفاران فتسمی القطر باسمه فی التوراة جاء الله من طور سینا یرید
بمجیء ظهور دینه و توحیده تبارک تعالی کما اوحی الی موسی بطور سینا و طلع من ساعیر یعنی جبلا من الشام کان ظهور دین عیسی
علیه السلام و ظهر من جبال فاران یرید بما اوحی الله تعالی من دین الاسلام بمکة و الحجاز ای نبینا محمد صلی الله علیه وسلم
قوله ان رایات القدسیین معه و عن یمینه فالقدسیون هم الرجال الابدال الصالحون المراد بهم ههنا اصحاب نبینا محمد
صلی الله علیه وسلم لانهم الذین کانوا معه عن یمینه فلم یفارقوا قط رضی الله عنهم و من ذلک ما اتفق علیه الاربعة الذین کتبوا الاناجیل
الاربعة ان عیسی علیه السلام قال للحواریین حین رفع الی السماء انی اذهب الی ابی و ابیکم و الهی الهکم و البشرکم من نبی یاتی
من بعدی باسمه فارقلیط و هذا الاسم الشریف هو بلسان الیونانی و تفسیره بالعربیة احمد کما قال الله تعالی فی الکتاب العزیز و مبشرا
برسول یاتی من بعدی اسمه احمد و فی الانجیل یوحنا بالاطلاق یارقلیطس و هذا الاسم الشریف المبارک هو الذی کان سبب
اسلامی و قال یوحنا فی فصل الرابع عشر (۲۶) من انجیله ان عیسی علیه السلام قال البارقلیط هو الذی یرسله
فی اخر الزمان و هو یعلمکم کل شئ فارقلیط هو نبینا محمد صلی الله علیه وسلم و هو الذی علم الناس کل شئ مما اوحی الله
تعالی من القرآن العظیم الذی فیه علم الاولین و الاخرین و ما فرط الله فیه من شئ کما قال تعالی فی حق نبی ذکره و لم یظهر بعد المسیح
نبی مرسل لهذه الصفة غیر محمد صلی الله علیه وسلم و هو المراد بهذه البشارة الجلیلة و قال یوحنا فی الفصل السابع
عشر (۱۳) من انجیله قال المسیح قال البارقلیط الذی سلمه الی من بعدی لا یقول من تلقاء نفسه شیئا و لکن ینبیکم بالحق
کله و یخبرکم بالحوادث و الغیوب و هذه صفة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم بالاخبار المتواتر بحیث الغیب لا ینکرها
الا کل مخذول مطرود عن باب رحمة الله تعالی و اما کونه لا ینطق عن الهوی لا یوحی یوحی فهذا شهد الله به فلا خلاف فیه
کما قال الله تعالی و ما ینطق عن الهوی ان هو الا یوحی یوحی ما اخباره بالحوادث و الغیوب فباب واسع جمیع فیه

کسب ہو بحرالمحیط بساطہ ۔ و فی الکتاب المذکور ایضا الامام ابو جعفر الاسکاف ابو جعفر عیاش فی فتوح دانیال والاخبار والاقطار
واما ثبوت نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم من کتب الانبیاء المتقدمین علیہ السلام فمن ذلک قال داؤد علیہ السلام فی الزبور فی الفصل الثانی والاربعین
ازیملک من البحر الی البحر ۔ ومن النہر الی اقطار الارض فاتیہ ویسجد لہ الملک تدین
والطاعۃ والانقیاد علی عبدہ فی کل وقت ویبارک فی کل یوم وتنور بنور یمن الدنیا وتدوم ذکرہ الی ابد الآباد وہو
موجود قبل وجود الشمس ۔ ہذا من صفات نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم والوجود یشہد لہ وکل من دفع ہذہ عنہ فلا فجد اللہ
اللہ لیستحقا ان دفعا ما دفع غیرہ من الانبیاء کذا زہو مجاہرا بالبہتان تعالی اللہ عن الانبیاء سوی او والنبی
نسبت الیہ ہذہ الصفات الجلیلہ وہو قبل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقبلہما الیہود ویعلمون انہا
صفاتہ الذاتیہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسد کمنون ذاتہ لما ثبت لہم فی الاولی ومن ذلک ما قال النبی یقوق
علیہ السلام فی الفصل الثالث والاربعین (۱۳) جاء اللہ من تیمن فی آخر الزمان یجی الرب من القبلۃ القدس من جبال فاران و
یجی الرب تبارک وتعالی یجی وجہ والقدس ہو نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظہر من جبال فاران ہی مکۃ
وارض الحجاز ومن ذلک قال النبی میتیا عن ای منجا علیہ السلام فی الفصل الرابع (۱۲) من کتاب
فی آخر الزمان تقوم امۃ مرحومہ وتختار الجبل المبارک لیعبدون اللہ فیہ ویجتمعون من کل الاقالیم فیہ لیعبدوا الواحد
ولا یشرکوا بہ شیئا وہذا ہو جبل عرفات بلاشک والامۃ المرحومۃ ہی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالاجتماع
بالجبل المبارک ہو اجتماع الحجاج بعرفات وانما نہم الیہ من جمیع الاقالیم ومن ذلک ما قال النبی
بیشعیۃ ای اشعیا فی الفصل الثانی والاربعین من کتابہ ان الرب سبحانہ یبعث باخر الزمان عبدہ الذی
اختارہ لنفسہ یخرج الامم یعلمہ دینہ ویحکم بالحق بین الناس فہو نبی حرجہ من الظلمات التی کانوا فیہا
الی نور الحق ما عنی الرب بہذہ قبل ان یکون ہذا حکم اللہ صفات نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واضحت لانہ

هو الذی لبثه الله فی اخر الزمان بعد ان اصطفاه لنفسه وجعل جبیه وخلیله من ملته
وبعث الیه الروح الامین جبرائیل لعلیه دینه وهو وحی القران والسنته وشرایع الاسلام وقد بلغ
صلے الله علیه وسلم کل ما امره الله تبلیغه وهو معنے قول هذا النبی وهو الذی علم الناس ما علمه الروح
الامین کان یحکم بین الناس ویمشی بالحق بینهم والعدل فانا کل ما امره به ودعا الیه ونهاهم عنه اجمع
اهل التقوی واولوا العلم الفحول علی عدله وصوابه فی الماموارات والمنهیات وما عنکره وکفروا به
من کفر الا عناداً او استکباراً او مکابرتاً للعیان وتخبطا فی حبال الشیطان بمختوم الخذلان والنور
الذی اخرج من الظلمات هو القران العظیم الذی انزله الله علیه وکلام هذا النبی بشیعته من ان الادله
واوضح البراهین علے نبوت نبینا محمد صلی الله علیه وسلم انتهے محدث دہلوی مدارج میں جو
لکھتے ہیں اوسکو لمخصاً نقل کرتا ہوں ذکر شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم در کتب سالقه بسیار
است وخاصه انبیاء ورسل علیهم السلام ومجالس ایشان مصروف بودند بذکر حضرت خاتم الانبیا صلوة
الله علیه وسلامه - ودر سری جگه ہے ذکر شریف محمد صلے الله علیه وسلم در کتب سالقه سماویه مذکور و مسطور
است واهل کتاب را بدان علم قطعی ولقد جاء هم الود وبحسد وعناد وغلبه شقاوت وخسارت براه استکاف
واستبعاد رفته تحریف تغیر وتبدیل اون اما در توریت بعد از حذف وتحریف وتغیر وتبدیل وخیانت ها که
امین اتقیا در او ے این امانت کرو نداده است که تجلی کرد حق سبحانه از سینا وتابانت از ساعیر و
واشکارا شد از فاران بسینا نام کوہے است که او را طور سینا وطور سینین گویند که تجلی کرد حق تعالی بروے
وکلام کرد بموسی علیه السلام وظاهر شد بروے نبوت او ونازل شد بروے انجیل وفاران اسم ابرانی است
تمام جبال بنی هاشم است در مکه که در یکے از آنها آنحضرت صلے الله علیه وسلم تعبد میکرد ومبدو وحی نبوے شد واین

سه کوه است یکی ابو قبیس که مکه در زیران ابادان است و در مقابل ان قعیقعان است تا طبن وادی در
شرقی آن که متصل قعیقعان است شعب بنی هاشم است و در روے مولد آنحضرت است بقول مشهور و ابن
حقیقه که از علماے امت است و قطب سالقه را خوانده و ترجمه کرده در اعلام النبوة میگوید که درین جا
هیچ غموضے و خفائے نیست هر کسے که تدبر و تامل کند دران زیرا که چندان که ثابت شده است که تجلی خدا
از سینا انزال توریت است بروسی علیه السلام بطور سینا و اشراق وے تعالے از ساعیر انزال انجیل بر عیسے
و وے علیه السلام سکونت میکرد در ساعیر بارض خلیل تقریبه که اورا ناصره گویند و بدین جهت تسمیه کرده شد
تا بدان اورا از نصاری چنانکه ثابت شد که مراد با شراق حق سبحانه از ساعیر انزال انجیل باشد بر عیسے علیه السلام
همچنین ثابت است که استعلان او از جبال فاران با نزال قرآن باشد بر محمد صلے الله علیه و آله وسلم و آن
جبال مکه است و نیست خلاف میان مسلمین و اهل کتاب دران که فاران مکه است و اگر دعوے کنند فاران غیر
مکه است و دور نیست از افک و افتراء ایشان گوئیم آیا نیست در توریت که ابراهیم ساکن گردانید هاجر و اسمعیل را
در فاران و گوئیم راه نمائید دیگر ما را بر موضع که اشکار است خدائے تعالے در وے و نام وے فاران است
و هر پیغمبرے که فرستاد او را خدائے تعالے کتابے را بعد از مسیح بنائید دار دین که ظاهر و منکشف شد و اشکار گشت
مثل ظهور و انکشاف دین اسلام و نیز آمده است که خطاب کرد پروردگار تعالے در توریت بموسے علیه السلام
در سفر خامس که پروردگار تو پیدا میکند و بر پا میدارد برائے تو پیغمبرے از میان برادران تو
و در روایتے از برادران ایشان میگرداند کلام خود را در دهان وے پس میگوید موالیشان را هر چیزیکه
امر میکنم اورا و هر که طاعت نکند چیزیرا که تکلم میکند وے انتقام میکشم از وے و این کلام دلالت واضح
بر نبوت محمد صلی الله علیه وسلم انتهے ملخصاً - اسکے بعد مولانا نے لفظ فارقلیط جو انجیل میں آیا ہے

اسکی تحقیق کی ہے کہ مراد اس سے پیغمبر آخر الزمان ہیں اور معنی اسکے احمد ہیں یا حامد یا مخلص چنانچہ لکھتے
ہیں - ودر ترجمہ دیگر از انجیل آمدہ است کہ گفت مسیح نہ میآید فارقلیط تا میروم من و قتیکہ بیاید فارقلیط
توبیخ و تجدید میکند عالم را بر تخطیہ و نمیگوید از پیش نفس خود چیزے را کہ نشنیدہ مے شود از وے و کلام
میکند ایشان را بدان و سیاست میکند ایشان را بر حق و خبر میدہد ایشان را بحوادث - اسکے بعد
واز کتاب حیقوق کہ پیغمبرے بود معاصر دانیال علیہ السلام منقول است جاء اللہ من الیمن والقدس
من جبال فاران و امتلاءت الارض من تحمید احمد و تقدسہ وملک الارض در تاب الامم و نیز آمدہ
تقد انکشف السماء من بہاء محمد و امتلاءت الارض من حمدہ و نیز در کلام حیقوق آمدہ کہ سنرع می نمیک
اغراقا و ترتوی السہام بامرک یا محمد ارتواء و این عبارت کنایتہ است از مبالغہ در امر و نہایت این
کار و اشارت است بکمال و اتمام کار دین و ملت در عہد نبوت وے چنانکہ فرمودہ اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی و در صحف اشعیہ پیغمبر علیہ السلام ذکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور است کہ حق تعالی
میگوید کہ بندۂ دوست داشتہ خود من کہ شاد است بوے نفس من بندہ مختار من خورسندی نفس من افاضہ
میکنم بروے روح خود را و فرمودہ ام بروے وحی خود را پیش ظاہر نمیشود و بر ابتہا عدل او
خدہ نمیکند و شنیدہ نمیشود آواز او در بازارہا میکشاید چشم ہاے کور را و بروے شنوا نمیگوشہاے کر را
وزندہ میگرداند دلہاے مردہ را بدہم او را انچہ بچکس نداد ہم احمد کہ حمدے گوید خدا را احمد تازہ
وتر شیعہ گردانیدہ نمیشود و غالب ساختہ نمیشود و وسیلہ نمیکند بہوا ے نفس خود را نمیدارد
صداے او را بر کوچے میگرداند صدیقان را او بروے رکن متواضعان است و بروے لوز خدا است
کہ ہرگز مرد نشنیدہ است بت نمیشود بروے محبت من و منقطع نمیگردد بروے عہد و بتوریت وے منقاد میشود

بعد دانستن مراد توریت این جا کتاب است که قایم مقام توریت موسی است - سوائے اسکے
بہت سی صفات اور احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتب انبیاء سابقہ مین ہین جنکو ہمارے
علماء نے کتب مبسوطہ مین ثبت کیا ہو راقم الحروف بوجہ خوف تطویل زیادہ تفصیل سے نقل نہین کرتے
اور پیچھے نہین خلاصہ یہ کہ بشارت دینا انبیاء سابقین کا بعثت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر
متواتر یا مشہور اور اور قدر مشترک کے تواتر معنوی مین کوئی شبہ نہین پس اوس سے ثبوت نبوت
ہمارے پیغمبر کا بدیہی ہے بنا بر مقدمہ اولے - کما قال الشیخ از دلائل نبوت و علامات رسالت و
صلے اللہ علیہ وسلم تراوف و تواتر اخبار - انکار بداہت شان عقلاء و منصفین سے نہین ہے اور
غیر عاقل اور غیر منصف لائق مخاطبہ نہین دوسری دلیل اثبات نبوت کی انطباق علماء
یہود و نصاے بنی اخر الزمان کے مبعوث ہونے کا زمانہ ولادت باسعادت سے پہلے اور وصیت انہے
لکھنا اور وصیت کرنا اپنی اولاد کو قبول اسلام اور ابلاغ سلام سے بحضور اقدس خدام خیر الانام
علیہ افضل الصلوہ والسلام بسبب ظہور بعد علامات ظہور جو اکابر اور کتب سے متواتر تا سمع
و منقول ہوتی چلے آئے تھے اور ظہور اخر الزمان کا اونکو قطعاً یقین تہا یہان تک کہ
یہ بات بھی کتب سماویہ کے دیکھنے سے بخوبی جانتے تھے کہ وہ خاتم انبیاء و رسل شہنشاہ دوجہان
پیغمبر اخر الزمان خاص شہر مکہ معظمہ مین ظہور فرمائین گے اور مدینہ شریف مین ہجرت فرمائینگے
چنانچہ مدینہ شریف مین آکر منتظر ظہور تشریف آوری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رہے
کمال اشتیاق حصول دولت ملازمت شریف اور دشمنون پر طلب فتح و نصرت بہ برکت ذات
مبارک پیغمبر اخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے چنانچہ بہت سے احبار و رھبان

نے بسبب وجود اُن علامات کے بعد ظہور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا اعتراف کیا اور مشرف باسلام ہوے
جیسا کہ دلیل دسویں اور گیارہویں میں آتا ہے انشاء اللہ سبحانہ جس سے یہ بات مبرہن ہوتی ہے کہ وہ احوال و صفات
جو انھوں نے اپنی کتب میں پڑھے تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال شریف و صفات منیف سے مطابق
نہوتی تو بی شبہ اُنکی نفرت و تکذیب کا موجب ہوتا نہ باعث گرویدگی اور انقیاد اور اسلام و اعتراف کما مر آنچہ
میں ہے بحقیقت دانا تر و شناساتر باحوال آن حضرت و صدق نبوت از یہود و نصاری کسی نبود کہ در توریت
و انجیل و صفات او را خواندہ بودند و در مدینہ ہوای دریافت سعادت ملازمت وی و دیدن نشان علامت ظہوری
صلی اللہ علیہ وسلم درین بلدہ نشستہ بودند و ہمیشہ بنظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
بودند و بر انصار کہ معادات و مخالفت داشتند بصفت وی صلی اللہ علیہ وسلم استفتاح و استنصار می نمودند
و می گفتند کہ زمانیکہ رسیدہ است کہ در سایہ دولت پیغمبر آخر الزمان و مارا از روزگار شما برآریم و بدرایشان
در وقت کشتن از عالم وصیت نامہا می نوشتند و بیران می سپردند و میگفتند کہ سلام ما بآن حضرت وی برسانید
و بگوئید کہ ما در اشتیاق قدوم جان دادیم و بایمان تو از عالم رفتیم اما بخاطر درست علم بصدق نبوت حضرت سید ابرار
صلی اللہ علیہ وسلم بیشمار است ہمیشہ ذکر آن حضرت را در توریت درس میگفتند و ذکر میکردند و اولاد خود را تعلیم
می نمودند و حلیہ شریف او را بیان میکردند و خروج او را و بعثت او را تعین میساختند و میگفتند کہ خروج او از مکہ معظمہ
بمدینہ خواہد بود آبو عامر راہب شخصی بود از بس ہیکلیں اوس خزرج صاف از وی حرآن حضرت بامنود و موافقت و
مصاحبت می نمود با یہود مدینہ و می پرسید ایشان را از دین و خبری او ندایشان او را از صفات پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
میگفتند کہ این دار ہجرت او ست پس ازان بنزد یہود تیما رفت ایشان نیز خبر دادند قبل آن پیش ازان بشام رفت
و سوال کرد نصاری از ایشان نیز خبر دادند بعد ازان آن حضرت بمدینہ آمد ابو عامر ترہب نمود۔

تیسری دلیل اثبات نبوت کی خبر دنیا کاہنان و منجمان یہود وغیرہم کا ساتھ طلوع ستارہ نبی آخر الزمان کے قبل زمان ولادت سے اور یہ کہ عنقریب نبی آخر الزمان کا ظہور ہوگا مدارج النبوۃ میں مروی ہے ابو سعید خدری از پدر خود مالک بن سنان کہ از شہدا ے احد است می آرد کہ گفت آمدم نبی عبد الاشہل را روزے و نشستم با ایشان و خدمت کنم و بودیم در ان ایام صلح کنندہ با یہود پس شنیدم و یلاس پرسید و میگفت من بملت حنفیہ و دین ابراہیم ام منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان شنیدم یوشع یہودی را کہ میگوید نزدیک رسیدہ است خروج پیغمبری کہ نام او احمد است بیرون سے آید از حرم و این بلدہ طیبہ منبع ہجرت گاہ او است پس آمدم سوی قوم خود در حالتیکہ تعجب میکنم از انچہ گفت یوشع پس شنیدم مردی را از قوم خود کہ میگوید تنہا یوشع میگوید این سخن را تمام یہود تعجب میکنند این سخن پس برخاستم از قوم یہود و رفتم بر نبی علیہ السلام و خبر دادم ایشان را ذکر کردند آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و گفت زبیر بن باطا کہ از رؤسای یہود بود بتحقیق طلوع کردہ است ستارہ احمد کہ طلوع نمیکند مگر بخروج پیغمبر ظہور وی و گفت باقی ماندہ است از پیغمبران مگر احمد این بلدہ مہاجر او است **چوتھی دلیل** اثبات نبوت کی اعتراف احبار و رہبان وغیرہم کے ساتھ ہونے آپ کے نبی آخر الزمان پیشین زمان ولادت سے اور ایمان لانا آپ پر اور شہادت دینا آپ کی نبوت پر اور ادعا کرنا کہ اللہ تعالی نبی آخر الزمان کو ظاہر فرمائے گا اور مجالس وعظ میں لوگوں کو نصیحت کرنی ساتھ قبول اسلام کے وقت ظہور نبی آخر الزمان اور بعثت آپ کی اور ہدایت و ارشاد کرنا طالبین طریقت کو ساتھ اس بات کے کہ نبی آخر الزمان کی یہ علامات ہیں اور فلاں جگہ انکی شرف ملازمت حاصل ہوگی اور اشتمال اسکی چنانچہ مدارج النبوۃ میں ہے اتفاق آمدہ کہ بودند یہود کہ استفتاح میکردند بر کفار عرب و میگفتند کہ خداوندا برانگیز نبی را کہ می یابیم وکرا و در توریت تا عذاب کند ایشان را و قتل کند و آرزوی ایشان آن بود کہ نبی از جنس ایشان باشد از بنی اسرائیل و چون مبعوث شد از جنس غیر ایشان حسد کردند و کفر ورزیدند در روایت است از سعید بن زید کہ برآمد پدر او زید بن عمرو در طلب دین

پس آمد نزد راہبی کہ در موصل بود گفت مرزید را مگر مجانی گفت از بیت ابراہیم گفت چہ مطلبی گفت دین مسلیم گفت برگزیدہ
است کہ ظاہر آنچہ تو مطلبی در زمین قو اور قصہ انکو ایمان لانے کا ہم دلیل گیارھویں میں لکھینگے انشاء اللہ تعالے
و نیز حضرت شیخ مدارج النبوۃ میں بیچ احوال اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر فرماتے ہیں امامہ
بن کعب کسی است کہ جمع کردیوم عروبہ را و عروبہ بفتح ہملہ نام روز جمعہ است جمع میکرد قریش را درین
روز و خطبہ میخواند برایشان و تذکیر میکرد ایشان را ببعثت دین پیغمبر اخر الزمان و آگاہ میکرد ایشان
را کہ وی اولاد من است و امر میکرد ایشان را باتباع وی و ایمان آوردن بوی انشا میکرد
درین باب ابیاتی کہ از آن جملہ این بیت است شعر بالتبی شاہد افحواہ دعوۃ ہ اذا قریش
تبغی الحق خذلانا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ آپنی ابتدائی اور پذیرائی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور سے جس اہتمام سے آپنے تعلیم پایا اُسکی کیفیت میں فرماتے ہیں
تا آمدند بمدینہ پس گماشتہ مرا در خدمت بنانی تا مل میکردم خوض او قوت خود می ساختم و بتحقیق
خبر داده بود مرا بصفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درین مقام و نشان داده بود بعلامات
نبوت وی و وصیت کرده بود بکرم چون دریابی او را تصدیق کنی و ایمان را بوی پس یافتم نشانہا
و ایمان آوردم برسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ وہ ہیں
جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر تحقیق کرکے تین سو برس تک طلب و تلاش
میں ملکوں ملکوں پھرے اور بعد تین سو برس کے فایز المرام ہوے بفضلہ الحمد و منہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ
در طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شنیدن اخبار بعثت تا سہ صد سال بروایت دیگر بیشتر ازان و میان
روی مقصود و مشہور است و از ابن عباس آمدہ کہ گفت چون قدم آورد ربیع مدینہ را گفت من خراب میکنم

این بلده را و گویند که اهل مدینه کشته بودند پسر تبع را بر سم دفاوه بعد ازیں گفت تبع یهودی بود در ان ایام
اعلم یهود بها الملک این بلده باست که مبعوث میشود نبی هجرت پیغمبری از نسل اسمعیل مولود او مکه است و اسم
او احمد این از هجرت او ست و قبر شریف او هم در ینجا خواهد بود پس برگشت تبع یمن و محمد بن اسحق در
در کتاب مغازی آورده که تبع خط برای نبی آخر الزمان نوشته کرده بود ی جایه صد از علمای قریت بودند که ترک
مراقبت و ی کنند قدم موافقت برآمانت مدینه بار زوی ادراک سعادت صحبت نبی آخر الزمان بر قبع
برای هر یک خانه بنا کرده و جاریخشیده و اموال جزیله داده و کتابی نوشت که در وی شهادت اسلام خوشتر نمود
از انجمله این ابیات است ۵ شهدت علی انه احمد رسول من الله باری النسم ۵ فلو عمرت عمری الی عمره
لکنت وزیرا له ابن عم ۵ و این کتاب بر اخنوم ساخته بکلان تبین این تبع تفویض نموده وصیت کرد که
اگر وی نبی آخر الزمان را دریابد این کتاب بخدمت وی رساند والا به اولاد اولاد خود به هر وسیلی
برای خاتم الانبیا بفرستاد و قدم دوم نزول فرماید گویند که خانه ابو ایوب انصاری که آن سرور در وقت قدوم
مدینه مطهره نزول فرموده در آن آن سرای بود آورده اند که زبیر بن بطا که اعظم یهود بود گفت من کتابی دارم
که پدر من مهر کرده است آزاد در وی کرا حمد است وی پیغمبر است که بیرون آید بارض قرط صفت او چنین
است پس تحدیث کرد آن بعد از پدرش و هنوز مبعوث نشده بود آن حضرت صلی الله علیه وسلم پانچوین
دلیل معجزه قبل ولادت جسکو ارهاص گویند یعنی سجده کردن فیل ابرهه کا حضرت صلی الله علیه وسلم کے
دادا عبد المطلب کے سامنے اور عبد المطلب کو سلام کرنا آن حضرت صلی الله علیه وسلم کے نور پر چون حاضر شد
عبد المطلب ابرهه فیل سفید کی آورده بود برای هدم بیت بخصوص طلبیده چون فیل نظر کرد بر روی عبد المطلب
سجده کرد فیل نه بود عادت آن فیل که سجده کند ملک ابرهه را چنانکه سجده میکنند فیلان دیگر دو گویا گردن

خدای تعالی فیل را دگفت فیل سلام بر تو ریکه در پشت تست ای عبد حبشه باستا فیل هرچند دندان

دوسری چھٹی دلیل دلیل اثبات نبوت کی در پی قتل حضرت عبد اللہ کے ہے اہل کتاب کا بسبب

دریافت علامات نبوت نبی آخر الزمان کے یعنی جو معرفت تھی کہ نبی آخر الزماں ہونیوالے ہیں اُنکی ارزو یہ تھی

کہ وہ نبی ہم میں سے ہوں یعنی بنی اسرائیل سے جیسا کہ دسیں چہارم میں کہ راجب ہوئے علامات نبی آخر الزمان

کے آپکے والد ماجد حضرت عبد اللہ میں سمائے لیکن اور ان علامات کے ذریعہ یہ بات اُنکو قطعی معلوم ہوئی

یہ نبی آخر الزمان کے باپ ہیں تو بوجہ برخلاف واقع ہونے اُنکی ارزو کے بسبب اپنی حمق اور نادانی کے

اُنسے بغض و عداوت رکھنے لگے حتیٰ کہ اُنکے قتل کے واسطے ہمیشہ لگے رہتے میں رہتے تھے اور موقع تلاش

کرتے تھے کہ اُنکو شہید کر ڈالیں اور دوسری ایک وجہ عداوت کی اور تھی وہ یہ کہ کتب سماویہ میں اُنکے یہ بات

موجود تھی کہ نبی آخر الزمان قتل کرینگے یہود اور نصاریٰ کو اور اُنکی تخریب ہوگی دین نبی امی سے پس جب

تحقیق ہوا کہ یہ نبی آخر الزمان کے باپ ہیں تو بخوشی چاہا بجہت اپنی شقاوت و بغض عداوت کے اُنکو قتل

کر ڈالیں تاکہ مبہور رہی ہونے پائے نبی آخر الزمان کا جس سے ہمارا دین منسوخ ہو حضرت شیخ

مدارج میں فرماتے ہیں اہل کتاب بدریافت بعضی علامات انکہ وجود پیغمبر آخر الزمان از صلب عبد اللہ بود

دشمن بیداشتند و در مقام اہلاک می استادند دایم بقصد اہلاک او در اطراف مکہ می آمدند و آثار

غریبہ و امور عجیبہ مشاہدہ میکردند و غایبہ خاطر میگشتند روزی عبد اللہ بصید فتہ بود جماعت کثیر از

اہل کتاب شمشیرہا آختہ از جانب شام بقصد عبد اللہ رسیدند وہب بن مناف کہ پدر آمنہ والدہ

آن حضرت بود نیز از آن صحرا بود دیگر سواران خلق کہ اہل این عالم مشابہتی نداشتند از غیب ظاہر شدند

و آن گروہ را از عبد اللہ دفع کردند وہب بن مناف چون این حال مشاہدہ کرد بخانہ آمد با اہل خود گفت

که مرجع اہم کہ آمنہ را کہ دختر بود وہب بن عبد المطلب ہم وایتی ہی بوسیلہ بعض دوستان خود بعرض
عبد المطلب رسانید و عبد اللہ نیز خواست کہ عبد اللہ را تزویج کند شخص می نمود کہ زنی شریف حسب
و نسب و عفت ممتاز باشد اختیار کند آمنہ بنت وہب را چہ باین صفات یافت پس
عبد اللہ را بوی تزویج کرد انتہی اور دو فقد الاسباب میں وہ علامات جس سے اہل کتاب نے
یہ جانا کہ حضرت عبد اللہ والد ماجد ہیں پیغمبر آخر الزمان کے یوں لکھے ہیں کہ آن شب کہ عبد اللہ
بوجود آمد اہل کتاب را معلوم شد کہ وی تولد نمود وہ زیرا کہ جائہ صوف سفید خون آلودہ کہ نبی معصوم
را علیہ الصلوۃ والسلام در آنجا بہ شہید کردہ بودند در دست ایشان بود و در کتب سماوی
خواندہ بودند کہ ہر وقت آن خون تازہ گردد و قطرہ ہای خون از آن جامہ فرو چکد علامت تولد پیغمبر
آخر الزمان خواہد بود و آن سبب اہل کتاب با عبد اللہ دشمن بودند انتہی اور نہ تنہا نبی آخر الزمان
کے والد کا انکو علم تھا بلکہ یہاں تک وہ جانتے تھے کہ نبی آخر الزمان قبیلہ قریش میں سے دو میان
دو مناف تولد ہونگے **ساتویں** دلیل اخبار اہل کتاب قریشی وغیرہم کا ساتھ طلوع ہونے ستارہ
تولد آپکے شب ولادت باسعادت میں در اسکی صبح کو اور مشاہدہ کرنا آپکے جمال جہاں آرا
کو اور بعد دیکھنے کے یقین کرنا آپکے نبی آخر الزمان ہونے کا ساتھ پائے جانے اُن علامات کے جو
اُنکو معلوم تھے کتب سماویہ سے وجود باجود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں صبح ولادت سے
کہ منجملہ اُنکے ایک مہر نبوت تھی در میان دو شانہ مبارک آپکے و بودند یہود قریظہ و نضیر و
فدک و خیبر جا فتند صفت آن حضرت را نزد خود پیش از آنکہ مبعوث شود و میگفتند کہ دار ہجرت

او مدینه است و چون متولد شد آن حضرت گفتند که زائیده شد احمد امشب و طلوع کرد کوکب لات
و عزا و هشام بن مرده از پدرش از عایشه روایت است که گفت ساکن شد یهودی که
بکه تجارت میکرد پس چون شب ولادت آن حضرت بود نشسته بود آن یهودی در مجلسی از
مجالس قریش گفت آیا دشما امشب مولودی بوجود آمده گفتند نمیدانیم گفت نظر کنید ای معشر
قریش و تحقیق فائید بخبر من میگویم زائیده شده است امشب پیغمبر این امت احمد میان دو شانه او
علامتی است که در وی موی هاست پس متفرق شدند قوم از مجالس خود حالانکه تعجب میکنند
از حدیث یهودی چون آمدند بمنازل خود پرسیدند از اهالی خود شنیدند که زائیده شده است
مر عبد الله بن عبد المطلب را پسری که نام کرده شده است محمد پس آمدند نزد یهودی گفتند زائیده شد
در میان مولودی گفت بعد از خبر دادن من یا پیش از آن گفتند پیش از آن گفت مرا ببرید
بسوی او پس بردند او را نزد آمنه گفت بیرون آر بر من پسر خود را پس بیرون آورد آن حضرت
را و برهنه کردند پشت او را پس دید یهودی آن علامت را در پشت مبارک او و بیهوش افتاد
بر زمین پس با فاقت آمد گفت چه شد مر ترا ای جو گفت رفت نبوت از بنی اسرائیل و بیرون آمد
کتاب از دست ایشان و این مولودی است که میکشد ایشان را و هلاک می کند احبار ایشان
را یا فقه عرب نبوت را شاد باشید ای معشر قریش و ای آگاه باشد بخدا سوگند غلبه و سطوت
شود مر شما را که بر آید از مشرق بسوی مغرب مر ایشان را کذا فی مدارج النبوه و نیز فقیر نائی
میں اس کتاب کے ہے روایت است از عبد الله بن عمرو بن العاص گفت در مر ظهران که نام
موضعی است قریب بمکه که مردم آزاد دنی فاطمه گویند راهبی بود از اهل شام که نام او جمیص

رو میگفت که نزدیک است که تولد کند در شما ای اهل مکه مولودی که طاعت کنند او را عرب و عالمک
گر ملک عجم و این زمان ولادت شریف است و هر مولودی که پیدا می شد از احوال آن می پرسید
چون شد صبح روز که وردی ولادت شریف واقع شده آمد عبد المطلب نزد آمنه رفت و خبر داد
بولادت آن حضرت گفت عجیب این شنیدم در شما آن مولود است که حدیث میکردم من شما را
از وی گفت چه نام نهادی او را گفت محمد گفت والله تحقیق بودم که میخواستم در میان شما و چو
این مولود را بدین خصلت که می شناسیم آنرا بدان نجمی طلوع نجم وی شب دوم ولادت او روز
دوشنبه بیستم نام او محمد است صلی الله علیه و سلم و ابو نعیم از حسان بن ثابت آورده که گفت بودم
من در وقت ولادت آن حضرت کودکی هفت ساله یا هشت ساله و در می بستیم میان قصه ها
دمی شنوم یهودی که فریاد میکند در بالای قلعه خود را پس میگوید که آنها چه شده مرا که فریاد میکنی
و میخوانی مرا گفت طلوع کرد نجم احمد که زائیده شد در این شب انتهی شهر بن حوشب و لیل خانه کعبه کا سجده کرنا
شب ولادت میں بشکر میلاد نبی آخر الزمان در پرزه پرزه ہونا بتوں کا خود بخود اور سرنگوں ہونا انکا
بسبب دبدبہ و شوکت ولادت بادشاہ عالیجاہ مظہر تو یا له کی نقل است از عبد المطلب
که گفته من در شب ولادت نزد کعبه بودم چون نیم شب شد دیدم که کعبه مائل شد بقام ابراهیم و سجده
رفت و از وی آواز تکبیر آمد که الله اکبر الله اکبر رب محمد المصطفی الآن قد طهرنی ربی من نجاس
الاصنام و ارجاس المشرکین و از غیب آواز آمد که بخدای کعبه که برگزیده کعبه را آگاه باشید
که حق تعالی کعبه را قبله دیگر آخت و مسکن بهارکه دیگر گردانید و بتان که پیرامون خانه کعبه بودند
پاره پاره می شدند و بت بزرگ که آنرا اهبل میگفتند بر روی افتاد و ندا آمد که زائیده شد

ز آمنہ محمد و فرو آمد بر و بحجاب رحمت مدارج النبوۃ ساتویں دلیل خبر و پیشا سطیح اور سیف ذی یزن یمنی
کا ساتھ ظہور نبی آخر الزماں کے روضۃ الاحباب میں سطیح کا مفصل قصہ لکھا ہے اور مدارج النبوہ میں مختصر میں
دونوں کتابوں سے اخذ کر کے بقدر ضرورت لکھتا ہوں وفی کتاب الاعلام الشیخ الزرندی رح وکان
من اعظم الحوادث عند مولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشقاق ایوان الکسری ثم قفا لہ کذلک الی زمانا
فی سنۃ ستۃ وأربعین وسبع مائۃ ثم اسہ اعلم الی ای مدۃ بقی آوردہ اند کہ در شب ولادت آں سرور در پارچہ
سادہ در زمین فرو رفت و در دو خانہ کہ آزاد و بیادہ گفتندی وان شد و پیش ازاں ہزار سال منطفی
شدہ بود و در آنگشتہ بود و ایوان کسری در اضطراب و لرزہ آمد چہاردہ کنگرہ ازاں بیفتاد و کسری بجہت
آں حال بسیار فزع و خائف شد شکون بگرفت ای خوب دیکن اظہار تجلد و دلیری نمود و چند وقت جزع و غصہ
خاطر خویش را از مردم اخفا کرد و گاہ رای و برآں قرار گرفت کہ آں رقت را از وزرا و خواص پنہان
ندارد پس تاج بر سر نہادہ بر سریر خود نشست و خواص را جمع کرد و چون ہمہ گرد آمدند مکتوبی او جانب فارس رسید
کہ در فلان شب استکدہ فارسیان بمرد و پیش ازاں ہزار سال نمرد بود و آں ہم در شب سقوط کنگرہای ایوان او
بود پس این واقعہ علاوہ غمہای کسری شد و موبد بدان یعنی قاضی قضاۃ شہر وی گفت من ہم آں شب در خواب
دیدم کہ شتران تند و سرکش اسپان عربی را می کشیدند و از دجلہ گذر کردند و در بلاد منتشر گشتند کسری چون ازمود
این واقعہ شنید بادی گفت موبد این چہ تواند بود حالا کہ وی پیش ایشان بود در علم گفت حادثہ خواہد بود کہ
در ناحیہ عرب واقع شدہ کسری مردم را برای تحقیق احوال کاہنان فرستاد خصوصاً بر سطیح کہ در علم کہانت
از ہمہ بالاتر بود بہ نجران بن المنذر نوشت کہ مردی بنزد ما فرست کہ دانا بود بہ پیغمبری کی ما از وی سوال کنیم نعمان
عبد المسیح را نزد وی فرستاد پس کسری حالات نوشتہ را بعبد المسیح باز داد و گفت این امور ولادت

برخاست میگفت میخواهم که بدانم که آن چه خواهد بود وی گفت خواهیم جواب این سوال من است که کردی تا
نزول اردو نام وی سطیح است گویند سطیح کاهنی و از بنی غیب که مفاصل نبود و یرا قدرت بقیام و قعود
نداشت الا وقتی که در غضب شدی پر باد گشتی و نشستی در اعضای وی هیچ استخوان نبود مگر استخوان مجوف سر پای
دست و اصابع و گفتی یا سطیح بود از گفتن چون میخواستند که ویرا بجای بر بندی هیچ نداد را چنان که جامه
پیچند وی بر گویند روی او در سینه او بود و یرا سر و گردن نبود و اهل تاریخ گویند در ایام سیل عرم
آمده تا زمان ولادت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم زیست چنانچه عمر وی قریب شصت صد سال بود و چون
خواستندی که وی کهانت کند و اخبار غیب گوید او را می بنشانیدند همچنانکه مشک دوغ را می جنبانند
پس بروی افتادی از مغیبات خبر دادی المقصد کسری عبد المسیح را گفت فی الحال بنزد وی دان شو و
جواب سوال من از وی معلوم کن و باز آی عبد المسیح بجانب سطیح روان شد چون شهر وی رسید بنزد
او در آمد سطیح در سکرات موت بود سلام کرد و تحت کسری بیان داد و از وی هیچ جواب نشنید بیتی
چند گفت که مشتمل بود بر حال عبد المسیح آنکه ویرا کسری نزد سطیح فرستاده تا جواب سلالت وی گوید سطیح چون این
ابیات بشنید سر برداشت و گفت عبد المسیح آمده بجانب سطیح و تحقیق که سطیح بر شرف آن است
در قبر و آید فرستاده است تا ملک نبی سناتان یعنی نوشیروان را برای اضطراب و تزلزل ایوان و افتادن
کنگرهای آن و فرو نشستن آتشکده فارسیان و خواب موبدان وی عبد المسیح و تمیکه پیدا شود و قوت یعنی و آخر اندن
و ظاهر گردد صاحب عصا یعنی محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم روان شود و دو خانه سماوه و فرو رود
در دریاچه ساوه و بمیرد آتش آتشکده فارس و مسلمان اهل مقام فرو نشستام مقام سطیح نباشد یعنی حکومت
فرس از زمین اهل منقطع شود و سطیح وقت حیات از سر چه دنیا بدر برد و علم کهانت وی در

در زمین بنده و سیح این کلام تمام کرده و بنقیاد و بعضی محققان فن سیر و تواریخ آورده اند که چون شیخ
وقت یافت علم کهانت برافتاد این سخن مشعر است باینکه گویا مقصود اصلی از وجود کاهنان عرب
ان بود که اخبار از بعثت آن حضرت نمایند و انچه در اخبار وارد شده که لا کهانة بعد البعثة موید این
معنی است انتهی میگویم بر ان اخبار که متواتر و مشهور شده اند هیچ کس را شبهه نیست اما
که جماعه از مورخان زمانه دراز تا بحال در کتب تواریخ عرب و عجم خصوصا مجوس و زردشت و
و نصاری بین منقول چلے آتے ہیں اور سوای اسکے بہت سے عجائبات و ارهاصات جو واقع ہوے
اسیواسطے حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ایات و کرامات کہ در ولادت آن حضرت ظاہر شده زیاده از انست
کہ در حد حصر در آید انچه مذکور شد پاره از انست و اشهر و ابهر و اعجب آن جنبیدن و لرزیدن ایوان
کسری و افتادن چهارده کنگره او ست انتهی مصنفین اذکیا پوشیدہ نہیں کہ نبی آخر الزماں کے
بدیہ تولد و شوکت ظہور سے بجھ جانا آتشکدہ کا دگرگوں ہونا کنگرہ ایوان کسری کا جو بادشاہ تھا
آتش پرستوں کا اور سوکھ جانا دریاچہ کا اور سرنگوں ہونا بتوں کا سب اشارہ واضحہ
ہے اس بات کی طرف کہ بت پرستی باطل ہے اور بت پرست لایق ہلاکت اور حق پرستی
کا دور آیا تمام آثار شرک و کفر محو ہونیوالے ہیں چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا جبکہ نور اسلام کی
ترقی زمانہ ثبوت سے لیکر آج تک مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک شہر شہر قریہ قریہ
مشاہد و محسوس ہے اور صحابہ کرام نے کیسے کیسے بت خانہ توڑکر مساجد اسلام کی بنا قایم کی
اور بعد انکے ہمیشہ بادشاہان اسلام نے کیسے کیسے نشان بت پرستوں کے مٹائے ہیں ایسا ہی
ایمان لانا احبار و رہبان یعنی علماے یہود و نصاری کا نبوت آنحضرت و نبی آخر الزماں سے

بسبب دریافت علامات نبوت مطابق اخبار کتب سماویه کے قبل بعثت دعوی نبوت اگرچہ صحابہ
میں اخبار کثیرہ وارد ہیں لیکن ہم اس جگہہ ایک دو خبر پر اکتفا کرتے ہیں از انجملہ خبر بحیرا راہب
کی ہے جو عالم تھا توریت و انجیل کا مواہب روضۃ الاحباب وغیرہ میں ہے در سال دوازدہم سفر کرد
بسوی شام چون رسید ببصری کہ از بلاد شام است بحیرا راہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را
پیغمبر آخر الزمان در توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ خواندہ بود بشناخت و این بحیرا از احبار نصاری
بود و بزہد و ورع موصوف و ممتاز بود و در قریہ کہ نزدیک ببصرہ بود صومعہ داشت مدتہای
مدید گذشتہ بود کہ در انتظار دیدن پیغمبر آخر الزمان نشستہ بود و عمر میگذرانید چون قافلہ قریش ازآن
راہ می گذشت و دو سہ بار نزول میکرد از صومعہ برآمدی آنحضرت را کہ بہ نشانہای دانست بجستی و
چون نشانہا نیافتی باز بصومعہ در رفتی یکبار قافلہ قریش آمدہ بود چون نگاہ کرد دید کہ ابر پارہ ایشان
سایہ انداختہ کہ ہمراہ ایشان میرود چون آن حضرت با بوطالب زیر درختی در آمدہ نشست
این ابر بر بالای آن درخت استاد بحیرا از مشاہدہ این حال متحیر و متعجب بماند پس بحیرا برای ایشان
ضیافتی کرد و اہل قافلہ را طلبید ابو طالب آن حضرت را در منزل گذاشتہ آمدہ بود و در زیر
درختی بحیرا چون بمنظر نگاہ نگہ کرد دید آن ابر پارہ را کہ آنجا استادہ ست گفت ای اہل قافلہ
کسی ہست کہ از شما کہ درین مجلس حاضر نشد پس آن حضرت را طلبیدند و آن ابر پارہ ہمراہ
آن حضرت بر سر مبارک وی سایہ کردہ نیز آمدہ ست کہ چون قافلہ بعقبی جبل آمد بحیرا
از ہر شجر و مدر شنید کہ میگوید السلام علیکم یا رسول اللہ و دید درخت مبارک آن حضرت
مہر نبوت ہیئت کہ در کتب سماویہ خواندہ بود بوسید آنرا و ایمان آورد بحیرا بآنحضرت

از حال چه پرسی گفت و رقه این ناموس است که بر موسی نازل می شد بشارت باد ای محمد تو رسول خدائی گواهی
میدهم که تو آن پیغمبری که عیسی بشارت داد که رسولی بعد از من مبعوث خواهد شد که نام او احمد است و زود باشد
که مامور شود بجهاد و قتال کفار ای کاش من در آن وقت زنده بودمی و جوانی تو را مدد کردمی و آنگاه پیرون آرند ترا قوم تو
از اینجا آن حضرت مسرور و شادمان بیرون آمده اندر شتابان گفت و رقه آری خواهد هیچ خبری هرگز مثل آنچه آوردی
تو مگر آنکه دشمن و اذیت کرده شد و میدانست که یعنی سنت الهی بر آن جاری است که کافران همیشه دشمن پیغمبران میباشند
هیچ پیغمبری نیامد مگر آنکه دشمن داشتند او را کافران اگر دریافت مرا زود تر یاری و هم یاری دادی
قوی پس در نشکه در وقت وفات یافت و زمان ظهور دعوت در نیافت و دی از ایمان آورندگان
تصدیق کنندگان آن حضرت است و زمان نبوت را در نیافت و خود جماعه بوده اند که پیش از وجود
و ظهور صورت عنصری آن حضرت ایمان بجای صلی الله علیه وسلم آورده مثل حبیب نجار و غیره بلکه خصوصیت
باشخاص جمیعت تمام رسل و انبیا و امم ایشان بآن حضرت ایمان آورده و از جمله معترفین و معرفین
صفات آن حضرت سه زید بن عمرو بن نفیل است و اشکلان خیبری و رشاموک علمای یهود بتبع کاحکم
اور تیفرین علمای نصاری سه هرقل است چنانکه قصه عنقریب آتا ہے اور رومیه کا حاکم ہے اور مقوقس مصر
کا حاکم اور اسکا وزیر اور عبد الله بن عمر یا اور ابن الخطب اور اسکا بھائی اور کعب بن الاحبار و زبیر بن باطیا
وغیرہم و سعد بن ذلیل شہادت علمای یهود وغیرہم کی ساتھ نبوت آپ کے بحوالہ نصوص اپنے
کتابکے اور بیان علامات نبوت نبی آخر الزمان کا حضرت صلی الله علیه وسلم کی حضور اقدس
بعد مبعوث ہونے آپکے اور ایمان لانا آپ پر اور داخل ہونا اسلام میں جاننا چاہیے کہ
بڑے بڑے علمای یهود زمان بعثت و دعوت میں قبل ہجرت کے اور بعد ہجرت کے مکہ اور مدینہ وغیرہ

با سلام ہوے ہیں اور سوای علما کے جو یہود ایمان لائے ہیں وہ علاوہ منجملہ اُنکے ایک عبداللہ بن سلام
ہیں حضرت شیخ مدارج میں لکھتے ہیں و ہمان روز کہ حضرت بمدینہ منورہ قدوم آورد و عبداللہ بن سلام
کہ از احبار و اشراف یہود از اولاد یوسف علیہ السلام بود آمد و ایمان آورد و ازہمان روز کہ خروج
آں حضرت بمکہ شنیدہ بود منتظر سعادت لقاء شریف وی بود چون بلقای شریف مشرف شد گفت آں حضرت
تو کئی ابن سلام عالم اہل یثرب گفت نعم فرمود سوگند میدہم ترا بخدائی کہ فرستادہ است توریت را می یابی
تو صفت مرا در کتاب خدا گفت نعم گواہی میدہم کہ تو رسول خدائی و خدا ظاہرت و غالب کنندہ تست
و غالب کنندہ دین تست بر ہمہ ادیان و بر ستی کہ من میابم صفت ترا در کتاب خدا کہ با تو خطاب کردہ
و گفتہ است یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین و انت عبدی و رسولی سمیتک
المتوکل لست بفظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ و لکن یعفو و یغفر و دین یقبض الیہ
حتی یقیم بہ الملۃ اعوجاج بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بہ اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا و در روایتی این
زیادہ آمدہ کہ ترا نمیمیرانم و نمیگذارم تا تضخیق گویندہ نیست دروغ را راست و درست میگردانم او را برای
ہر صفت جمال جمیل وی بخشم و او را بر خلق کریم و میگردانم سکینہ و آہستگی وی آرائش لباس وی و تقوی
و پرہیزگاری ضمیر و وی حکمت معقول وی و صدق و فا طبیعت وی و عفو و معروف خلق وی و عدل سیرت
و حق شریعت وی و ہدایت امام وی و اسلام ملت وی و احکام وی راہ راست نمایم مردم را بوی بعد از گمراہی
و دانا گردانم بوسیدہ وی بعد از نادانی و بلند آوازہ گردانم بوی بعد از گمنامی و بسیار گردانم بعد از قلت
و جمع سازم بعد از فرقت و غنی گردانم بعد از فقر و جمع میسازم الفت دلہا بوی و امتہای مختلف و ہواہای پراگندہ
و امتہای متفرقہ را بگرد او میاورم و او را بہترین امتہا انتہی اور قصہ آنکے اسلام لانے کے وقت سلام

وتصدیق نمود واقرار کرد بنبوت وی پس یکی از آن کسانی است که ایمان آوردند بآن حضرت پیش
از بعثت مثل حبیب نجار و در قصهٔ اصحاب القریه وغیره و درین سفر هفت تن از روم بقصد قتل آن
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم برآمده بودند و بجای بدلائل واضحه نبوت آن حضرت بایشان اشارت کرد
و گفت که این کودک آنکس است که در توریت و انجیل و زبور وصف وی خوانده اید و گفت چون خدای تعالی
امری خواسته باشد هیچکس تغییر آن نتواند کرد و بجا وصیت کرد ابو طالب را بحفظ آن حضرت از
یهود و نصاری که این پیغمبر آخر زمان خواهد بود و دین وی همه ادیان را باشام مبرکه
یهود دشمن اویند پس ابو طالب متاع خود را در بصری بفروخت و بمکه بازگشت و در روایتی ابو طالب
آن حضرت را با جماعتی بمکه بازگردانید و خود بطرف شام رفت و این قصه مشهور است و ترمذی آن را
نجسس کرده و حاکم تصحیح نموده و آنهی از آنجمله ایک مسطورا راهب است که چون وقت آن حضرت صلی الله
علیه وسلم پنجسالگی بس کسی عمر امیر المومنین خدیجه رضی الله تعالی عنها که طرف سے اموال تجارت لیکر شام کو تشریف
لے جاتے تھے تو وہ راستہ میں ملا تھا آن حضرت صلی الله علیه وسلم در سال بیست و پنجم باز بجانب شام بهمه
تجارت رفت کاروان قریش تجارت شام میرفت خدیجه ازین میخواست که مال ابوی سپارد ازین تا ازان
صلی الله علیه وآله وسلم نیافت و خود آن حضرت را تا مکه قریش پیش از ظهور نبوت محمد امین میخواندند پس خدیجه
پیش آن حضرت صلی الله علیه وسلم کس فرستاد سید عالم بعد از مشاورت با ابو طالب قبول نمود درین سفر
نیز چون ببصری رسیدند دو صومعه بسطورا راهب بود آن حضرت در پای درختی نشسته بود بسطورا چون دید
گفت در پای این درخت نه نشسته الا کسی که پیغمبر باشد و نیز آن شجره بی بار و خشک و چوبهای آن پوسیده بود
برگها و رنجته بود بنشستن آن حضرت در زیر وی سرسبز و میوه دار شد و گرداگرد آن سبز و خرم گشت

فرمود و ما نزد آن حضرت آمد و گفت سوگند میدهم ترا بحق ناموس عیسیٰ که بگوئی نام تو چیست آن حضرت فرمود و بگفت ملک
دور شو از من عرب هیچ کلمه تکلم نکرد و گمان تر و دشوار تر بنا شد بر من از زمین در دست مسطور اصحیفه بود در آن
نگاه میکرد و میگفت بخدا کی انجیل بعینه فرستاد کرا این دست مدارج النبوه آزاد آن جمله ایک ورقه بن نوفل
بین جگاند کو صحیح بخاری وغیره کتب صحاح میں اس طور سے ہے کہ جن دنوں میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے غار حرا میں عبادت کے واسطے خلوت اختیار فرمائے تھے ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے آکر اقرا کہلا کر پڑھائے فرج بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤاده فدخل علی خدیجة فقال ل
زملونی زملونی فزملوه حتی ذهب عنه الروع فقال لخدیجة واخبرها الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجة کلا ابشر
ما یخزیک الله ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب العدوم وتقری الضیف علی نوائب الحق فانطلقت
به خدیجة حتی اتت به ورقة بن نوفل ابن عم خدیجة وکان امرا تنصر فی الجاهلیة وکان یکتب الکتاب العبرانی
فیکتب من الانجیل ما شاء الله ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت ل
خدیجة یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال له ورقة یا ابن اخی ماذا ترٰی فاخبره رسول الله صلی الله علیه وسلم خبر
ما رای فقال له ورقة هذا الناموس الذی نزل الله علی موسیٰ یا لیتنی فیها جذعا یا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال
رسول الله علیه وسلم او مخرجی هم فقال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت به الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک
نصرا مؤزرا ثم لم ینشب ورقة ان توفی اور بعض روایات میں یعنی کلمات کم و بیش اور غیر بھی وارد ہیں
جیسا کہ مواہب اللدنیہ وغیرہ میں ہے ایسا ہی مدارج النبوہ وغیرہ میں اسکا ترجمہ یوں کیا ہے کہ
وی مرد ی بود کہ دین ترسش در روم جاہلیت در آمدہ در دین نصاری در آمدہ موحد شدہ بود
علم انجیل بلکہ میدانست پس گفت وے را چیزی تو یا محمد پس فرمود آن حضرت آنچہ میدید و خبر داد او

جواُنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور خود چھپ گئے تھے اور قوم کو بلوا کر اپنے
باب میں شہادت چاہے طوالت کے خوف سے اُسکو نقل نہیں کرتا منجملہ اُن یہود کے جنھوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور میں شہادت دی ہے عبداللہ بن صوریا ہے آمد آن حضرت بیت مدارس یہود از مود بیرون آمد
بسوی من کہ آنرا نا تربیت میان شما پس آورد عبداللہ بن صوریا را پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
کہ سوگند میدہم ترا بدین تورات و بر نعتی کہ دادہ است نبی اسرائیل را خواندہ است ایشان را من سلوی سایہ
کردہ ایشان ابغام کہ من سوا خدا ام گفت اللھم نعم و قوم من ہمہ می شناسند وصف تو و نعت تو من
مسطور است در توریت ولیکن این قوم حسد میکنند ترا و فرمود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہ چیز باز میدارد
ترا کہ ایمان نمی آری مسلمان نمی شوی گفت مناخوشی میدارم برخلاف قوم خود را امیدوارم کہ متابعت
کنند ترا در اسلام آرند و من نیز مسلمان شوم و منجملہ شاہدین و معترفین مومنین کے بحضور اقدس زید بن
عمرو بن نفیل ہیں جنکا ذکر قبیل چہارم میں گذر چکا کہ طلب دین میں موصل کوفہ گئے اور راہب بے انگوا میدار
کہ خروج پیغمبر آخر الزماں گاہ و ابن زید بن نفیل را موحد جاہلیت گویند و از ذبائح مشرکان نمیخورد و توریت را
بر قوم میخواند و در صحیح بخاری ذکر او ہست و از ابن سعد آمدہ کہ خدای تعالی بر انگیخت پیغمبر خود را از برای
در آوردن وی در بہشت و قصہ آنست کہ آن حضرت در آمد روزی کنیسہ یہودی کہ میخواند
توریت را بر قوم خود چوں رسید بر صفت نبی آخر الزماں خاموش شدند و باز ماندند از خواندن در گوشہ
بیماری افتادہ بود پس گفت چرا باز ماندند از خواندن گفت آیہ کہ رسیدند ایشان بذکر نبی آخر الزمان
پس باز آمدند پس عزیمت آن بیمار بر شمال کرد کہ می آید و گرفت توریت را و بخواند صفت آن حضرت را
و گفت این صفت تست اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ پس ہمین کلمہ جان داد پس گفت آن حضرت

اصحاب خود را تجهیز کنید بعد از خود را منجمله معرفین و صفین حضرت اساقفه قبل از ورود من بین واز مغیره بن
شعبه آمده که وی آمد بر مقوقس وی گفت مرا و را که محمد نبی مرسل است و اگر بر سد قبل از ورود من را تابعت
بکند و را گفت مغیره پس از ان اقامت کردم با سکندریه و نگذاشتم هیچ کنیسه را مگر آنکه در آمدم آنرا
و پرسیدم اساقفه آنرا از قبل از ورود من از انچه میبایند از وصف محمد صلی الله علیه وآله وسلم و بود در آنی
استقصی که بزرگترین ایشان بود می آورد نه وی همیار خود را پس دعا میکرد و ایشان بر آنگفته او را خبر داده مرا و یا باقی
مانده است هیچ یکی از انبیاء که بیرون نیامده است گفت نعم وی آخر انبیاء است غیبت میان او و میان عیسی
بن مریم هیچ یکی و وی نبی است که تحقیق امر کرده است عیسی باتباع وی و وی نبی عربی امی است نام او احمد
نه دراز است نه کوتاه در دو چشم او سرخی است انبوه است موی او می پوشد جامهای درشت را و کفایت
میکند بهر چه میابد از طعام شیر او بر شانه او است باک ندارد از هر که پیش آید او را مباشرت
میکند قتال از بدات خود و با وی اصحاب اویند که ذما میکنند خود را بروی و دست میدارند او را
سخت تر از پدران و پسران خود و را بیرون می آید از زمینی که در وی درخت سلم است از حرمی بیرون می آید
و بحرم و گرد حرم میسیاید و هجرت میکند بزمین شور خرما زار و می پوشد ازار بر وسط ساق خود و میشوید اطراف
اعضاء وضو میباشد بصباحتی که نوا نبیاء او مبعوث شد هر نبی بقوم خود و مبعوث میگردد وی بتمامه عالم و گردانیده
می شود او را تمامه زمین مسجد و طهور هر گه وقت نماز در آید تیمم میکند و نماز میگذارد و چون باز آمد مغیره از نزد اسلام
آورد پرسید او آن حضرت را و اصحاب او را با انچه شنیده بود از طلحه بن عبید الله در روایت است که گفت حاضر
شدم شوق بصری را که از بلاد شام است ناگاه دیدم راهبی از صومعه اش میگوید پرسید اهل موسم را ایا هست
در میان شما از اهل حرم گفت طلحه من از ایشانم گفت ایا ظاهر شده است بگذا احمد گفتم کیست احمد گفت ابن

عبدالمطلب این امام است که بیرون می آید و ملک آن وی آخر انبیاست و مخرج او از حرم است و مهاجر
وی خرمازار و شخستان و شوره زمین نیرب گفت طلحه پس افتاد در دل من قول راهب و برآمدم و قدوم آوردم
بمکه و پرسیدم هیچ حادثه سانح شده گفتند نعم محمد بن عبدالله دعوی نبوت کرده است متابعت کرد او را
ابن ابی قحافه پس آمدم برابوبکر و خبر دادم مرا و را بقول راهب و گفتم اما متابعت کرده تو این مرد
را گفت نعم پس برد ابوبکر طلحه را نزد آن حضرت و متابعت کرد او را جمله معترفین بالیقین سه حیی بن
اخطب یهودی است از صفیه بنت حیی بن اخطب یهودی که از امهات المومنین است آمده گفت چون قدوم
آورد آن حضرت صلی الله علیه وسلم در نزول کرد بقبا رفت پدر من حیی بن اخطب و عم من ابو یاسر بن اخطب
نزد آن حضرت پگاه در تاریکی شب باز نیامدند تا در آمد وقت شام چون بمنزل در آمدند دیدم ایشان را
که بثقل و کسل و غم وانده که بالاتر ازان متصور نباشد در آمد در خانه افتادند و من محبوب ترین اولاد
بودم نزد ایشان پس بعادت مالوف پیش ایشان رفتم چندان در زیر بار غم وانده شکسته شده محزون
بودند که ایشان را فرحت و طاقت آن نشد که التفات بجانب من توانند کرد در اثنای این حال عم من از
پدر من پرسید اهو هو ایا این رد همان پیغمبر آخر الزمان است که گفت وی در توریت خوانده ایم پس
پدر ما با عم میگوید نعم هو هو آری او اوست گفت بیقین میدانی که او است گفت نعم و الله بیقین میدانم
که او است اور معترفین یهود سه جو مشرف باسلام شد بحضور حضرت اقدس بتوفیق ازلی و سابقه رحمت
لم یزلی مخرق هیں و مخرق که حبر عالم کثیر ایمان و عمل بسیار داشت و صفت آن حضرت را میشناخت
غالب بود و همیشه بر آن بود و چون وزاحه شد گفت ای معشر یهود بخدا شما میدانید که نصر محمد بر شما
حق است و ریا بید این سعادت را گفتند امروز سبب است گفت هیچ سبب نیست پس گرفت

سلام خود را در آمد و ایمان آورد و شهید شد کذا فی المواهب و المدارج و غیرہما منجملہ واصفین سے ایک
کعب احبار ہیں ابن عباس نے کعب سے سید چگونہ می یابی نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در توریت گفت
این چنین کہ نوشتہ است محمد بن عبد اللہ عبد المختار مولدہ بمکہ و مہاجرہا المدینہ و ملکہ بالشام لا فظ ولا
غلیظ و لا صخاب بالاسواق و لا یجزی بالسیئۃ ولکن یعفو و یغفر در بعض روایات ہست مرحومی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امتی است کہ فرمودہ است وی شکر گزاران باشند در غم و شادی و خوشی و ناخوشی و تکبیر گویند در ہر بلندی و حمد گویند در ہر پستی
رعایت کنند آفتاب را برای نماز و چون وقت رسید وقت نماز میکنند اگرچہ در خاک رویہا شدہ ازار بندند بر نصف ساقہای
خود وضو کنند باطراف اعضاء خود مناوی یعنی مؤذن ایشان ندا میکند در جو آسمان یعنی بر جایہای بلند و مصلہای
ایشان قتال و در نماز یکسان باشند ایشان اند شب بہ مزمر باشد چون مزمر زنبوران ہمہ از مزمر ہا اوراد و شب آت
اور ایک روایت میں کعب احبار سے وہ مضمون اوصاف آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو روایت عبد اللہ بن
سلام میں گزرا یہی منقول ہے جیسا کہ شیخ محدث نے مدارج میں لکھا ہے اور بھی اسمیں لکھا ہے و ابو نعیم از سالم بن عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب روایت کردہ کہ مردی آمد نزد کعب احبار گفت کہ دیدم در منام گویا مردم جمع کردہ شدہ اند
برای حساب پس خوانندہ شدند انبیاء آمد ہر نبی است وی دیدہ شد مر ہر مرتبی او و نور و ہر یکی از متابعان
را یک نور کہ میرود با وی پس خوانندہ شد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مر ہر موی او را کہ در بدن وی بود نوری و ہر یکے
از متابعان او را نوری پس گفت کعب وی را نیافت کہ آن مرد خبر از منام خود دید پدرا کہ تحدیث و خبر کردہ است
ای مرد با این حدیث سوگند بخدا کہ نیست خدا خبر دہی من این را در منام خود دیدہ ام پس سوگند خورد کعب کہ سوگند
بخدای کہ بقای کعب در دست قدرت اوست این صفت محمد و امت او و صفت انبیاء و امتہای ایشان است
در کتاب خدا و گویا کہ در توریت خواندہ تو آنرا سواد و منجملہ انکہ وہب بن منبہ ہیں گفت خواندم در کتب قدیمہ

کرامت خداوند تبارک و تعالی سوگند میخورم بعزت و جلال خود که فرو خواهم فرستم بر جبال عرب نوری که پر کند ما بین شرق و مغرب و پیدا آرم از اولاد اسمعیل پیغمبری که بوی ایمان آرند بربوبیت من و رسالت وی و آیندازم بهای پدران خود و بگیرند از ظاهر و غالب گردانم دعوت او را بر دعوت و خوار گردانم کسی را که مخالفت کند شریعت او را کسیکه دریابد او را و ایمان نیاورد بوی در دنیا به تیرگی دی پس از وفای وی نیز راست او را جمله آنکه بن سعید بن او این مانند این و مخیریق و غیرهم جمعا قصه کتب سیر و تواریخ میں منقول ہے ہمنے بعض حکایات لکھدیں باقی لوگوں کو کرلینا چاہیے گیارہویں ۔ دلیل تسلیم و شہادت علمای انصاری کے ساتھ ہونے آپکے نبی اور ایمان لانا بعض کا اسی سبب مبعوث ہونے اور دعوی نبوت کے اور اقامت برہان اوپر نبی ہونے آپکے حالات او صاف پوچھنے جیسا کہ بادشاہ ہرقل نے جلسہ گفتگو ابوسفیان میں ابوسفیان سے آپکے حالات اور اوصاف پوچھے ابوسفیان جواب دیگیا تو کہا یا اوصاف انبیا کی ہیں دوسری میں انبیا کی پائی جاسکتے اور یہ کہا اگر فی الواقع امر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو اب وہ عنقریب تمام ملک پر قابض ہوتی ہیں اور وہ نبی برحق ہیں کوئی انکا مقابلہ نہیں کرسکتا مجھکو انکے علامات پہلے سے معلوم تھے اور مجھکو انکے ظہور کا یقین تھا یہ قصہ بخاری و مسلم اور مواہب اللدنیہ میں تفصیل سے مرقوم ہے چونکہ ان کتب کی عبارت عربی ہی ہر شخص کو سمجھنا دشوار ہے بغیر شرح اور ترجمہ کے لہذا ہم اسکو روضۃ الاحباب سے ملخص کرکے لکھتے ہیں کہ زبان فارسی منسبت عربی کے اکثر لوگ جانتے ہیں آن ایام ہرقل عزیمت القدس کرد چون بآن زیارت رفتہ بود روزی بر تخت خود نشستہ با حشمتی شکوہ و شکلی مکمل رو پریشان حال بعض از ارکان مملکت و خواص خاص دولت از و پرسیدند کہ ما آثار ملالت و حزن بینیم تو را و مشاہدہ میکنیم موجب آن چیست و علامات کدورتی مینمود بر تو و نیکو و از آثار اجرام علوی و احوال اجسام سفلی بنا بر قواعد نجومیہ استخراج میکرد و چون موجب حالت از و استفسار نمودند گفت امشب نظر در نجوم میکردم و بر سر

چنین ظاهر شده که ملک جماعتی که مزینه خسته کرده بکجای آرند ظاهر شده و زود باشد که آفتاب دولت ایشان در آفاق
این بلاد و بابل بن دیار استیلا نماید یا از اهل دین چه به که ام طائفه نسبت چنان قیام مینماید گفته هیچ قوم خصم
نمیکنند الا بهود بهمین امر مامول و محزون بسیاری و بحکام شهرهای ملک خود بنویسد هر که از یهود در آنجا باشد تقبل آرند
ایشان درین اندیشه بودند که مردی از پیش حاکم بصری حارث بن ابی شمر آمد و شخصی از عرب با خود همراه آورد و گفت پیغمبر
صلی الله علیه وسلم داشت هرقل چون ازان مرد اعرابی احوال پرسید گفت در میان ما مردی پیدا شده که دعوی
پیغمبری میکند و مردم را بدین خویش دعوت مینماید جماعتی از مردم وی را تصدیق نموده متابعت میکنند هرقل گفت اورا
گوشه بریده به بینید که ختنه کرده است یا نی احتیاط کردند ختنه کرده بود هرقل ازوی پرسید که عرب ختنه میکنند
جواب داد آری پس گفت امروز من دیده ام ملک این جماعت است که ظاهر شده و روانه که هنوز هرقل در
بیت المقدس بود که عظیم بصری دحیه نام وی بود همراه وجیه کرده نامه نزد وی فرستاد
وی در مجلس هرقل آورد نامه بدست او داد و عنوان نامه عربی بود بسم الله الرحمن الرحیم من محمد عبد الله ورسوله الی هرقل
عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوک بدعایة الاسلام اسلم یؤتک الله اجرک مرتین فان
فان علیک اثم ریاسیین الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا الله ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا
ارباباً من دون الله فقولوا اشهدوا بانا مسلمون ترجمه ای طلب کرد تا مکتوب شریف را برخوانند چون هرقل مضمون
مکتوب آن سرور را معلوم کرد گفت ببینید که درین دیار هیچ کس از قوم این پیغمبر باشد یا ازان کس حال او استعلام نمایم گفت
ابو سفیان که من آن دیار بجهت قریش شام بتجارت رفته بودیم گفت شخصی از نزد هرقل بطلب آمده ما را به
بیت المقدس برد روزی بحضور وی بر تخت سلطنت نشسته تاج حکومت بر سر نهاده و اشراف و عظام
روم در مجلس وی حاضر بودند ما را بمجلس وی آورد و ترجمان هرقل ما را طلب کرد

گفت پرسش از ایشان کن که ام یک از شما نزدیک تر بدین مرد که دعوی پیغمبری میکند ابوسفیان بگو گفتم من با او
اقربم از ین قوم از روی نسب پرسید که چه نوع قرابت است میان تو و او گفتم وی پسر عم من است پس هرقل گفت دیر
نزدیک من آرید یاران وی را پس پشت وی بنشانید تا اگر دروغ گوید یاران وی زود شرم ندارند و تکذیب
او کنند انگاه ترجمان گفت بگو با این جماعت که من از ابوسفیان چیزی چند از احوال این مرد می پرسم اگر دروغ
گوید تکذیب وی نمایید پس هرقل چند سؤال کرد اول آنکه نسب وی میان شما چگونه است گفتم که او در میان
ما صاحب نسب عظیم و شریف است دوم آنکه هیچ کس پیش از وی یعنی از قوم قریش یا از عرب این دعوی
کرده بود گفتم نی سوم آنکه هیچ کس از پدران وی پادشاه بود گفتم نی چهارم آنکه اشراف اتباع وی مردم پیروی
او میکنند یا ضعیفان و فقیران گفتم ضعیفان و فقیران پنجم آنکه متابعان وی روز بروز زیاده میگردند یا کاهی
گفتم زیاده میشوند ششم آنکه هیچ کس از دین وی مرتد میشود از جهت مکروه داشتن دین وی نه از راض دین
ازان گفتم نی هفتم آنکه در دروغ گفتن متهم میدانستید آیا پیش از آنکه این دعوی کند گفتم نی هشتم آنکه عهد میشکند
یعنی عهد میشکند یا نی گفتم نی نهم آنکه مقاتله میان شما واقع شده یا نی گفتم آری گفت چگونه بوده است
گفتم میان ما و او نوبت بوده گاهی وی بر ما غالب شده یعنی در بدر و گاهی ما بر و غالب گشته ایم یعنی احد
و بدر دهم آنکه بچه چیز امر میکند شما را گفتم میگوید پرستید خدای یکتا را بی همتا را و هیچ چیز را با وی شریک
مگردانید و ترک کنید آنچه پدران شما میگفته اند نماز میگذارد و ما را به نماز و صدق و صدق و عفاف و صله رحم میفرماید
پس هرقل ترجمان گفت با او بگو که این ها یاد کردی همه از صفات حمیده و شمائل پسندیده پیغمبران است
انبیاء و رسل چنین باشند پرسیدم که بدروغ متهم بوده در میان شما گفتی نی پس دانستم که چنین نخواهد بود که وی
دروغ را بر مردم بگذارد و بر خدای تعالی دروغ بندد پرسیدم عهد میشکند گفتی نی و پیغمبران چنین باشند

واگر اینہا کہ گفتی مطابق واقع باشند زود بود کہ وی مالک این دیار گردد و مملکت ما را در تحت تصرف خویش
در آورد و در تحقیق می دانستم کہ پیغمبری ہمچنین مبعوث خواہد بود و لیکن گمان من این نبود کہ از قوم شما باشد و اگر از عربستان
کہ بوی در سم آئیہ سعی می نمودم خود را بملازمت میرسانیدم و اگر زودا بود می غایت بندگی بجا آوردمے
دیباہای دراگستنی او سفیان گوید ہرقل ہر سہ مرتبہ نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدست دحیہ فرستادہ بود
آوردند و خواندند ہرقل چون مکتوب حضرت بخواند نخلوت با دحیہ گفت و انکہ من میدانم کہ وی پیغمبر مرسل
دینی مکمل است و او ست کہ منتظر او بودیم و در کتب آسمانی وصف و نعت او خوانده ایم و من
قبر سم از کین و میان قصد ہلاک من کند و الا متابعت او میکردم پس بر و بشہر رومیہ کہ در آنجا مردی است
صفاطر نام حال آنکہ او مرد بزرگ و دانشمند نصاری است و در علم بطرز ہرقل او و ویرا از ین حال اعلام کن و
در روایتی آنکہ ہرقل مکتوبی در آن باب بوی نوشت و با دحیہ گفت صفاطر در روم عظیم است زمن و سنجن او
بیشتر اعتقاد دارد از من بہتر با وی چہ میگوید پس دحیہ کلبی بشہر رومیہ رفت و مکتوب ہرقل را بصفاطر رسانید
و از احوال و اوصاف محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ویرا خبردار گردانید صفاطر گفت نخست سوگند کہ وی پیغمبر
برحق است و ماما ور بالصفتی کہ تو گفتی در کتاب خویش یافتہ ایم و نام او را در توریت و انجیل
خوانده ایم پس صفاطر در خانہ خاموش در آمد و جاہای سیاہ کہ پوشیدہ بود از خود دور ساخت
و جاہای سفید پدید شد و عصا بر دست گرفتہ بکنیسہ نصارا رفت در وقتی کہ مجمع اشراف
مردم بود و گفت ای معشر روم بدانید کہ از احمد عربی مکتوبی بما آمده کہ ما را در آن مکتوب
بدین خوانده و من گواہی میدہم کہ خدایی است و احمد بنده و رسول او ست اسقیطرح
کلمات با قیہ کو سمجھنا چاہیے گفت این ہمہ صفت آن پیغمبر ست کہ عیسی بن مریم

بعد دوم بشارت داده بمن ایم که پیغمبر بے باقی مانده که ظاهر خواهد شد و خاتم پیغمبران خواهد بود
او را نیاهی کلمات اعتراف و اسلام نجاشی گوسجهو عمر بن امیه ضمری متوجه حبشه شد و
مکتوب حضرت رسالت پناهی را بنجاشی رسانید آن پادشاه ارجمند و آن ملک سعادت مند پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
احترام نمود از تخت سلطنت فرود آمد و بر زمین تواضع نشست و نامه را بتعظیم تمام گرفته بوسید و بر چشمان
خویش نهاد و بفرمود تا مکتوب آن سرور را بخواندند فی الحال نجاشی بی تحاشی کلمه شهادت بر زبان راند و اعتراف
برسالت محمد صلی الله علیه وسلم نمود و گفت اگر من توانستی بملازمت وی فخر بدین دولت خود را مشرف
ساختی سلام رحمت و برکات الله تعالی بر نور پیغمبر خدای بتحقیق که ما دانسته بودیم حقیقت شریعتی را که با
او بوده گواهی میدهم که تو رسول خدائی و راست کوئی پیغمبران کتب سابقه تصدیق نموده اند و من بیعت
با تو کردم عمر بن العاص گوید بنزد نجاشی بقدم و از وی عمر بن امیه ضمری اطلبیدم که او را بکشم تا مرا پیش قریش
ارزشی پیدا شود چون این سخن بشنید طپانچه بر روی خود زد گفتم ای ملک نستم که ترا چنین دشواری می آید
و ما تعلیم باین کلمه نکرده ایم نجاشی گفت چگونه فرستاده مردی بود هم که ناموس اکبر یاد می آید گفتم ای ملک در
واقع همچنین است و ترا اعتقاد نیست گفت ای عمرو آنچه تو گوئی ارنمی دانی بدان آگاه باش که وی
پیغمبر حق است سخن من بشنود و مرا متابعت نمائی و بداند که وی غالب خواهد شد بر همه مخالفان خود
چنانکه موسی علیه السلام بر دست نجاشی مسلمان شد م از نزد وی بیرون آمدم علی الفور اسلام
خود را بجناب رسالت مآبی صلی الله علیه وآله وسلم کی حضور میں عریضه لکھا اسمیں یہ رقم کیا میں مسلمان گشتم
و بطریق هدایت حق تعالی در رسالت تو مؤمن شدم میدانم که تو همان رسولی که عیسی بن مریم بشارت بقدم
تو داده این قیاس بر بصری کے حاکم کا حال ہے اور شام کے اسقف کا اور مسلمان ہونا سمان کا

کا اور تمام نصاریٰ حبشہ کا اور بصری کے راہب کا اور بحرا نکے اساقف کا تہا اور مدرک نصرانی اور داود
نصرانی فیرہم کا ہے اور سوای انکے علمای نصاریٰ کے یہود آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے
آج تک مسلمان ہوتے چلے آئے ہیں جنکی تعداد خدا کو ہی معلوم ہے اور جسقدر کہ معلوم ہیں وہ
اتنے ہیں کہ فقط انکا نام شمار کیا جائے تو ایک ضخیم مستقل ہو مگر ہمیں یہاں تو اتنا مدعا ہے کہ گواہی
دینے والے حقیقت دین اسلام کی اور اعتراف کرنے والے صدق نبوت پیغمبر آخر الزمان کے
علمای واقفین کتب سماوی اور متقدمین جنکا اتفاق دیگر مذہب کے عقل کے نزدیک جملہ محالات سے ہے پس
اس سے حاصل ہونے میں علم یقینی حقیقت اسلام اور صدق نبوت کے کوئی شک اور تردد نہیں ہے جسطرح سایر
بدیہیات محسوس میں کوئی شک و شبہ نہیں پس یہ ایک دلیل کافی و وافی ہو سبب ہونے اسکے کے اظہر اور قوی
اسطرح اکثر ان ادلہ سے جو مذکور ہوئیں اور ہونگی واسطے اثبات مدعی کے مستقل اور بس ہے اسی واسطے
حضرت شیخ مدارج میں فرماتے ہیں واز دلائل نبوت و علامت و رسالت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تواتر و توارث
اخبار از رہبانان و احبار و اہل کتاب در صفت وی صفت امت وی اسماء و علامات وی اور
یہ جو کچھ میں نے لکھا عشر عشیر بھی نہیں ہے جیسا کہ کتب تواریخ نبوی و تواریخ صحابہ کے دیکھنے والوں
پر مخفی نہیں۔ **بارھویں دلیل** اثبات نبوت مطابقت صورت بی مثال مرآۃ جمال
باکمال و اوربی ہمتا و بی ہمال مظہر اتم حضرت ذوالجلال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر مرقعہ تصاویر
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بعدد و آصال سے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آتا تھا
اور اظہار اسکو اللہ تعالیٰ نے بموجب درخواست آدم علیہ السلام کے کہ میری اولاد میں جو انبیا ہونگے
اُنکو مجھے دکھلا دے پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے وہ مرقعہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم

علیه السلام و حضرت نوح و حضرت موسی و حضرت عیسی علیهم السلام و غیرهم کما تقدم و بیهقی در دلائل النبوة از ابو امامه
باهلی از هشام بن العاص می آورد که گفت فرستاد هرقل مرا و دیگر بسوی هرقل قیصر روم تا دعوت کنیم
او را باسلام و ذکر کند تمام حدیث را او گفت طلبید یارا هرقل شبی و خواستش در آمد مرا و دی پس طلب کرد
صندوقی عظیم را زاندرون سرای خانهای صغیر بود و هر خانه را بابی صغیر پس بگشاد آن صندوق را و
برآورد حریر پاره سیاه او نگشود و در وی پیکر مردی تصویر کرده بنظر چشم بزرگ شیرین دراز گردن او را
گیسوها ست باغه بهترین خلق خدا گفت میشناسید شما این صورت را گفتیم نمی شناسیم گفت
این صورت آدم علیه السلام است پس باز کشاد در وی دیگر را و بیرون آورد حریر پاره سیاه
و در وی پیکر سفید سرخ چشم سطبر سر حسن الهیئه گفت میشناسید این را گفتم لا گفت این نوح
پیغمبر است علیه السلام بگشاد در وی دیگر و بیرون آورد حریر پاره در وی پیکر سفید روی نجدا
سوگند عین رسول الله است گفت می شناسید این را گفتم نعم این محمد الرسول الله است
صلی الله علیه و آله وسلم پس گریه کردیم و برخاست هرقل و بنشست و گفت یا این اوست
گفتیم نعم او ست او را که تو دیدی گریا او را دیدی پس نگریست ساعتی در آن صورت پیشتر
گفت والله این آخر نبوت است ولیکن من شتابی کردم تا دریابم انچه نزد شما است از علم
و درین صندوق صورتهای پیغمبرانست ابراهیم و موسی و عیسی و سلیمان و غیرهم گفتم
از کجا حاصل شده است ترا این صورتها گفت آدم علیه السلام درخواست از خدا
که بنماید او را انبیا که از اولاد وی پس فرستاد پروردگار تعالی این صورتها
با یشان بروی بود اند انبیا در خزینه آدم ـــــ پس بیرون آورد آنرا ذوالقرنین

منزب وسپرد بدنیال کذا فی المدارج اور بھی اسمیں سے ازچیزاں مطلع آمدہ کہ گفت کہ ہنگام
ستاد وقتے پیغمبر خود را دیدہ شد امرا و بلکہ دیروز آمدم بجانب شام وچوں ببصرہ رسیدم
عت از نصاری آمدند و گفتند مرا از حرمی تو گفتم نعم گفتند پس می شناسی صورت این شخص را کہ دعوی
پیغمبری کردہ است درمیان شما گفتم می شناسم پس گرفتہ است مرا پس در آوردند مرا در دیری کہ ایشان ابود در
صورت و تماثیل گفتند نظر کن آیا می بینی در صحن رہنما صورت این پیغمبر را کہ پیدا شدہ است درمیان شما پس نگاہ
کردم ندیدم صورت او را در میان صور رہنما پس در آوردند مرا در دیرے دیگر از دیر دیگر نیز صور و تماثیل بیشتر
از نخست پس گفتند نگاہ کن آیا می بینی صورت مبارک او را درین میان پس نگاہ کردم ناگاہ دیدم صورت وصفت
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صورت صفت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ دو گی قامت انوہائے
آن حضرت را گفتند شناختی صفت او را گفتم نعم پس گفتم خبرند ہم ایشان را تا بدانم کہ چہ میگویند پس بیان کردند
ایشان صفت آن حضرت را پس گفتم گواہی میدہم کہ او است گفتند می شناسی این کس را کہ زانوی مبارک
او را گرفتہ است گفتم نعم گفتم گواہی میدہم کہ این یار او است و خلیفہ او است بعد از وی گفتم تیر شم کہ کشتند
او را و دین گفت و اللہ نمیتوانند گشت او را و اللہ دین پیغمبر آخر زمان است غالب میگرداند او را خدای تعالی
بر ہمہ ادیان صلی اللہ علیہ وسلم **تیرہویں دلیل** در اثبات نبوت کی شہادت حیوانات کی آپ کی نبوت
پر اس طریق سے سمجھنا چاہیے کہ جسطرح حق سبحانہ کو ہر ہر ذرہ عالم کا خواہ حیوانات سے یا نباتات وجمادات
سے خوب جانتا ہے اور اسکی عظمت و کبریائی کو پہچانتا ہے اور اسکے حکم کا مطیع و مسخر ہے اسیطرح
سارا عالم کیا فقیر و کیا قلندر رسالت و نبوت سے حضرت رسالتپناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقف
ہے اور اسکی شہادت سے رطب اللسان جیسا کہ ضمن ادلہ میں مذکور ہوا واضح ہوگا انشاء اللہ تعالی

مگر فہم سلیم و انصاف شرط ہے اور ناہمی اور بی انصافی کا کوئی علاج نہیں ہے سوائے فضل بطیت
اور عنایت بلی سبب کے جس کی آنکھیں عطا ہو ویں یا غضب الٰہی قہر مطلق کی جسکا ظہور انحا و
تیسیں ہو سکتا ہو نعوذ باللہ برحمۃ من غضبہ بحظہ و لقد صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی قولہ ما بین السماء و الارض شیٔ الا یعلم انی رسول اللہ الا الاعاصی الجن و الانس اب
روایات سنئی شفا میں ہے عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
جالسا فجاء اعرابی قد صاد ضبا فقال من ہذا قالوا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال الاعرابی واللات و العزیٰ لا آمنت بک ابدا و من ہذا الذی طرحہ بین یدی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ضب فاجابہ بلسان بین یسمعہ القوم جہارا لبیک و سعدیک
یا زین من وافی القیامۃ فقال من بعد فقال الذی فی السماء عرشہ و فی الارض سلطانہ
و فی البحر سبیلہ و فی الجنۃ رحمتہ و فی النار عقابہ فقال فمن انا قال رسول رب العالمین و
خاتم النبیین و قد افلح من صدقک و قد خاب من کذبک فاسلم الاعرابی انتہی حضرت شیخ
مدارج میں فرماتے ہیں و این حدیث مشہور است ثم قال فی الشفاء و من ذلک قصۃ
الذئب المشہورۃ عن ابی سعید الخدری بینما الراعی یرعی غنمہ عرض الذئب لشاۃ منہا
فاخذہا الراعی منہ فاقعی الذئب و قال للراعی الا تتقی اللہ حلت بینی و بین رزقی قال
الراعی العجب من ذئب یتکلم بکلام الانس فقال الذئب انت اعجب اقتاعلی غنمک و ترکت
نبیا لم یبعث اللہ نبیا قط اعظم منہ عندہ قدرا قد فتحت لہ ابواب الجنۃ و اشرف اہلہا
علی اصحابہ ینظرون الیہم و ما بینک و بینہا الا الشعب فقصد الی جبل اللہ تعالیٰ قال الراعی

من لی بغنمی قال الذئب انا ارعاها حتی ترجع سلم الرجل الی غنمہ ومضی وذکر قصۃ راس
وجوہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ام سلمۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صحراء فجاء
طبیۃ یا رسول اللہ قال ما حاجتک قالت صادتی ہذا الاعرابی ولی خشفان فی ذلک الجبل
فاطلقنی حتی اذہب فارضعہما وارجع قال وتفعلین قالت نعم فاطلق فذہبت ورجعت
فاوثقہا فانبتہ الاعرابی قال یا رسول اللہ انک حاجۃ قال اطلق ہذہ الظبیۃ فاطلقہا فخرجت تعدو فی الصحراء
تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک محمد الرسول اللہ **چوتھا معجزہ** دلیل اثبات نبوت کی شہادت نباتات کے
آپکے نبی اور رسول ہونے پر بطریق معجزہ عن ابن عمر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فدنا منہ اعرابی فقال
یا اعرابی این ترید قال الی اہلی قال لک الی خیر قال وما ہو قال تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
قال فہل یشہد لک علی ما تقول ہذہ الشجرۃ السمرۃ وہو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض
حتی قامت بین یدیہ فاستشہدہا ثلاثا فشہدت انہ کما قال ثم رجعت الی مکانہا وعن بریدۃ سأل الاعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ
فقال لہ قل لتلک الشجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فمالت الشجرۃ عن یمینہا وشمالہا وبین یدیہا وخلفہا فقطعت
عروقہا ثم جاءت تخد الارض تجر عروقہا منبعۃ حتی وقفت بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت السلام علیک یا رسول اللہ
قال الاعرابی مرہا فلترجع الی منبتہا فرجعت فدلت عروقہا فی تلک الموضع فاستقرت فقال الاعرابی ایذن لی اسجد لک
قال لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا قال فاذن لی اقبل یدیک ورجلیک فاذن لہ کذا فی المشکوٰۃ
مدارج النبوۃ میں ہے درختی از درختہای حرم مکہ بنزد آن حضرت بسخن در آمد وخبر داد یا رسول اللہ ضیاب کلمات
شریفہ تو می آید در جون کہ نزدیک کردہ مذآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باستقبال ایشان از مکہ برآمد وابن مسعود را ہمراہ
خود گرفت بجانب جون متوجہ گشت وچون بشب جون سید پاک شب مبارک خود دائرہ بر زمین کشید وابن مسعود را فرمود

قدم از دائرہ بیرون نہی تا آنحضرت ہمچو زمد انگاہ آن حضرت بنماز مشغول شد و سورہ یٰسین را خواند بر واتی و از دہ ہزار و بقولی شش ہزار جنیان آمدند بملازمت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از فراغ نماز دعوت کرد جملہ مسلمان شدند و آمدہ جنیان گواہ طلبیدند بر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس درختی کہ در وادی بود آمد و نزد آن حضرت بایستاد و گفت گواہی میدہم کہ تو رسول خدائی انتہی قاضی عیاض شفا میں قصہ شجرہ جنی و غیرہ و در اسکے احادیث مع طرق متعددہ و در روایات کثیرہ کے لکھکر فرماتی ہیں فہذا ابن عمر و بریدہ و جابر ابن مسعود و یعلی بن مرہ و اسامہ بن زید و انس بن مالک و علی ابن ابی طالب و ابن عباس و غیرہم رضی اللہ عنہم قد انفردوا علی ہذا بالقصۃ نفسہا او احداہا و روایتہم من التابعین اضعافہم فصارت فی انتشار ہا من القوۃ حیث ہی **پندرہویں** دلیل اثبات نبوت کی شہادت جمادات کی آپکے نبوت و رسالت پر فی الشفا قال علی رضی اللہ عنہ کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فی بعض نواحیہا فما استقبلہ شجر ولا جبل الا قال السلام علیک یا رسول اللہ و عن عائشہ رضی اللہ عنہا ما استقبلنی جبرئیل علیہ السلام الا رأیتہ جعلت و ما امر بحجر ولا شجر الا قال السلام علیک یا رسول اللہ و عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی انتہی مدارج النبوۃ میں ہی حجر کی کچھ کرامات و از قاق الحجر گویند در راہ خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مسدود است اریوانے در مردم تبرک میجویند بلمس و می گویند کہ این ہمان حجر است کہ سلام میکرد بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و تسلیم میگفت نسبت ازان آنشیخ این حجر کہ ہی گفتہ کہ متواتر آمدہ است از اہل مکہ کہ این حجر کی در زقاق الحجر است ہمان حجر است کہ اسلام میکرد بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ہر چند کہ باب معجزات موالید ثلثہ میں روایات کثیرہ و انواع عدیدہ وارد ہیں اور جو معجزہ ہو وہ فی الحقیقت شاہد ہے نبوت و رسالت کا مگر میں نے ہر باب میں اختصار اً دو تین روایات پر اکتفا کیا اور انمیں سے بھی خصوصاً وہ روایت اختیار کی کہ اقتضاءً جسمیں شہادت نبوت و رسالت کی تصریحاً موجود ہو ورنہ معجزات متواترہ و مشہورہ اسقدر ہیں کہ عدد و حصار سے شمار ہے مثلاً ستون حنانہ کا معجزہ مشہور

ومتواتر ہے اور دلالت اسکی اوپر شہادت نبوت و کمالات رسالت کے ظاہر و ماہر امام شافعی نے ایکبار مجمع میں فرمایا
کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو جو معجزے عطا ہوئے ہیں کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوئے لوگوں نے کہا حق تعالی نے عیسی علیہ السلام
کو احیای موتی عطا کیا تھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستون خانہ کا معجزہ عطا ہوا اور احیای موتی سے بڑھکر ہے
حدیث حنین جذع از جملہ گیارہ صحابہ ہ است کہ مفید قطع و یقین است و ان مواہب لدنیہ از شیخ تاج الدین
سبکی آوردہ کہ در شرح مختصر ابن حاجب گفتہ کہ صحیح نزد آمدی است کہ حدیث حنین جذع متواتر است و ابن کردہ اند
از علمای حدیث بخاری و مسلم و غیر ایشان بطریق کثیرہ متعددہ خارج از حد حصر و احصا و شیخ ابن حجر در فتح الباری گفتہ کہ
حنین جذع را شیخان و غیرہما نقل کردہ اند و ہمہ است ہر یکی از ان نقل مستفیض شایع کہ مفید قطع است و بیہقی گفتہ قصہ حنین جذع
کہ حمل کردہ اند آنرا خلف از سلف از کرامات و اظہر معجزات است دلالت میکند بر نبوت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم
گفتہ کہ نداد است حق تعالی ہیچ پیغمبری را انچہ داد است پیغمبر ما را صلوات اللہ سلامہ علیہ علیہم پس گفتند شافعی را
کہ داد است خدای تعالی عیسی بن مریم را احیای موتی گفت و داد محمد را صلی اللہ علیہ وسلم حنین جذع ناشنیدہ باشند
صوت او و این اعظم و اکبر است از ان کذا فی المدارج قال القاضی فی الشفا و حدیث انین الجذع و ہو فی نفسہ مشہور مستفیض
و الخبر متواتر اسکے بعد بہت سے صحابہ و غیرہم سے اس حدیث کو بطرق متعددہ نقل کرکے آخر میں لکھتے ہیں فہذا حدیث
حنانہ خرجتہ اہل الصحۃ و رواہ الصحابۃ ممن ذکرنا و غیرہم من التابعین فیضعفہم ای من لم نذکرہ بمن روت ہذہ القصۃ
یشفع العلم انتہی سولہویں دلیل اثبات نبوت کی شہادت غلفل شیر خوار کی اوپر نبوت و رسالت آپ کے
روایت است از صہیب یمامی کہ گفت حج کردم حجۃ الوداع و در آمدم در سرای دیدم در وی پسر خرد از اصلی اللہ
علیہ وسلم و دیدم او را مری عجب آمد او را مردی از اہل یمامہ گفتم کہ ہمین دنو زائیدہ شدہ است پس فرمود او را
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم من انا گفت انت محمد رسول اللہ گفت آن حضرت صلعم بارلا اللہ فکم و بعد فزاد

آن د[illegible] مرد و مرد ماجوان شد دنی میدہم او را مبارک الیما [illegible] لعا فی المدائح فی الشفاء وغیرہا وقد اتفق الشفاء

معجزہ بیان حقیقت روایت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم معجزاتہ اکثر من ان تحصی لوم ولد ستہ سو ہیں دلیل اثبات نبوت کی معجزہ

تکثیر طعام ہے جس کا نام لک ہے بیشاری طرح المشہور والطعام صلی اللہ علیہ وسلم ثمانین او سبعین رجلا من قراص من شعیر جاء بہا

انس تحت ابطہ فامر بہا فصنعت وقال فیہا ما شاء اللہ تعالیٰ وہو جائع فاطعم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الخندق الف رجل

من صاع شعیر وعناق وقال اجاز فاقسم لنا بطنہ کاوحتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ہی وانی عجینتہا لیخبز اور یہ

دونوں حدیثیں ہیں تکثیر بہت سی حدیثیں اس باب میں نقل کی گئی ہیں قدیطرق کہ یہ حدیثیں ہیں کہا وقد اجتمع علی

معنی جاءت بہ الفصل بضعۃ عشرۃ من الصحابۃ رواہم اضعافہم من التابعین ثم من بعدہم اکثر فانی یقتضی ہو

صاحبہ وہ لا یمکن البحث عنہا الا بحوث لا یسکت الی آخر ہا علی انکہ وقع فی کثیر رھو ین دلیل معجزہ

تکثیر طعام جابر بن عبداللہ فی قصۃ غزوۃ تبوک انہم ردد العین ہی بقص شیئی من دشل الشرک وغرفوا من العین بایدیہم

حتی فعلوہ فی ستی ثم غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ وجہہ یدیہ عادہ فیہا فجرت بہا وکثیر قاتی ان رقابی شت

یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان رای ما ہہنا قد ملی جنانا الحدیث فی ہذا الباب ایضا کثیر فی الشفاء انیس

تکثیر طعام ہو دو چشمہ کا انشقاق ہے جس کا ذکر ہے تکثیر طعام تکثیر طعام دس ہیں ایما صلی اللہ علیہ وسلم لطائف

تکثیر ماء روایات کثیرہ قصص مختلفہ مشہور معروف لہذا ہم اصل مقصود اس ہی جو شے اور معجزہ ہو شے

واسطے دلیل اثبات نبوت کے یعنی متواتر ہو ان کا وہ نقل کرتی ہیں قال القاضی اما الاحادیث فی ہذا کثیر جدا

وہو حدیث مطعام ہذا دس ہیں اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عدا من الصحابۃ عن انس بن مالک قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وحانت صلوۃ العصر عند اہل المدینۃ فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فی ذلک الاناء یدہ وامر الناس ان یتوضئوا منہ قال فرایت الماء ینبع من تحت اصابعہ فتوضا الناس حتی توضئوا

من عند آخرهم قال لکم کنتم قال نا و ثلثمائة و هذا سکا احادیث کثیرہ ہیں سے صحابہ سے اس باب میں نقل کیں جو بارہا
صحابہ کرام کے مجمع میں واقع ہوئی ہیں وہ حوادث اور انکی روایات بحد آخر ہیں کما ذکرہ فی ہذہ المواطن
الخفیۃ والجموع الکثیرۃ لا تستطرق التہمۃ الی الحدث بہ انتہی مدارج النبوۃ میں حضرت شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں
دیگر از معجزات مشہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکرر واقع شدہ است از مواطن عدیدہ و مشاہدہ خلقہا روایت کردہ شدہ است
از حد تواتر بیشتر کہ افادہ میکند علم قطعی بتواتر معنوی و آن جوشیدن چشمہا از میان اصابع مبارک وی شنیدہ شدہ است از بسیج
یکی از انبیا علیہم السلام اگرچہ بیرون آمدن چشمہا از سنگ بردست موسیٰ علیہ السلام مشہور است کہ بیرون آمدن
آب از اصابع ابلغ است در اعجاز از نبع آب از حجر کہ بیرون آمدن از وی معہود و متعاد است بخلاف
بیرون آمدن از گوشت و پوست و استخوان و تحقیق روایت کردہ اند این حدیث را جماعت از صحابہ
و مشہور از آن حدیث انس و جابر و ابن مسعود است انتہی امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں قولہ فی ہذہ
الاحادیث فی نبع الماء من بین اصابعہ کثیرۃ تکثیر الطعام و کلہا معجزات ظاہرات وجدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی مواطن مختلفۃ و علی احوال متغایرۃ و بلغ مجموعہا علی التواتر انتہی بیسویں دلیل اثبات نبوت یعنی
معجزہ شق القمر کا جو بامر قریش مکہ شریف میں واقع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلی اشارہ سے
اور اجماع ہے تمام مفسرین اور اہل سنت و جماعت کا سلف سے خلف تک اسکے واقع ہونے پر اور قطع نظر شہادت
نص قطعی قرآن کی اور متواتر ہونے حدیث کے اسکے واقع ہونے کی جس سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے قال القاضی فی الشفا
اجمع المفسرون و اہل السنۃ علی وقوعہ عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین
فرقۃ فوق الجبل فرقۃ دونہا فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام اشہدوا و فی روایۃ مجاہد فنحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و روی نحوہ مرفوعا و زاد فقال الکفار قریش سحرکم ابن ابی کبشۃ فقال رجل منہم ان محمدا ان کان سحر

القمر فانہ لا یبلغ من سحرہ ان یسحر ارض کلہا فاسئلوا من یاتیکم من بلد آخر اہل بلد اخبروہم فاخبروہم
انہم رأوا مثل ذلک فعلی ہذا فقس ما نقل ابو جہل ہذا سحر فانتبوا ای اہل الآفاق حتی یخبروا اذا رأوا
ذلک ام لا فاخبر اہل الآفاق انہم رأوہ انشق فہذا معنی الحدیث انکار ہذا سحر مستمر انتہی مواہب اللدنیہ میں علامہ قسطلانی
کہتے ہیں وقال العلامۃ ابن حجر فی شرحہ المختصر لابن الحاجب الصحیح عند ای الانشقاق القمر متواتر منصوص علیہ فی القرآن
مروی فی الصحیحین وغیرہما من طرق شتی لا یقدح فی تواترہ انتہی شیخ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں ماانشق القمر
ابہر وانور معجزات است کہ تصرف است در عالم علوی از ہیچ پیغمبر واقع نشدہ و ابن عبد البر کہ از اکابر علماء
حدیث است گفتہ است کہ ایں حدیث یعنی حدیث انشقاق قمر روایت کردہ شدہ است از جماعت کثیر
از صحابہ و ہمچنین روایت کردہ اند جمع کثیر از تابعین روایت کردہ اند از ایشان جم غفیر و ہمچنان آمدہ است
بما و متایید شدہ است بایں کہ ہمچنین علوم و مشہور ملت است ان کتب احادیث معتقد مین و متاخرین باکثرت
طرق و تعدد اسانید در مواہب لدنیہ آوردہ کہ علامہ ابن سبکی در شرح مختصر ابن حاجب گفتہ است کہ صحیح نزد من
آنست کہ انشقاق قمر متواتر است منصوص علیہ است در قرآن و مروی است در صحیحین و غیرہما بطرق کثیرہ
صحیحہ کہ شک کردہ نمیشود در تواتر و حجت آن انتہی علاوہ اسکے کتب تواریخ ہند و عرب و عجم وغیرہ میں بھی حکایات
شق القمر کی منقول ہیں دیکھو سوانح الحرمین میں مرقوم ہے کہ ملک مالوہ میں بای چتیل کے قریب جو شہر دہارنام
ہے اُسکا حاکم راجہ بھوج تھا جس رات میں شق القمر کا معجزہ واقع ہوا اُس رات میں وہ اپنے کو مجھے برہمنوں
اکٹھوں ہوا اُنہوں نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا مشاہدہ کیا تب اُسکو راج میں جتنے برہمن تھے سبکو بلوایا اور اُنسے
اُسکا ماجرا پوچھا سب برہمنوں نے باتفاق کہا کہ ہماری پوتھیوں میں یہ بات لکھی ہوی ہے کہ ایک
نبی عرب میں پیدا ہوگا اور منجملہ اُنکے معجزات کے ایک معجزہ شق القمر کا بھی ہوگا راجہ بھوج نے یہ بات

[illegible] کہ لوگ قاصد بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور بعد تحقیق کے ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور حضرت صلی اللہ علیہ نے اُسکا نام عبداللہ رکھا اور اُسکا انتقال اُسی اپنے شہر میں جسکا نام وھا ہے
ہوا اور وہیں دفن ہوا چنانچہ اب اُسکی قبر موجود ہے لوگ اُسکی زیارت کرتے ہیں اور اس سے تبرک چاہتے
ہیں اسمطرح ممالک ہندوستان سے ملک ملیبار میں جو شہر کہ کنکور ہے وہاں راجہ سامری تھا بڑا عاقل اور صاحب اخلاق
حمیدہ ایک مدت تک مسلمانوں سے ملتا رہا اور اکثر اوقات میں مسلمان فقراء اُسکے پاس جاتے تھے اُنکو بلوایا اور اُنکے مذہب کی حقیقت پوچھی مسلمانوں
نے کہا ہمارے پیغمبر کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہم اُنکی اُمت ہیں اور ہمارے پیغمبر نے یہود اور نصاریٰ اور مجوس کو اہل اسلام کا
دشمن بتایا ہے اور ہمارے پیغمبر نے یہ بھی کہا ہے کہ تم اپنے بچوں کو اپنے ہاتھ سے نہ مارو مگر جب سچ بیان کریں مسلمانوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور معجزہ معجزات کے معجزہ شق القمر کا ذکر کیا راجہ سامری نے اگرچہ واقعہ شق
القمر کا ہمارے علماء کی تواریخ کتابوں میں جا بجا مذکور ہے اور لکھا ہوگا اسلیے کہ ہمارے یہاں قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے کہ باپ دادوں سے
جب کوئی واقعہ غریب سنتے ہیں اور اسکو اہل قرقلبت کر لیتے ہیں اور ہمارے باپ دادوں کے جو دفتر وہ محفوظ ہیں اُسمیں لکھتا ہوں کہ اہل
اہل قرقلبت سے یہ وقت بلوایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ نظامی مطابق سن ہجری کے اُسی میں لکھا ہوا تھا کہ فلانی تاریخ
دیکھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد پھر مل گئے پس راجہ سامری کو دین محمدی کے سچے ہونے کی حقیقت
کھلگئی اور ایمان لایا بڑے صدق دل سے اور شرف اسلام ہوا خلوص نیت سے اور اُنہیں لوگوں کے ساتھ عرب کو چین
کا قصد کیا اپنی عیال بھی تھی اُنہیں مسلمانوں کے ہمراہ رات کے وقت کشتی پر سوار ہوا مکہ کو جاتا تھا کہ رات میں جب شحر بندر
پر پہنچا جو سمندر کے کنارہ ہے اور سیاری عمان کے دامن جبل نے بلیک پکارا اور وہیں دفن ہوا لیکن صحیح روایت یہ
کہ راجہ سامری نے خود اپنی آنکھوں سے یہ شق القمر دیکھا اور ثقات اور معتمد لوگوں کو اطراف جوانب میں اسکی تحقیق اس امر عظیم
کے بھیجا جب یہ ثابت ہو گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعوے ثابت کیا ہے بطریق معجزہ شق القمر دکھایا ہے تب اسنے اپنی طرف

سے جہاز پہ سوار ہوکر ملک حجاز کا سفر اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور حج بھی کیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اجازت دی وطن کو لوٹ آوے پس چند مسلمانوں کے ہمراہ وہ وہاں سے روانہ کو آیا تھا بقصد
اپنے وطن کے جسوقت کہ شہر فغار تک پہنچا جو ہین کے قہروں میں سو ہے وہاں اسکا انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوا
پہانچہ قبر اسکی ایکتک یادگار تھا اور تبرک ہوکر فی الجملہ مرجع خلق تھا سو سنہ نقاش تخمیناً ہجری ہذا القیاس اگر خوف تطویل نہ ہوتا
تو کچھ اور تاریخ سے نقل کرتا۔ تیسرین دلیل اثبات نبوت کی معجزہ قرآن مجید فرقان حمید کا ہی یہ وہ معجزہ ہی کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ویسا ہی باقی ہی اور کوئی تغیر اس میں ایک حرف کا نہوا ہنوز باقی رہیگا قیامت
تک اور کسی نبی کا معجزہ ایسا نہ تھا کہ بعد کو قائم و دایم رہے پس یہ معجزہ بہت سی باتون میں معجزات انبیای سابقین سے بڑہکر ہی
منجملہ اسکی ایک دوام بقا ہی دوسری کہ تحدی اسکی ساتھ جمیع خلق کے زمانہ میں متعاید کفار کے تھے اسیطرح آج ہمارے
زمانہ تک سن تیرہ سو آٹھ ہجری ہی بدستور قایم ہی جیسا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کسی کافر کی مجال
نہوی کی قرآن شریف کی ادنی سورت کو برابر بنا لاوے ایسا ہی تک کے فی منکر نہیں ہوا نہ ہوا اور نہوگا جو قرآن کی مثل لاوے
بنا سکے پس متبعان حضرت رسالت بعی متابعت حضرت ہمیشہ ہمیشہ کو مشرف ہین ساتھ اس شرف تحدی کفار کو اور باطل
انکار دہین کی اگر تم سے ہو سکو تو اسکی مثال بنا لاو بخلاف معجزات اور انبیا کے کہ خاص جانی کی ذات کے ساتھ اور نہ بنا لانا کسی
کافر کا برابر ادنی سورت قرآن کی قطعی و یقینی ہی اسلیے کہ پھر اوپر تیرہ سو برس کا عرصہ گذرا کہ قرآن شریف موجود ہی اور ان میں
فاتو بسورۃ من مثلہ یعنی قرآن کی ایک سورت کا مثل لاو موجود ہی اور قرآن شریف دائم تمام دنیا میں ہین مشرق سے مغرب اور
جنوب سے شمال تک نسخہ قرآن مجید بیقید موجود ہین مگر آج تک کسی سے یہ منقول نہین ہوا کہ قرآن کے مقابلہ میں کسی کافر نے کوئی سورت
مفتعلہ بنائی ہو کہیں ہوا ہو بالفعل اہل اسلام کی کتب تواریخ میں ہی منقول ہی نہ کہیں کسی کتب تواریخ یہود و نصاری میں موجود
ہین منقول ہی بلکہ برعکس اسکی معجزات کافروں کی جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور بعد آن حضرت کے صادر

کے زمانہ کے قطع نظر بعد صحابہ کرام کے تابعین عظام کے زمانہ کے کافر کا عاجز ہونا معارضہ قرآن سے جابجا منقول بلکہ
متواتر ہے جیسا کہ ہم عنقریب نقل کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر کہیں منقول ہو کسی کتاب کسی کافر کا بنانا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا کسی اور سے سنا عجب کا اسکو قبول کر لینا تو کوئی دیکھا یا دیکھا یا دیکھا نہ تواتر بشرائط مقبول جمیع ہم
قرآن شریف اور دعوے معارضہ کی تواتر کی سند پیش کرنی ہوگی اور اسکی مماثلت پر بمراتب بلاغت و فصاحت میں باوجود
تخییر موافق قواعد فن کے برہان قطعی قائم کرنا ہوگا اور یہ ہرگز ہو نہ سکیں گے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ
کے عذاب سے ڈرے اور ایسی بری چیز قبول کرے کہ تمام انبیاء علیہم السلام سے ایمان لائی ہیں ایمان لاوے اور خوب سمجھ لے
کہ یہ نبی آخر الزمان وہی ہیں جنکے وجود باجود کے ظہور کی بشارت تمام انبیاء علیہم السلام دیتے چلے آئے ہیں اور انکے اوصاف
کمال اور انکی امت کے کمالات بیان کرتے آئے ہیں کہ ان اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ جو کوئی اس نبی آخر الزمان
کی شریعت کے خلاف چلیگا اور اسکی متابعت نہ کریگا تو حق تعالیٰ اس سے بیزار ہے جیسا کہ توریت و انجیل وغیرہ وغیرہ میں مذکور ہے
ہاں مسلمہ کذاب اور ابن صیاد یحیی بن یحکم وغیرہ کچھ زنادقہ ملاحدہ تھے سو مسلمہ کذاب کے خرافات تو وہیں جسیے اطفال عرب
کیا بلکہ اطفال عجم بھی ہنستے ہیں چنانچہ اسکی کتاب کا نمونہ ہم بیان کریں گے اور ابن صیاد کا نمونہ خرافات کے ایک جیسے ہم کریں گے
کہ جواب میں الفیل وما ادراک ما الفیل لہ ذنب وخرطوم طویل کوئی شرح الطائف اور مجلد اسکی حرکات لکھے ہیں والزارعات
زرعاً والحاصدات حصداً والطاحنات طحناً والخابزات خبزاً والثاردات ثرداً اور امثال اسکی جسکو زبان پر لاتے ہوئے
بھی شرم آتی ہے اور ابن یحکم کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں یکتا تھا فصاحت و بلاغت میں چند فقرے مقفی جوڑ جاڑ کے
اسکا نام سورہ رکھا تھا ایک شخص کسی مکتب کے طرف سے گذرا ہوا ایک لڑکا یہ آیت پڑھ رہا تھا یا ارض ابلعی ماءک
و یا سماء اقلعی الخ اسکو سنتے ہی معلوم ہو گیا اور اسیوقت لوٹ کر گھر آیا اور جو کچھ لکھا تھا مٹا ڈالا اسطرح
یحیی بن یحکم کی حکایت ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں طبیعت و فصیح بے مثل و بے نظیر تھا قرآن شریف کا مقابلہ اور معارضہ کرنا

اور کچھ اسکو قتل کے خیال میں کہ بیدار کرے یا غرم ہوا سو رفتہ فتہ اس کو مطالعہ کیا اور اسکی مثال بنانے کا ارادہ کیا
تھا کہ ہیبت سے جگر پانی ہو گیا جو کچھ آتا جاتا تھا سب فانی ہو گیا آخر توبہ کی اور پشیمان ہوا حضرت شیخ مدارج میں نقل
فرماتے ہیں بعد ذکر کرنے بعض حکایات رقت انگیز دیدنی کفار سے کہ ہمچو ایشان را شقیای قریش کہ حاذق ماہر بودند بفصاحت
بلاغت و فصاحت عارف بودند باسالیب کلام طرز سخن متحیر شدند و معترف گشتند و در آخر غلبہ سابقہ شقاوت
بہادیہ در رفتہ نزدیک بود کہ ایمان آرند و استدعای بعضی از ایشان و نادان کہ قصد معارضہ می کردند و نمی دانستند
چنانکہ حکی عن حکم غزالی کہ مبتغی تصحیح افلاس بود در زمان وی شبیہ و بی نظیر بود در بیان فصاحت کہ معارضہ قرآن کند
پس نظر کرد در سور اعلام درخواست کہ برسان آن چیزی آرد و بزوال آن سخن با فصاحت کرد و حال شد اور اخشیت
و ہیبتی توبہ کرد از آن و ابن مقفع وقت خود بود ساخت کلامی او گردانید آنرا معارضہ نام نہاد و آنرا سور
بطرز و قرآن گذاشت و زمی بصری کہ میخواند در کتب این آیہ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ابا پسر باز آمد و گفت
آنچہ نوشتہ بود و گفت گواہی میدہم کہ محمد رسول خدا کہ این کلام را ہرگز معارضہ نتوان کرد و نیست این کلام بشر انتہی
ہر چند کہ وجوہ اعجاز قرآن غیر متناہی ہیں اور بیان بعض وجوہ کا بھی علی وجہ التفصیل در شرح مواقف و مقاصد
وقت مطلب اسرار و خواص اسکی کے لیکن کسی قدر لکھنے سے چارہ بھی نہیں ہوا نہاد و چار دچند ناچار
عام کے لکھتا ہوں مگر پہلو تواتر قرآن اور تواتر تحدی کی سنا چاہوں قال فی شرح المواقف المقصد
فی اثبات نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفیہ مسالک المسلک الاول وہو المعجزۃ انا ادعی النبوۃ وظہر المعجزۃ علی یدہ
اما الاولی فمتواترۃ تواترا ینتہی بالعیان والمشاہدۃ فلا مجال للانکار فیہا واما الثانیۃ فمعجزۃ القرآن وغیرہا من المعجزات
فلکونہا معجزات ان تحول تحدی بہا لمعارض فتعین معجزا اما انہ تحدی بہ فقد تواتر بحیث لم یبق فیہ شبہۃ آیات التحدی کثیرۃ
فقد تواترا بحدیث مثلہ وقولہ فاتوا بسورۃ من مثلہ وقولہ فلیاتوا بعشر سور مثلہ متقربات واما انہ لم یعارض فلان الدواعی

تواتر لازمہ معجزہ فرالہ دعوی الی تعدیسما و بخصوص المشروہ و امن حصی البطحا و اعرض الناس علے امتناع ہا بطل دعواہ ما مار

ہے ای صحیح اذا تحدی و لم یعارض لکون معجزا فقد عرفنا سبق من بیان حقیقۃ المعجزۃ و شروطہا انتہی جب یہ بات

ثابت ہوئی کہ قرآن شریف متواتر ہوا اور بسطح تحدی کے ساتھ اور نہ لاسکا کسی کا ذکر ابو معدار کے بھی متواتر ہے

اور ہمارا جو معتمد علیوں کے تواتر سے ہے علم یقین کا ہے پس قرآن کا معجزہ ہونا یقینی ہوا پس اس سے ہمارے نبی کی نبوت کا ثبوت

قطعی ہوا اب بیان باقی ہے بعض وجوہ اعجاز قرآن کے مشتمل ہونا اسکا ہوا اور یہ کمال فصاحت و نہایت بلاغت کے جو طوق البشر

سے خارج ہوا اور یہ دلیل قاطع ہے اوپر اس بات کے کہ قرآن شریف کلام الہی ہے کلام بشر کیونکہ احاطہ کرلینا جمیع وجوہ فصاحت

و بلاغت کا اس طور سے کہ اسکی مثل کسی سے ممکن نہو کلام علام الغیوب کا جسکی صفت ہے احاطہ بکل شی عما ذ غیر کا و نیز اگر کلام

بشر ہوتا تو اسکی مثال لانا کفار عرب کو بہت آسان تھا بہ نسبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بوجوہ اول یہ کہ وہ

اہل لسان تھے مثل حضرت کے اور قرآن شریف ظاہر کلام انکے سے تھا یعنی اسکی ترکیب میں وہی تھا میں حروف تھے جنکو

عرب وہی مفردات اور انکی مجموع اور وہی کیات خبریہ و انشائیہ جو سکو معلوم تھے پھر کیوں انکا مثل نہ بنا سکے دوسرے

یکہ وہ کثیر تھے ہزاروں لاکھوں اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہا اس مقابلہ اور تحدی قرآن میں اور بہت

ظاہر ہے کہ جو چیز مقدور بشر ہے اسکی قدرت جو ایک شخص کو ہوگی اس سے دس حصہ یا سو حصہ زائد ہونگے جماعت

کو بقدر عدد افراد کے تیسرے یہ کہ عبارت آرائی اور صنائع بدائع لفظی و معنوی گویا انکی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی

اور بمنزلہ امر خلقی و جبلی کے ہوگیا تھا رات دن اس پیشہ کو کرتے تھے اور اسکو اپنا موجب فخر و اعتبار جانتے تھے کر دانتے تھے

چنانچہ سبعہ معلقہ کی تعلیق اس پر واقع ہوئی ہے چوتھے یہ کہ فصاحت و بلاغت میں وہ ایسے مشاق تھے کہ بڑے

بڑے خطبے اور رجز انہا کو زبانی یاد تھے کوئی بات نہ تھی وہ العرب کا کہے ہوئے تھے اور ابا عن جد اسکو پڑھتے

پڑھاتے اور سیکھتے سکھاتے چلے آتے تھے انواع و اقسام کے نظم و نثر پر قدرت کامل رکھتے تھے بخلاف آن حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک حرف بھی کسی سے کبھی نہ پڑھا نہ کبھی کوئی عبارت لکھے نہ کسی سے کوئی مشق کی اور دعوے کیجئے
و با این ہمہ جموقت قرآن کے ساتھ تحدی فرمائے کوئی شخص فصیحان و بلیغان عرب سے چھوٹی سی چھوٹی سورت کے برابر
نہ لاسکا۔ پانچویں یہ کہ وہ مدعی تھے فصاحت و بلاغت کے اور اپنی استادی و کمال اس فن میں انکو وہ دعوی تھا برابر اپنی ہمسر
و امتیاز کے اقران و امثال میں کسی عالم کے فصحا و بلغا انکے سامنے طفل نابالغ تھے اور فی الواقع یہ انکا دعوی اس زمانہ میں یقینی قبول ہوا
آفتاب نبوت و رسالت بجا تھا کیونکہ اس فن میں انکو انتہا کا تو غلو تفاخر جب پیدا ہو گیا اور اس کمال کی حسن و خوبی پر کمال اعجاز
ہوا اسوقت اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنس کمال سے انکے معجزہ عطا فرمایا اور اپنے کلام پاک کی وہی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو درجہ امتیاز بخشا کہ اسکے مقابلہ و معارضہ سے وہ عاجز آئے جسطرح حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ میں جب سحر کا چرچا اور تحال
تو حضرت موسی علیہ السلام کو معجزہ عصا و ید بیضا وغیرہ عطا فرما کر تحدی فرمائی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں جب فن طب میں کمال ہوا
تو انکی تحدی احیای موتی و ابرا اکمہ و ابرص کے ساتھ مناسب ہوئی۔

چھٹے یہ کہ جو ان میں بڑے بوڑھے تھے وہ بی شبہ محاورہ عجمیہ و لغت غیر جانتے تھے بسبب تجربہ ظاہر کے
حضرت سے بڑھے ہوئے تھے پھر کیا وجہ کہ ان سے ایسا کلام نہ بن سکا اس سے معلوم ہوا کہ یہ ترکیب عجیب و
اسلوب نظم غریب تالیف بشری نہیں۔

ساتویں یہ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر مرتے تھے حتی الوسع حضرت کی ایذا رسانی
و کسادبازاری میں بیسیا کہ تواریخ سے ظاہر ہے کوئی دقیقہ نہ چھوڑتے تھے پس اگر انکو معارضہ پر قدرت ہوتی
تو قرآن کے مقابلہ میں وہ کلام پیش کر کے اپنا الزام قایم کرتے۔

آٹھویں یہ کہ معارضہ تحدی کچھ اور بیس برس تک یہ آئے کا بھی ای تحدی سے بہرے رہے اور
سمع قبول سے بہرے اور قبول حق سے بی بہرے ہے تو کچھ جواب نہ بن سکا مگر یہ کہنا کہ قلوبنا غلف و فی اذاننا وقر

دعویٰ بنا دبیک مجارہ الا السحر و مثل سکے - نویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اس تحدی پر ہمیشہ اسکی توبیخ
بجا سنتی فرماتے رہے اور طعن و تشنیع کرتے رہے یہود و نصاریٰ عاجز بتلاتے اور انکے بتوں کو برا و جھوٹا باطل کو باطل ثابت کرتے رہے
غیرت کا مقتضی یہی تھا کہ اسکی مثل بنا کر لاتے اپنے اوپر سے بغیر تی کا ننگ و عار اٹھاتے -

دسویں یہ کہ پہلے تو یہ سبب نہ رہا ہو بعد میں بھیجی اپنی جانب سے کہ کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب نے
ملک انکا چھینا انکے اموال غنیمت پائے کسیکو شہید کیا کسیکو پابجولاں بہ رسن بستہ لیتے اٹھائیں اگر قرآن کی مثل بنانے
پر قادر ہوتے تو یہاں تک نوبت کیوں پہنچتی -

گیارھویں یہ کہ تمام کفار کو یہ علوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہیں سے انہی میں نشو و نما پائے چالیس برس تک
محمد امین موسوم کہلائے عمر بھر ایک بیت نہ بنائی کوئی فقرہ کوئی حرف تک نہ لکھا چالیس سال کے بعد یہ کلام الٰہی دفعتہً
انکو پیش کیا پس ایسے امی سے کلام بغتتاً انتہا درجہ کی فصاحت کہتا ہو جس سے جہاں کے فصیح و بلیغ عاجز آئیں کلام بشر
ہوتا تو اسکی مثل بنا لانا انکیلئے کیا دشوار تھا وجوہ بھر حال سے واضح ہوا کہ قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے میں
کوئی تردد نہیں طرفہ یہ کہ یہی لوگ جو قرآن کو سنتے خوبی فصاحت و حسن بلاغت میں غور کرتے تو معترف ہوتے کہ یہ
کلام بشر نہیں عناد دلی اور قوم کے ننگ و عار اور حب ریاست و جاہ کے سبب سے اسلام نہیں لاتے تھے عتبہ
ابن ربیعہ جو عرب کے مشہور فصیحوں میں تھا اسنے ایک روز مجلس قریش میں کہا کہ میں اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ کی خدمت میں جاتا ہوں اُنسے کچھ کہونگا طمع دلاؤنگا اگر باز آئے تو بچا چھتا سب نے کہا جاؤ
عتبہ حضرت کی خدمت میں آیا بہت سی باتیں کیں مال و منال کی رغبت دلائی کہ جو کچھ چاہیں ہم حاضر کردیں
مگر آپ دعوت اسلام سے باز آئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ چکا بولا کہہ چکا آپنے فرمایا
اب ہم سے کچھ سن لے آپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب

فصلت ایاتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا و نذیرا آیت سجدہ تک پڑھی عتبہ سنتا رہا
جب حضرت نے سجدہ کر چکے تو فرمایا کہ اے عتبہ تو نے سنا اُسنے کہا میں نے سنا تم مشغول ہو کسی سے مت کہو
پھر حضرت کے پاس سے اُٹھکر اُسی محفل میں آیا یعنی محفل والوں نے اُسے دیکھتے ہی اُسکے چہرہ کے طرف کو یہ
بات کہے کہ عتبہ جو منھ لیکر گیا تھا وہ منھ لیکر نہیں آیا پس جب آکر بیٹھا تو اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی ہے اے
قوم سنا میں وہ قول کہ کبھی نہ سنا تھا اُسکے مانند اے شعر نہیں ہے اور نہ سحر ہے نہ کہانت ہے اے معشر
قریش چھوڑ دو اُنکو جس کام میں ہیں اُنسے تعرض نکرو قسم ہے خدا کی اس کلام کی بڑی شان ہے اور تم
جانتے ہو کہ وہ دروغ گو نہیں ہیں اور جو دعا کرتے ہیں وہ زمین پر نہیں ہوتی یعنی وہ قطعاً قبول
ہوتی ہے میں ڈرتا ہوں ایسا ہو کہ کوئی عذاب نازل ہو رواہ البیہقی حضرت ابوذر کے بھائی انیس
بڑے شاعر اور مشہور فصیح و بلیغ تھے حضرت ابوذر نے قبل اسلام لانے کے حضرت کے یہاں اُنکو
واسطے دریافت حال کے بھیجا ابوذر کہتے ہیں کہ واللہ میں نے اپنی مدت العمر میں انیس سے بہتر
شاعر نہ دیکھا نہ سنا زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ دس شاعروں سے مقابلہ ہوا انیس نے دسوں کو
الزام دیا چنانچہ ایک اُن میں سے ہیں بھی تھا جب وہ مکہ سے حضرت کی خبر دریافت کر کے میرے پاس آیا
لوگوں نے پوچھا کہ حضرت کے باب میں وہاں کے لوگ کیا کہتے ہیں کہا لوگ اُنکو شاعر بتلاتے ہیں کوئی کاہن
کہتا ہے قسم ہے خدا تعالیٰ کی میں شاعر خود ہوں اور سنی ہے میں نے بات کاہنوں کی نہ وہ شاعر ہیں نہ
آنکے پاس کاہنوں کی سی باتیں ہیں وہ سچے ہیں سب لوگ جھوٹے ہیں وہ ابن مغیرہ کہ جو قریش کا
تھا فصاحت و بلاغت میں یکتای زمانہ اسنے بارہا قرآن شریف کو سنا اور کہا اللہ کی قسم
قرآن شریف میں وہ شیرینی و تازگی اور رونق ہے کہ کسی کلام میں نہیں اول کلام میوہ دار ہے

اور آخر کلام میں ایک مرتبہ کے موسم میں قبائل قریش جمع تھے ولید ابن مغیرہ نے اُنسے کہا کہ لوگ ہر طرف سے آئینگے تم سب کے سب ایک بات پر متفق ہو جاؤ حضرت کے باب میں اور سب ایک ہی کلمہ کہو آپس میں اختلاف نکرو اور ایک دوسرے کو جھٹلاؤ بولے ہم سب اتفاق کر کر کہتے ہیں کہ وہ کاہن ہیں ولید نے کہا وہ کاہن نہیں ہیں اور قول اُنکا زمزمہ کاہن نہیں بولے ہم سب مل کر مجنوں کہینگے ولید نے کہا اللہ کی قسم وہ مجنوں نہیں تمام جہان کے عقلمندوں سے زیادہ عقل والا ہے بولے ہم شاعر بولینگے کہا ہرگز وہ شاعر نہیں ہیں شعر اُسکے جمیع اقسام رجز ہزج مبسوط اور مقبوض وغیرہ کو خوب جانتا ہوں کہا ہم ساحر بولینگے بولا واللہ وہ ساحر نہیں ہے نہ پھونکتا ہے نہ گرہ لگاتا ہے یہ سب باتیں جو اُنکی طرف نسبت کرتے ہیں وہ باطل ہیں کذا فی المدارج ۔

ابو عبید حکایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی اعرابی نے کسی شخص سے یہ آیت پڑھتی ہوئی سنی فاصدع بما تؤمر پس اُسنے سجدہ کیا اور کہا میں نے اسکی فصاحت کو سجدہ کیا ہے ۔

علی ہذا القیاس ہزار ہا حکایات صحیح کتب سیر اور تواریخ میں منقول ہیں مثلاً قصہ فصیلہ راہب اعلیٰ کا دربارۂ رجل و کُبار و مستہزؤں اور اذاذ الزیت وغیرہ ۔

علمای عربیت نے اگرچہ کتابیں تصنیف کیں مگر جو ذوق و سلیقہ عرب کے جاہلوں عورتوں بچوں غلاموں کے تئیں ہے غیر عرب کے علما کو ہرگز نہیں ہو سکتی اعجاز قرآن کا بوجہ فصاحت و بلاغت ذوقی احوال پر موقوف ہے باین ہمہ راقم الحروف کہتا ہے کہ کوئی جملہ یا کلمہ یا حرف قرآن کا ایسا نہیں کہ اُس جگہ دوسرا لفظ اُسکی خوبی کا ہو سکتا ہے قرآن ہی ہو سکتا ہے اگر کوئی مدعی ہو تو ہمیں بتائے کہ فلاں کلمہ اُس کلمہ قرآن سے افصح ہے

بارھویں معجزہ قرآن اخبار غیبیہ ہے جیسا کہا ویسا ہوا جسکی دو مثالیں لکھتا ہوں مثال اول فارس و روم جنگ

مشرکین مکہ جو اہل کتاب تھے غلبہ روم چاہتے تھے اتفاقاً فارس کو غلبہ ہوا جب یہ
خبر مکہ میں پہنچی مسلمان رنجیدہ اور کفار خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہا تم بھی
کتاب والے ہو نصارا بھی اہل کتاب ہیں ہم امی جیسے مجوس امی ہیں ہمارے
بھائی فارس تمہارے بھائی روم پر غالب ہوئے اسیطرح ہمارے تمہاری
لڑائی ہوگی ہم تمپر غالب آئینگے اسپر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون
یعنی روم اسوقت تھوڑی زمین میں مغلوب ہوئے ہیں آیندہ وہی غالب
ہونگے کچھ برسوں میں پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کفار سے فرمایا تم انکے غلبہ سے
خوش ہوئے یہ محل خوشی نہیں قسم ہے خدا کی وہ غالب کریگا روم کو فارس پر ہمارے
نبی نے خبر دی ہے یہ سنکر ابی ابن خلف نے اٹھکر کہا تم جھوٹے ہو حضرت صدیق رضی
نے فرمایا او دشمن خدا تو جھوٹا ہے اسپر باہم یہ بات قرار پائی کہ تین سال کے
اندر اگر روم فارس پر غالب ہوں تو کافر مسلمانوں کو دس اونٹ دیں اور
اگر برعکس ہو تو مسلمان کافروں کو۔ حضرت صدیق رضی نے اس شرط کی (جو حقیقت
میں جوا ہے اور تا ہنوز شرعاً حرام نہ ہوا تھا) سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہونچائی ارشاد ہوا کہ شرط میں اونٹ اور مدت دونوں بڑھا لو اسلیئے کہ
بضع تین سے نو تک کے درمیان ہے غرض سو اونٹ اور نو برس کی مدت
ٹھیری اور ساتویں سال روم فارس پر غالب ہوئی مسلمان اپنی شرط جیتے

سو اونٹ کا فروخت کے لئے شرط باندھنے والے ادھر سے ابوبکر رضہ اور ادھر سے
ابی ابن خلف تھا جو حضرت کے ہاتھ سے مجروح ہو کر جنگ احد مین مردار ہوا
اُسکے وارثون سے اونٹ لئے گئے اور بموجب فرمان صاحب شرع خیرات
کروئے گئے جیسا کہ معالم وغیرہ مین ہے (۲) مثال - قال اللہ تعالی انّا
نحن نزّلنا الذکر وانا لہ لحافظون فی المعالم وغیرہ - الذکر القرآن
انتہی قال فی روح البیان وانا لہ لحافظون فی کل وقت من کل
ما لا یلیق بہ انتہی - قال الرازی الضمیر فی قولہ لہ عاید الی الذکر
یعنی وانا نحفظ ذالک الذکر من التحریف والزیادۃ والنقصان
ونظیرہ قولہ تعالی فی صفت القرآن لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و
لا من خلفہ قال بعضہم حفظہ بان جعلہ معجزا مبائنا لکلام البشر فیعجز
الخلق عن الزیادۃ فیہ والنقصان عنہ لانہم لو زادوا فیہ او نقصوا
عنہ لتغیر نظم القرآن فیظہر لکل العقلاء ان ھذا لیس من القرآن
فصار کونہ معجزا کالحاطۃ السور بالمدینۃ لانہ یحصنہا ویحفظہا
وقال الآخرون انہ تعالی صانہ وحفظہ من ان یقدر احد من الخلق
علی معارضتہ وقال آخرون عجز الخلق عن ابطالہ وافسادہ بان
قبض جماعۃ یحفظونہ ویدرسونہ ویشہرونہ فیما بین الخلق الی آخر
بقاء التکلیف وقال آخرون المراد بالحفظ ھو ان احدا لو حاول

تغییرہ لحرف او نقطتہ وقال لہ اھل الدنیا انہ کذب وتغییر لکلام اللہ
تعالی حتی ان الشیخ المھیب لو اتفق لہ لحن او ھفوۃ فی حرف من کتاب
اللہ تعالی لقال لہ کل الصبیان اخطئت ایھا الشیخ وصوابہ کذا
وکذا فھذا ھو المراد من قولہ وانا لہ لحافظون واعلم انہ لم یتفق لشیٔ
من الکتب مثل ھذا الحفظ فانہ لا کتاب الا وقد دخلہ التصحیف
والتحریف والتغییر اما فی الکثیر منہ او القلیل ولقاء ھذا الکتاب
مصونا عن جمیع جھات التحریف مع ان دواعی الملحدۃ والیھود و
النصاری متوفرۃ علی ابطالہ وافسادہ من اعظم المعجزات وایضا
اجرا اللہ تعالی عن بقائہ محفوظا عن التغییر والتحریف والقضی الآن
قریبا من ستمائۃ سنۃ فکان ھذا اخبارا عن الغیب فکان ایضا
معجزا قاھرا انتھی حاصل یہہ ہر کہ حق تعالی نے قرآن کی نسبت خبر دی
اسکو ہمنے اوتارا ہم اُسکے محافظ ہین یعنی ہر طرح سے اوسکا حفظ ہم کرینگے اگر
کوئی اوسے گمانا بگاڑنا چاہے ممکن نہین ایک حرف یا نقطہ بھی گھٹا بڑہا نہین سکتا
یہہ اسکا معجزہ ہے ہر چند کہ قرآن اور اہل قران کی دشمن بہت اور عام ملکون مین
اوسکے حکومت اور ہر طرح تسلط ہی مگر ممکن نہین کہ قرآن کو گمایا مٹا دین
ایک حرف یا نقطہ گھٹایا بڑہا دین یہہ معجزہ اسکا دائمی ہی دیکھو آج تک
کہ تیرہ ۱۳۰۹ سو نو برس کا عرصہ گذرا کوئی تغیر قرآن مین واقع نہوا بلکہ روز بروز

اوسکی ترقی ہے بلاد اسلام مین انواع اقسام کے مطبع ہوتے ہین ونیز بلاد کفار
خصوصًا لندن مین علی ہذا مطابع ہنود سے لاکہون قرآن مطبوع ہوکر شایع اور
موجود ہین ع عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد - اسی طرح سیکڑون باتین
غیب کی قرآن مین مذکور ہین جیسا فرمایا ویسا ہی واقع ہوگا اسمین امکان
تخلف نہین چہ جائے وقوع ثمہ آن اولہ مین سے اکثر کی نسبت مین ہمنے مراتب اخبار
تواتر وغیرہ کو بوجہ استدلال بنابر مقدمہ اولی قرار پایا ہی بیان کردی
اب مجملا اوسکی تائید مین بنابر وضاحت ایک دو قول اور لکہتا ہون
قال فی الشفاء ثم معجزاتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی قسمین قسم
منہا علم قطعًا ونقل الینا متواترا کالقرآن فلا مریۃ ولا خوف
بحجتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ وظہورہ من قبلہ واستدلالہ
بحجتہ وان انکر ہذا معاند جاہد فہو کانکارہ وجود محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فی الدنیا فہو فی نفسہ وجمیع ما تضمنہ من
معجز معلوم ضرورۃ ووجہ اعجازہ معلوم ضرورۃ ویجری
ہذا المجری علی الجملۃ انہ قد جری علی یدیہ علیہ السلام آیات
وخوارق عادات ان لم یبلغ واحد منہا معینا القطع فیبلغہ
جمیعہا والقسم الثانی ما یبلغ مبلغ الضرورۃ والقطع وہو علی
نوعین نوع مشتہر منتشر رواہ العدد الکثیر وشاع الخبر

عند المحدثین والرواۃ وقلتہ السیر والاخبار کنبع الماء من بین
الاصابع وتکثیر الطعام ونوع منہ اختص بہ الواحد والاثنان ورواہ
العدد الیسیر ولم یشتہر اشتہار غیرہ لکنہ اذا جمع الی غیرہ اتفقا
فی المعنی واجتمعا علی الاتیان بالمعجز کما قدمنا قال القاضی ابو الفضل
رحمہ اللہ وانا اقول صدقا بالحق ان کثیرا من ھذا الایات الماثورۃ
عند صلی اللہ علیہ وسلم معلومۃ بالقطع اما انشقاق القمر فالقرآن
نص بوقوعہ واخبر عن وجودہ ولا یعدل عن ظاھرہ الا بدلیل
وجاء برفعہ احتمالہ صحیح الاخبار من طرق کثیرۃ وکذلک قصۃ
نبع الماء وتکثیر الطعام رواھا الثقات والعدد الکثیر عن الجم
الغفیر عن العدد الکثیر من الصحابۃ ومنہا ما رواہ الکافۃ عن
الکافۃ متصلا عمن حدث بہا من الصحابۃ واخبارھم ان ذلک
کان فی مواطن اجتماع الکثیر منہم فی یوم الخندق وفی غزوۃ بواط
وغزوۃ الحدیبیۃ وغزوۃ تبوک وامثالہا من محافل المسلمین
ومجمع العساکر ولم یوثر عن احد من الصحابۃ مخالفۃ للراوی
فیما حکاہ ولا انکار لما ذکر عنہم انہم رواہ کما رواہ فہذا النوع
کلہ یلحق بالقطعی من معجزات انتہی شیخ مدارج مین فرماتے ہین معلوم شد
کہ قرآن مجید اعظم واعلا وابقای معجزات حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین ہست

صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر معجزات از انشقاق قمر و نبع ماء و تکثیر طعام و
نطق جمادات و جز آن نیز عظیم اند و بعضی بالغ بحد تواتر و شہرت و بعضی اگرچہ
بخبر احاد اند و لیکن بتعدد طرق منجر گشتہ و معجزات آن حضرت بعضی پیش از
زمان بعثت ظاہر شد و آنرا از ہاصات خوانند و اہاص معنی بنیاد نہادن
گویا در حکم تاسیس نبوت و رسالت اند و بعضی در زمان نبوت و قسمی دیگر بعد
از رحلت چنانکہ کرامات اولیای ہست کہ ہمہ معجزات آن حضرت اند و دلالت
دارند بر صحت نبوت و صدق رسالت وی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔

پانچوان مقدمہ تحقیقات سابق سے بخوبی واضح ہوا کہ کفار عرب
جنکی قسمت مین ازل سے شقاوت لکہی تھی باوجود مشاہدہ ہزارون معجزات
کے جو دلیل قاطع ہر صدق نبوت کی جو قبل زمان ولادت کے ظاہر ہوئی
اور جو معجزات وقت ولادت مین ظاہر ہوے اور جو بعد ولادت کے امور
عجیبہ اور آثار غریبہ خوارق عادات سے جو ماحی وسوسہ ہین کفر و شرک ہین ظاہر ہوئی
اور ہر اوسوقت سے آپکے اخلاق و عادات جو سراسر معجزہ تھی جس طرح
سراپا وجود باجود مجموعہ معجزات غیر متناہی ہر اور ہر حرکت و سکون آپکا معجزہ
تھا اور مطابق اخبار کتب سماویہ کی اوز زمان نبوت تک اور بعد نبوت
کے ہمیشہ معجزات جنکی تعداد کتب سیر و تواریخ مین چونسٹھ ہزار قلم بندی
کیگئی تھی کبھی بطلب اور کبھی بلا طلب اور گرویدہ بھی ہوتی تھی اور ادبیر

معرفت صدق نبوت حضرت رسالت مین مضمون آیت کریمہ یعرفون
کما یعرفون ابناءھم صادق تھا کوئی اور معجزہ کی ضرورت نہ تھی اور انکو
یقین کامل تھا آپ کی سچی نبی ہونیکا مگر بسبب شقاوت سابقہ ازلی کی انصاف
کو چھوڑ بے انصافی کو اپنا شیوہ گردانتی اور اپنی جان کو برا جانکر امر حق سے
معاندت رکھتے جحدوا بہا و استیقنتہا انفسہم ظلما و علوا اور پھر انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ جدید کے طالب ہوتے اور مقصود اصلی اونکا اس سے
ایمان لانا نہ تھا نہ تحقیق امر حق کی منظور تھی بلکہ بطریق استہزا و تمسخر و لہو کی تھا
اور واسطے دفع اپنے ننگ و عار کے اقران و اشباہ مین جو اونپر طاعن ہوتے
تھے باوجود اسکے کہ تم کو قطعا معلوم ہو کہ یہہ نبی آخر الزمان ہین پھر تم انپر ایمان
کیون نہین لاتے مسلمان کیون نہین ہوتے تو وہ اوسکی جواب مین اور تو کچھ
بن نہ پڑتا یہی کہتے کہ ہم فلانا معجزہ اون سے طلب کرتے ہین اگر دکھلاینگے تو اسلام
مین داخل ہونگے پھر جب وہ معجزہ حضرت دکھلا دیتے تو وہ کہتے یہہ قدیم
کا جادو ہو فلانے بات دکھلاؤ تو ایمان لائین کبھی کوئی معجزہ دیکھہ کر کہتے یہہ
افترا اور جنون ہو غرض اس قسم کی شرارت ہمیشہ کیا کرتے تھے چنانچہ اوسکا ذکر
جا بجا قرآن شریف مین موجود اور حق تعالی نے اونکی شرارتون کا بتصریح
بیان فرمایا ہو ایک جگہہ فرماتے ہین وان یروا آیۃ یقولوا سحر مستمر
دوسری جگہہ افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ اور وان یکادالذین

کفروا لیزلقونك بابصارهم لما سمعوا الذکر ویقولون انه
لمجنون ایک جگہہ فرماتے ہین وقالوا لولا انزل علیہ آیۃ قل ان اللہ قادر علی
ان ینزل آیۃ ولکن اکثرهم لا یعلمون یعنی یہہ ایسی جاہل و نادان ہین کہ ہمیشہ
آیات آلہی و معجزات حضرت رسالت پناہی دیکھتے ہین اور پھر کہتے ہین کہ نشانی
کیون نہین اوتاری جاتی اونکو اتنا علم و فہم نہین ہے کہ نبی اللہ کے بندہ ہین
اور قادر مطلق سب کچھہ دکھلا سکتا ہی پھر بار بار معجزہ بے فایدہ طلب کرنا سراسر
جہالت ہی دوسری جگہہ فرماتے ہین ولو نزلنا علیك کتابا فی قرطاس
فلمسوہ بایدیهم لقال الذین کفروا ان هذا الا سحر مبین ایک جگہہ
فرماتے ہین ولو فتحنا علیهم بابا من السماء فظلوا فیه یعرجون لقالوا انما
سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون ایک جگہہ فرماتے ہین
واقسموا باللہ جهد ایمانهم لئن جاءتهم آیۃ لیومنن بها وما یشعرکم
انها اذا جاءت لا یومنون قل انما الآیات عند اللہ وما یشعرکم انها اذا جاءت لا یومنون
فیہ ایک جگہہ یہہ ارشاد ہوتا ہی وقالوا لولا انزل علیہ آیات من
ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفهم
انا انزلنا علیك الکتاب یتلی علیهم ان فی ذالك لرحمۃ و
ذکری لقوم یومنون یعنی یہہ جو کفار تم سے بار بار نشانیان مانگتے ہین
تو کیا قرآن نشانی کے واسطے کافی نہین ہے کہ اسمین معجزات غیر متناہی

* اقوال لا یومنون ایک جگہہ فرماتے ہین اقاتلی علیهم آیاتنا
ما کان جوابهم الا ان قالوا ائتوا بآبائنا ان کم

موجود ہین مگر وہ تو متفکر نہین کرتی نہ اونکو دلیل ثبوت غرض ہی کیونکہ اونکی
نزدیک وہ ثابت و متیقن ہوچکی ہو اب انکا معجزہ طلب کرنا عبث ہی
خلاصہ یہہ کہ وہ اشرار اپنی اس شرارت سے باز نہین آتے تھے باوجود اسکے
کہ کبھی علی رؤس الاشہاد خجل ہوتے و ندامت اوٹھاتے کبھی مسلمانون کے
مقابلہ مین پٹ جاتے اور جوتیان کھاتے کبھی آپسمین مشورت کرتے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی محفل مین بُلاتے اور آپ کو طرح طرح کی
طمع و لالچ دلاتے جب دیکھتے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر بھی توجہ نہین
فرماتے اور اونکی مال و دولت و جاہ و ثروت کی طرف آنکھہ نہین اُٹھاتے
تو آپس مین مشورہ کرکے حیلہ بناتے کہ اوسکے ذریعہ سے چندے چپ قلعون
سے چھوٹ جاتے منجملہ اون شریرون کے ایک عتبہ تھا اور شیبہ اور
نضر بن حارث اور ابو البختری اور ولید ابن مغیرہ اور ابو جہل اور عبد اللہ
بن ابی اور اُمیتہ بن خلف اور سوا انکے اور بہت سے تھے ایک روز کا
ذکر ہی کہ یہہ سب کے سب معہ باقی روسار قریش جمع ہوے اور آپسمین مشورے
کرکے یہہ بات قرار دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بولا بھیجو اور آپ سے
گفتگو کرکے منازعت کی نہیر اوو اور ایسا الزام دو کہ جسمین مجبور ہون
اور تمہارا عذر قایم ہوجاے آخر ایک شخص کو حضرت کے پاس یہہ پیغام دیکر
بھیجا کہ تمہاری قوم کے سردار اور اشراف لوگ جمع ہوے ہین آپ سے

کچھہ کلام کرنا چاہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنتے ہی جلدی سے
تشریف لائے بخیال اسبات کے کہ شاید اونکو توفیق ہدایت ہوئی ہو
اسلام لائین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ہدایت کو دوست
رکھتے تھے آپ پر اونکا گرفتار ہونا عذاب الٰہی مین شاق تھا جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم آکر بیٹھے تو وہ بولے کہ ای محمد قسم ہے اللہ تعالی کی کسی شخص عرب
نے اپنی قوم کی ساتھہ وہ معاملہ نہین کیا جو تم نے کیا باپ دادا اونکو ہمارے
تمنے بُرا کہا کہ وہ بت پرست تھے اور دین کو تم نے عیب لگایا کہ بت پرستی
بُری ہے عقلمندون کو تم نے نادان بنایا بتونکو تم نے بُرا بھلا کہا جماعت
مین تمنے تفرقہ ڈالا خلاصہ یہہ کہ کوئی بُری بات ہم مین ایسی نہین ہے کہ تم نے
چھوڑ دی ہو سب کچھہ کر چکے اب ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا
جواب دو یہہ جو کچھہ کہ تم کرتے ہو آیا اس سے تمہارا مطلب کیا ہے اگر مال مطلوب
ہے تو ہم سب ملکر تمکو اتنا مال جمع کر دین کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ
اور اگر سردار بننا مطلوب ہے تو ہم سب تمکو اپنا افسر بنا دین اور اگر بادشاہ
ہونے کا شوق ہے تو ہم سب تمکو اپنا بادشاہ بنا دین گے اور اگر یہہ جن
جو تم پر آتا ہے غالب ہے اور اوسکے غلبہ سے تم عاجز ہو تو ہم لوگ اوسکی
علاج مین جسقدر مال صرف ہوگا خرچ کرینگے یہانتک کہ تم اچھے ہو جاؤ یا ہمارا
عذر پورا ہو جاے تمہارے بابین یہہ سب باتین سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا مجھہ پہ جن کا غلبہ اور آسیب کا خلل نہین ہی جیسا تم کہتے ہو اور مین جو
چیز تمہارے پاس لایا ہون یعنی توحید الٰہی اور احکام الٰہیہ اوس سے مطلوب
میرا مال نہین ہے اور نہ تم مین سرداری اور نہ تمہارا بادشاہ بننا بلکہ اللہ
تعالی نے مجھکو تمہارے طرف رسول کرکے بھیجا ہی اور مجھہ پر کتاب اوتاری ہے
اور مجھہ کو امر کیا ہی کہ مین تمہارے واسطے بشیر و نذیر ہون اطاعت پر
بشارت دینے والا اور نافرمانی پر ڈرانے والا فبلغتکم رسالۃ ربی
ونصحت لکم میںنے تمکو اپنے رب کا پیغام پہونچا دیا اور تمہارے لئے خیرخواہی
چاہی اگر تم مانوگے اور قبول کروگے اوس چیز کو جو مین لایا ہون تو تمہارے
لئے بھلائی ہی دنیا و آخرت مین اور اگر نہ مانوگے اور رد کروگے تو مین
صبر کرونگا یہانتک کہ اللہ تعالی فیصلہ کردے ہمارے تمہارے درمیان مین
اونہون نے کہا ای محمدؐ اگر یہہ باتین جو ہم سب نے عرض کین تم نہین مانتے تو
یہہ تمکو معلوم ہے کہ ہمارا شہر بہت تنگ ہی ایسی تنگی مین کوئی نہوگا اور ہم
لوگ بہت مفلس ہین کہ ہم سے زیادہ بے مایہ کوئی نہوگا اور بہت تکلیف
مین ہین کہ ہم سے بڑہ کر تنگ عیش کوئی نہوگا پس اپنے رب سے جس نے
تمکو بھیجا ہے یہہ سوال کرو کہ یہہ پہاڑ جسکی سبب سے ہمارا شہر تنگ ہی ہمارے
پاس سے دور ہٹا دے اور ہمارا ملک فراخ کردے اور اوسمین نہرین
بہا دے جسطرح کہ ملک شام اور عراق مین نہرین بہادین ہین اور ہمارے

باپ دادے جو مرگئے ہین اونکو زندہ کرکے قبرون سے اوٹھا دے اور
منجملہ اون مردون کے جنکو اوٹھا قصیّ بن کلاب بھی ہون کہ وہ بڑے
بوڑھے بزرگ سچے تھے ہم اونسے پوچھہ لین کہ جو باتین تم کہتے ہو وہ حق ہین
یا باطل اگر یہہ کر دکھلاؤ تو ہم تمپر ایمان لائین اور تمہاری تصدیق کرین
اور جان لین کہ اللہ کے نزدیک تمہارا بڑا مرتبہ ہے اور تمکو رسول کرکے
بہیجا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو - حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین اسلئے نہین بہیجا گیا ہون مین تو تمہارے پاس آیا ہون اللہ تعالے
کی طرف سے وہ چیز لیکر جسکے ساتھہ مجھکو بہیجا ہے سو مین پہونچا چکا تمکو وہ چیز
جسکی پہنچا مہری کے لئے مجھکو بہیجا تھا پس اگر تم اوسکو قبول کروگے تو تمہارا
دین و دنیا مین بھلا ہوگا اور اگر رد کروگے تو مین صبر کرونگا موافق امر الٰہی
کے اونہون نے کہا اگر یہہ نہین کرسکتے تو سوال کرو اپنے رب سے کہ فرشتہ بہیجے
جو تمہاری تصدیق کرے اور مانگو اپنے رب سے کہ تمہارے لئے باغات تیار
کردے اور خزانے بہت سے مہیا کردے اور بہت سے محل سونے چاندی کے
بنا دے کہ تم غنی ہوجاؤ اور سب سے بے پرواہ اس لئے کہ تم بازارون مین
جاتے ہو اور تلاش معاش کرتے ہو آپنے فرمایا کہ مین اپنے رب سے یہہ سوال
ہرگز نکرونگا اور مین تمہارے طرف اس لئے نہین مبعوث ہوا ہون
کہ جو تم چاہو وہ مین دکہلاؤن مجھکو تو اللہ تعالی نے بشیر و نذیر کرکے

بھیجا ہے کہ جنت کا مژدہ سناؤن اور دوزخ سے ڈراؤن پھر اونہون نے
کہا تو اللہ تعالی سے درخواست کرو کہ ہم پر آسمان کو گرا دیوے جیسا
کہ تم کہتے ہو کہ اللہ چاہے تو ایسا کرے حضرتؐ نے فرمایا یہہ اللہ تعالی کو
اختیار ہے اگر چاہیگا کرے گا ایک شخص اون مین سے بولا کہ ہم تو ہرگز ایمان
نہ لائینگے یہانتک کہ اللہ تعالی ہمارے پاس آجاوے اور فرشتے سامنے آجاوین
اتنے مین عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخذومی جو عبد المطلب کا نواسا تھا اور حضرتؐ
کی پھوپی کا بیٹا اوٹھا اور کہنے لگا کہ کبھی ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ ہماری
نظرون کے سامنے تم آسمان پر چڑھ جاو اور اوتر آؤ اور اپنے ساتھ ایک کتاب
لاؤ اور چند فرشتونکو لاؤ جو گواہی تمہاری رسالت کی دین قال فی تفسیر
روح البیان فی شان نزول ھذا الآیۃ روی عکرمۃ عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما ان عتبۃ وشیبۃ وابا سفیان والنضر بن الحارث
وابا البختری والولید بن المغیرۃ وابا جھل وعبد اللہ بن ابی
اُمیّۃ وامیۃ بن خلف ورؤساء القریش اجتمعوا عند ظھر الکعبۃ
فقال بعضھم لبعض ابعثوا الی محمد فکلموہ وخاصموہ حتی تعذروا
فیہ فبعثوا الیہ ان اشراف قومک اجتمعوا لک لیکلموک فجاءھم
سریعا وھو یظن انہ بدا لھم فی امرہ بداء وکان علیھم حریصا یحب
رشدھم ویعز علیہ عنتھم حتی جلس الیھم فقالوا یا محمد انا واللہ

لا نعلم رجلا من العرب ادخل على قومه ما ادخلت على قومك
لقد شتمت الآباء وعبت الدين وسفهت الاحلام وشتمت
الآلهة وفرقت الجماعة وما بقي امر قبيح الا وقد جئته فيما بينا
وبينك فان كنت انما جئت بهذا تطلب به مالا جمعنا لك
من اموالنا ما تكون به اكثرنا مالا وان كنت انما تطلب
الشرف فينا سودناك علينا وان كنت تريد ملكا ملكناك
علينا وان كان هذا الرى الذي يأتيك قد غلب عليك
وكانوا يسمون التابع من الجن الرى بذلنا اموالنا في طلب
الطب لك حتى نبرئك منه او نعذر فيك فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما بي ما تقولون ما جئتكم بما جئتكم به اطلب
اموالكم ولا الشرف فيكم ولا الملك عليكم ولكن الله بعثني
اليكم رسولا وانزل علي كتابا وامرني ان اكون لكم بشيرا و
نذيرا فبلغتكم رسالة ربي ونصحت لكم فان تقبلوا مني ما جئتكم به
فهو حظكم في الدنيا والآخرة وان تردوه علي اصبر لامر الله حتى
يحكم الله بيني وبينكم قالوا يا محمد فان كنت غير قابل منا ما عرضنا
فقد علمت انه ليس من الناس احد اضيق بلادا ولا اقل مالا
ولا اشد عيشا منا فسل لنا ربك الذي بعثك بما بعثك فليسير

عنا هذه الجبال التی قد ضیقت علینا او یبسط ما بلادنا ویجر
فیها انهارا کانهار الشام والعراق ویبعث لنا ما مضی من آبائنا
ولیکن فیمن یبعث منهم قصی بن کلاب فانه کان شیخا صدوقا
فنسألهم عما تقول احق هو ام باطل فان صنعت ما سألناك صدقناك
وعرفنا به منزلتك عند الله وانه بعثك رسولا کما تقول فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بهذا بعثت انما جئتکم من عند الله
بما بعثنی به فقد بلغتکم ما ارسلت به فان تقبلوه فهو حظکم فی
الدنیا والاخرة وان تردوه اصبر لامر الله قالوا فان لم تفعل
هذا فسل ربك ان یبعث ملکا یصدقك وسله ان یجعل لك
جنات وکنوزا وقصورا من ذهب وفضة ویغنیك بما عما سواك
فانك تقوم فی الاسواق وتلتمس المعاش فقال علیه السلام
ما انا بالذی یسأل ربه هذا وما بعثت الیکم بهذا ولکن الله
بعثنی بشیرا ونذیرا قالوا فسله ان یسقط علینا السماء کما زعمت
ان ربك ان شاء فعل فقال علیه السلام ذاك الی الله تعالی
ان شاء فعل وقال قائل منهم لن نؤمن لك حتی تاتینا بالله والملائکة
قبیلا وقام عبد الله بن ابی امیة بن المغیرة المخزومی وهو ابن
عاتکة بنت عبد المطلب ابن عمة النبی علیه السلام ثم اسلم بعد

وحسن اسلامہ فقال لا اومن بك ابدا حتی تتخذ الی السماء سلما و
ترقی فیہ وانا انظر حتی تاتیا وتاتی بنسخة منشورة معك ونفر من
الملایکة یشہدون لك انك کما تقول اور ایک روایت مین ہے
ثم بعد ذالك لا ادری اومن بك ام لا کما فی التفسیر الکبیر للامام
الرازی اور ایک روایت مین یہہ لفظ ہین ووالله لو فعلت ذلك
ظننت ان لا اصدقك کما فی المعالم یعنی قسم ہے خدا کی اگر تم یہہ سب کچھہ
کر دکھلاؤ گے جب بھی غالبا ہم تمپر ایمان نہ لائینگے اور تمہاری تصدیق نکرینگے
فانصرف رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی اهله حزینا فانزل الله
تعالی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے گہر کو لوٹ آئے محزون و
مغموم بجہت اونکی شرارت اور سرکشی کے تو اللہ تعالی نے یہہ آیت
اوتاری وقالوا ای مشرکو مکة وسروسارهم لن نؤمن لك لن
نعترف لك یا محمد بنبوتك ورسالتك حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا الایتہ جسمین آپکی تسلی کی اور تصدیق فرمائی اور کفار کی اگلے مقولون
کا حاصل بیان کرکے اونکی جہالت و نافہمی کو کہولا کہ یہہ لوگ اللہ تعالی کی
قدرت سے جاہل ہین اور تمہاری قدر و منزلت سے ناواقف اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانے کے موافق یہہ ارشاد فرمایا کہ ان نادانون
سے کہدو کہ مین ایک آدمی ہون اللہ تعالی کا بھیجا ہوا یعنی رسول ہون

اور حق تعالی کی طرف سے مامور ہون رسالت کی تبلیغ کے واسطے مجھکو
قدرت کاملہ اور اختیار کلی حاصل نہین ہی کہ بے حکم الہی کچھہ کرون پیغمبر
بنکر آیا ہون جس طرح تمام انبیاء سابقین پیغمبر ہوکر حق تعالی کی طرف سے
آئے تھے اور موافق مرضی و حکم الہی کے معجزات دکھلائے مناسب حال اپنی
قوم کے نہ یہہ کہ معجزات کا دکھلانا اونکے قبضہ قدرت و اختیار مین تھا
نہ یہہ کہ اللہ تعالی پر تحکم کئے اونہون نے اسی طرح میرا حال ہی وجہ تحکم ہونیکی
بہت ظاہر ہی کہ اون اشرار نے وہ امور طلب کئے تھے ایسی شرائط کی ساتھہ جنکا
واقع ہونا حسب عادت اللہ و نیز وعدہ الہی بہ نسبت بعض کے جملہ محالات
سے تھا جیسے عذاب کا مانگنا حالانکہ حق تعالی فرماچکا ہی وما کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم اسیطرح اللہ تعالی کا محسوس و معاین ہونا
اور آسمان کا پارہ پارہ ہونا کہ قیامت کے دن ہوگا اور آسمان پر چڑہکر
کتاب کا لانا کسی نبی کی نسبت سہو و نہین علی ہذا القیاس سونے چاندی
مکانات ہونا کہ اسمین اصراف ہی اور کافرون کے لئے ہوتا اگر ہوتا لجعلنا
لمن یکفر بالرحمن الخ پس ان شریرون نے یہہ قیود و شروط اسلئے
گھڑی تھی کہ اولا یہہ امور واقع نہونگے کیونکہ لازم آئیگا کذب اخبار الہی
و مواعید حضرت رسالت پناہی مین اگر بالفرض واقع ہوا تو یہی بہکو
الزام کے لئے اونہیں حجت ہاتھہ لگے گی کہ دیکھو یہہ بات تمہارے خدا کے

فرمودہ کے خلاف واقع ہوئی پس بہرحال ہم جھوٹ جانیکے الزام سے
اور انپر حجت قایم ہوجائیگی کہ انکے خدا پر عیب کذب اور اونکے دین
مین رخنہ بسبب خلف کے ثابت ہو رہیگا چنانچہ اسیواسطے یہہ حکم ہوا کہ
قل سبحان ربی یعنی ہمارا رب پاک ہی سب عیبون سے اور ان کی
تحکم سے جواب ہونے گھڑا ہی حالانکہ اس آیت سے پیشتر اللہ تعالی نے یہہ
فرمایا کہ لئن اجتمعت الانس والجن علي ان یاتوا بمثل ھذا القران
لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ولقد صرفنا
للناس فی ھذا القران من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا
جسکا حاصل مطلب یہہ ہی کہ قرآن کے مثل کوئی لا نہین سکتا اگر تمام انس و جن
جمع ہون اور سب ملکر چاہین کہ اسکے مانند بنا لائین تو ہرگز نہین بنا لا سکینگے
پس یہہ معجزہ تمہاری اثبات رسالت و نبوت کے واسطے بس ہی اور ہم نے
قرآن شریف مین ہر طرح سے کفار مکہ کو سمجھایا نصیحتین کین اگلون کے
قصہ اور اونکے ہلاکت کا سبب اور اقسام و انواع کی امثلا سب ذکر کئے
مگر یہہ کفار مکہ باز نہین آتے اپنی شرارتون سے اور ایمان نہین لاتے
اور اکھڑی ہو کر تم سے یہہ باتین کہتے ہین اور ایسا ایسا چاہتے ہین کما قال
الامام فی التفسیر الکبیر وقع التحدی بکل القران کما فی ھذا
الآیۃ ووقع التحدی ایضا بعشر سور منہ ووقع التحدی

بالسورۃ الواحدۃ ثم انہم مع ظہورہ عجزوہم فی جمیع ہذہ المراتب
بقوا مصرین علی کفرہم ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن
من کل مثل انا اخبرنا ہم بان الذین بقوا مصرین علی الکفر مثل
قوم نوح وعاد وثمود کیف ابتلاناہم بانواع البلاد شرحنا
ہذہ الطریقۃ مرارًا واطوارًا ثم ان ہولاء الاقوام یعنی
اہل مکۃ لم ینتفعوا بہذا البیان بل بقوا مصرین علی الکفر انتہی

اس سے یہہ بات یقینا معلوم ہوگئی کہ منشاء ان سوالات کا جو اونہوں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے بعد قطعی علم ہوجانے صدق نبوت ورسالت کے
بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ نہ تھا مگر نافہمی وجہالت و تعنت وشرارت کما
قالہ الامام الزاری فی الکبیر وغیرہ فی غیرہ تحقیقہ تعالی وقالوا لن
نؤمن لک الخ اعلم انہ تعالی لما بین بالدلیل کون القرآن معجزا
وظہر ہذا المعجز علی وفق دعوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فحینئذ
تم الدلیل علی کونہ نبیًا صادقًا ثم اقترحوا علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انواعًا من المعجزات فیقال اما ان یکون مرادکم
من ہذا الاقتراح انکم طلبتم الاتیان من عند نفسی بہذہ الاشیاء
او طلبتم منی ان اطلب من اللہ تعالی اظہارہا علی یدی لتدل
علی کونی رسولا حقًا من عند اللہ والاول باطل لانی بشر

والبشر لاقدرة له علی هذ الاشیاء والثانی ایضا باطل لانی قد اتیتکم بمعجزة واحدة وهی القرآن والدلالة علی کونها معجزة فطلب هذ المعجزات طلب لما لاحاجة الیه ولاضرورة فکان طلبها یجری مجری التعنت والتحکم وانا عبدٌ مامورٌ لیس لی ان اتحکم علی الله انتهی ملخصًا

تقریر جواب اعتراض

سائل اب بعد تمہید ان مقدمات خمسہ کے کلام سایل واعتراض اور اوسکے جواب کو بنظر غور ملاحظہ کرنا چاہئے کہ جو سایل معترض نے آیت کریمہ کا ترجمہ لکھکر یہہ اعتراض گھڑا (یہان منصف سمجھ سکتے ہین جب ندیان روان نکر سکے پھر معجزات کیسے کئے جب آسمان کو نکر سے کرنیکی قدرت نرکہتے تھے تو کسطرح شق القمر فرمایا جب وشتو کو نہ دکھا سکے تو جبریل کو کیسو دیکھا جب منکر وںکی سامنے آسمان پر نہ جا سکے کیونکر معراج جسمانی ہوا جب نوشتہ نہ لائے کس طرح سے مصحف نازل ہوا) جسکا خلاصہ مفاد یہہ ہے کہ رسالت ونبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہین اس لئے کہ ثبوت رسالت ونبوت کی دلیل معجزہ ہے اور معجزہ کا عدم ثبوت تمہارے قرآن مین موجود ہے پس رسالت ونبوت کا ثبوت کسطرح ہوا انتہی اسکا جواب یہہ ہے کہ جو تعریف معجزہ مقدمہ ثانیہ مین گذر چکی وہ معجزات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہے اور بنا بر مقدمہ اولی کی تو

وشہرت مفید علم یقینی ہی اور مقدمہ رابعہ مین گذر چکا کہ اکثر معجزات مذکورہ متواتر و مشہور ہین اور بنابر مقدمہ ثالثہ کے ایک معجزہ بھی واسطے ثبوت نبوت و رسالت کے کافی و وافی ہی اور یہان تو اسقدر معجزات کثیرہ قطعی الثبوت ہین پس ثبوت رسالت و نبوت خاتم الرسالت مین صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرح کے شک و شبہہ کو اصلا مجال باقی نہین رہی پس ان امور کی نفی بعد ثبوت رسالت و نبوت کی درباب عدم ثبوت معجزہ قابل سماعت و لایق التفات نہین **دوسری یہہ** کہ بنابر مقدمہ خامسہ یہہ معجزہ جنکو کفار مکہ نے طلب کیا تھا جنکی نسبت یہہ حکم ہوا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا بعد قایم ہوجانے دلیل قطعی رسالت و نبوت کے انہون نے مانگے تھے محض بمقتضای شرارت و حکم کے اس لئے کہ قرآن شریف کا معجزہ جو مشتمل ہی اوپر معجزات بے نہایت کی سے ہر ایک منجملہ اوسکی ایک عاجز ہونا اونکا تھا اوسکی معارضہ اور مقابلہ سے اس سوال سے پیشتر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجز کر چکے تھے اور اس سے ثبوت نبوت و رسالت کا علی وجہ الیقین ہوچکا تھا کما سبق تحقیقہ **تیسری یہہ** کہ اس آیت سے عدم ثبوت معجزے کا اگر مسلم رکھا جاے تو فقط انہین امور کی نسبت عدم ثبوت کہہ سکتے ہین نہ اور معجزات کی نسبت اور اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ کوئی معجزہ نہین دکھلایا پس اس آیت سے دلیل لانا عدم ثبوت معجزہ پر علی الاطلاق صحیح نہین

چوتھی یہہ کہ جتنے قضایا شرطیہ اس جگہہ معترض بولا ہی کسی مین اونمین سے
مناسبت و ملازمت نہین ہے مثلاً جب نذیان روانہ کر سکے پہر معجزات کیسے
کئے اظہار معجزات کے لئے نذیونکا روان کرنا کب لازم ہی پس اگر ایک
نبی سے نذیان جاری نہو سکین تو یہہ کیا ضرور ہی کہ اوس سے معجزے بھی
نہو سکین علی ہذا القیاس اسیطرح باقی جملونکو سمجھہ لینا چاہیئے پانچوین یہہ کہ
آیت خود دلیل قاطع اور برہان ساطع ہی آپ کی سچی نبی ہونیکی چند وجہ
از انجملہ یہہ ہی کہ شان نزولمین معلوم ہو چکا کہ اون کافرونے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ سردار یا بادشاہ یا مالدار ہونا چاہتے
ہین تو ہم سب آپ کو اپنا سردار یا بادشاہ بنائین یا تونگر کرین بہت سا
مال جمع کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جواب مین فرمایا کہ مجھکو
یہہ کچھہ مطلوب نہین مین اسواسطے نہین بہیجا گیا ہون مجھکو نہ سرداری چاہیئے
نہ تو انگری نہ بادشاہی اگر آپ اللہ کے سچے رسول ہوتے بلکہ معاذ اللہ دنیادار
ہوتے اور غیر اللہ مقصود اور مطلوب ہوتا تو اس سے بڑہ کر اور کیا موقع
تحصیل مطلوب کا تھا مگر چونکہ آپ موصوف تھے صفت خاص ما زاغ
البصر و ما طغی کے اس لئے کبھی غیر اللہ کیطرف چشم مبارک مایل نہین
ہوے پھر جب طمع ولانے سے بھی کفارنے دیکھا کہ یہہ اپنی بات پر جمے ہوئے
ہین اور نصیحت سے باز نہین آتے اور ہمیشہ لوگونکو عذاب الہی سے ڈراتے ہین

پہلا جواب

پانچوان جواب

اور جنت کی بشارتین سناتے ہین اور اوس سے اونکی عیش مین خلل واقع
ہوتا ہی اونکا عیش منغض اور مکدر ہوتا ہی تب اون ظالمون نے آپ کو طرح
طرح کی ایذا رسانی شروع کی اور حضرت بدستور اپنے کام پر جمے رہے یہانتک
کہ بموجب فرمودہ آپکے اصبر حتی یحکم اللہ بینی وبینکم اللہ تعالی نے
دین اسلام کو غلبہ بخشا اور کفار عالم مغلوب ومطیع ہوگئے اس سے بڑھکر اور
کیا دلیل صدق نبوت اور رسالت کی درکار ہی اور ازانجملہ یہہ ہی کہ ملک
عرب کے کفار اشرار جنکی سختی اور جاہ اپنی بات پر اور شرارت کی کچھہ حد
ونہایت نہین چنانچہ منونہ اوسکا شان نزول ہی اس آیت کریمہ کا وہم تنوری
ہی مدت مین اسقدر گرویدہ ہوئے اور حضرت صلعم کی صدق رسالت کا نقش
اونکے لوح دل پر ایسا منقش ہوگیا کہ دین اسلام پر لوٹ پوٹ ہوگئی جان
ومال وجورو بچے غیرت وناموس وعار ننگ سب حضرت پر فدا کردئے اگر حضرت
صلعم کی سچی نبی ہونیکی برہان بین اور قطعی دلیل اونکے دلون مین نہ کھب گئی
ہوتی تو آیا کوئی شخص یہہ گمان کرسکتا ہی کہ باوجود ایسے جاہ کے دین آبائی
پر جو سیکڑون برس سے بت پرستی تھا چھوڑکر دفعتہ ایسی بت شکن بجاتے
کہ تمام عالم مین ڈنکا اسلام کا بجاتے حاشا وکلا کیا یہہ دلیل عقلی ہمارے
پیغمبر کے سچی نبی ہونے کے لئے کافی ووافی نہین ہی دیکھو عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی
قبل اسلام لانے کے اونہین اشرار مین سے تھے جنہون کہا تھا کہ ہم ہرگز

ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ آپ یہہ معجزات ہمین دکھلائین پھر مین پوچھتا ہون کہ جو معجزات اونہون نے مانگے تھے اور اپنی ایمان لانیکو اوسکے ساتھہ معلق کیا تھا یعنے آسمان پر چڑہ جانا اور فرشتہ کا ساتھہ لانا مثلاً کیا دیکھکر ایمان لائے تھے پس یہہ برہان باہر اور حجت ظاہر ہی اسبات کی کہ حضرت صلعم کی سچے نبی ہونیکی دلیل اسپر موقوف نہ تھی پس یہہ آیت صاف دلیل ہی آپکے رسالت و نبوت و ثبوت معجزات کی نہ یہہ کہ اس آیت سے عدم ثبوت معجزہ کا نکلتا ہی کما زعم المعترض شعر خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است ؛ عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد ؛ سنگ تیرے نکالی آگ ؛ اپنی دشمن کا گہر جلانیکو ؛ اور یہہ جو کہا جب صحابہ کے سامنے انگلیون سے پانی بہائی تھی تو منکرون کے سامنے باوجود طلب کے خصوص زمین سے چشمہ روان کرنا بہت آسان تھا جیسے چشمہ زمزم کا روان ہوا تھا یہہ معجزہ چشمہ روان کا بھی آجتک قایم رہتا منکرون کو انکار کی گنجایش نہ رہتی الخ اسکا جواب یہہ ہی کہ انگشتان مبارک سے چشمہ کا جاری کرنا متواتر ہی اور تواتر مفید ہی علم یقینی کو جیسا کہ اسکی تحقیق سابقاً بمقدمہ اولی اور رابعہ مین گذر چکی اور بھی مذکور ہو چکا کہ حضرت صلعم مانند اور انبیا علیہم السلام کے مامور تھے حکم الہی کی جیسی وحی ہوتی تھی ویسا آپ کرتے تھے نہ اپنی خواہش سے کبھی کوئی بات کی اور نہ

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی نہ موافق خواہش کفار
کے بلکہ جسوقت امر الہی جس معجزہ کے ظاہر کرنیکا ہوا خواہ صحابہ کرام کی
روبرو یا کفار کے سامنے خواہ بطلب یا بلاطلب اوسوقت وہ معجزہ آپنے
ظاہر فرمایا اور منجملہ اون معجزات کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق
نبوت و رسالت کی واسطے اللہ تعالی نے بواسطہ آپکے ظاہر فرمایا ایک معجزہ
قرآن شریف کا وہ چشمہ رواں قایم و دایم ہے جسمین سیکڑون ہزارون
معجزے ہین جیساکہ بائیسوین دلیل مین اسکی تحقیق تھوڑی سی گذر چکی حاجت
اعادہ کی نہین خلاصہ یہہ کہ وہ معجزے جسپر قرآن مشتمل ہے اونمین سے بعضے
معجزے جسکو ہمنے ذکر کیا وہ ہین کہ منکر کو اوسمین انکار کی گنجایش اصلا نہین ہے
بشرط فہم و انصاف اور نافہمی و بے انصافی کا علاج نہین ہے پس اوس سے
ایسی حجت تمام ہے جیسا چاہئے مگر اندہے ہین کو کیا کیا جاوے یا انکار عناد و حسد کی
وجہہ سے جو ہو اوسکی گنجایش تو ہر امر بدیہی محسوس مین بھی ممکن ہے چنانچہ فرقہ
عنادیہ و لاادریہ کا بھی مسلک ہے کہ شاک فی انہ شاک پر اونکی دوا
تو وہی ہے جو علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین لکھی ہے کہ اونکا ہاتھہ پکڑکر
آگ مین جلانا چاہئے پھر اون سے پوچھا جاے کہ جلانا آگ کا واقعی ہے یا نہین
مذہب نیچری والے آسمان محسوس کی منکر ہین تو کیا اونکے انکار سے کچھہ
آسمان مین فرق آسکتا ہے حاشا و کلا ہمارے پیغمبر صاحب کی رسالت

ونبوت کا ثبوت آفتاب سے زیادہ روشن ہو اور منکرین کا انکار چمگادڑ کی
انکار آفتاب سے لاکھہ درجے بدتر کہ یہہ انسان عاقل کہلاتے ہین اور وہ جانور
لایعقل **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ اور
یہان اس قول (سو چھوڑ کر مال وجان وناموس کا حکم کس لئے فرمایا) کا
جواب واضح ہوگیا کہ اوسکا چھوڑنا اور اسکا حکم فرمانا مطابق امر الٰہی کے تھا
جیسا حکم الٰہی ہوا ویسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا **تحقیقات و**
تنبیہات یہان تک جو ہمنے پانچ مقدمہ اور بائیس دلیلین لکھین اوس
سے رسالت اور نبوت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق اور سچا ہونا
دین محمدی کا ایسا واضح ہوگیا جسطرح سورج اور چاند واسمان اور زمین
اور وجود بشری وغیرہ واضح ولایح ہین کہ انکی وجود تحقیق مین کوئی تردد
نہین اسیطرح ہماری اس دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور برحق
ہونے مین کوئی شک اور شبہہ نہ باقی رہا مگر اوس شخص کو جو شاک ہو ان
چیزون کی وجود مین اور ایسا شخص قابل خطاب لایق التفات سوال و
جواب نہین بلکہ معدود ہی زمرۂ حیوانات مین بلکہ اون سے زیادہ گمراہ
اولئک کالانعام بل ہم اضل اب بمقابلہ اس سچے دین کے دین
ہنود کی بعضی اصول وفروع کو بھی معلوم کرنا ضرور ہے کیونکہ وبضد ہا
تتبین الاشیا ظلمت کا اندھیرا نور کی چمکاری کی مقابلہ سے اچھی طرح

کہلتا ہو امرحق کی حقیقت کا ظہور امر باطل کی بطلان کی مقابلہ مین خوب واضح
ہو جاتا ہی اگرچہ یہہ محل قدری تفصیل کو چاہتا ہی مگر تفصیل مین خوف تطویل ہے
لہذا دو چار باتین جو واجب العرض ہین اوسی پر یہہ ناظرین کرتا ہون جاننا چاہئے
کہ معترض کا بڑا اعتراض سارے اس تحریر مین یہی تھا جو اوسنے اثبات نبوت
و رسالت و اثبات معجزے پر کیا تھا جس کا حال معلوم ہو چکا کہ اوسکا ثبوت
قطعی و یقینی طور پر مبرہن کر دیا گیا اب مین معترض سے یہہ بات کہتا ہون
کہ تمہاری عندیہ مین تو ہمارے نبی کی نبوت و معجزے کی ثبوت مین کلام
ہی ہمکو تمہارے خداؤنکی خدائی کی ثبوت پر کلام ہے رسولونکی رسالت تو
درکنار اسکا جواب شافی رکھتے ہو تو لاؤ نہین تو مسلمان ہو جاؤ اور ہمارا
سچا دین قبول کرو تمہارے خداؤن کی خدائی کی نفی تمہاری ہی کتابون
سے ثابت ہی اگرچہ شمہ اسکا مجملا تردید توحید تری دتہہ وغیرہ مین
گذر چکا مگر واسطے مزید اطمینان ہنود کی کچھہ اور لکھتے ہین قدرے تفصیل کے ساتھہ

ہنود کی پہلی خدا کا حال جسکا نام وشن اور نارائن اور بھگوان - بھی ہے بھاگوت کی تیسری اسکند کی ۱۳

ادھیاے مین روایت ہو کہ ابتداے پیدایش زمین پانی مین ڈوبی
ہوئی تھی سری برہما متردد ہو کے کہنے لگے کہ میری آفریدگار کے سوا
اوسکے نکالنے پر کون قادر ہی اتنے مین پروردگار نے انگشت رکھی

باراہ کی جسم مین اپنی قدرت کاملہ ظاہر کرکے برہما کی ناک سے ظہور فرمایا
پھر اوسکو دیکھتے ہی وہ باراہ اکاش مین ہاتھی کی برابر ہوگیا بعدہ بمقدار
کوہ بلند کے نظر آیا من بعد پانیکے اندر چلا گیا اور پانچ سو برس تک ہرتا چہ
دیت سے لڑائی رہی جو زمین کو باہر لانے سے مانع تھا اوسکے بعد اوسپر
فتح پائی اور زمین کو اپنے داڑہ پر رکھہ کر باہر لے آیا انتہی ترجمہ پوتھی
شیوپران منشی شنکر دیال ادھیاہی ۷۰ کا نظم بلفظہ نقل کرتا ہون
(سنو اب حال ہرنا کچھہ کا تم ؛ مچایا اوسنے عالم مین طلاطم ؛ زمین کو
صورت بستر لپیٹا ؛ برنگ کاغذ پر زر لپیٹا ؛ بغل مین داب کر وہ
خود فراموش ؛ ہوا تحت الثری مین جاکے روپوش ؛ جناب بشن جی
تب ہوکے آگاہ ؛ گئے پانی کے اندر شکل باراہ ؛ کہا نارد سے اُسدم
ازرہ ہوش ؛ کہ تا قتل عدو پانی کرو نوش ؛ گئی پھر خود بدولت
زیر پاتال ؛ رہے گرم وغا تا پنج صد سال ؛ تری سے آئی خشکی مین نکلکر ؛
ہوے زور آزما میدان بدلکر ؛ رہے مدت تلک زور آزمائی ؛ بہم سرگرمی
وچستی دکھائی ؛ بھگایا آخرش دیو لعین کو ؛ سری بھگوان لے آئے زمین کو
بھاگوت منظوم منشی جگرناتھہ کی عبارت یہہ ہے۔
زمان پاستان مین جی بچی نام ؛ نگہبان جہان دو شخص تھے عام
دعای برہمن سے دونو بے ریو ؛ ہوئی پیدا جہان مین صورت دیو

برادر سے جو تھا ظالم وہ ہرنا چھہ ؛ زمانہ کا ہوا حاکم وہ ہرنا چھہ
کیا دنیا مین اوسنے جور آغاز ؛ فرشتو نپر کیا دست ستم باز
زمین کو لے گیا سر پر اوٹھا کر ؛ رساتل مین اوسے رکھا چرا کر
ہوے بیتاب سب جاندار راضی ؛ جناب پاک مین تب لکھی عرضی
لیا تب ذات حق نے قالب خوک ؛ ہرنا خن تھی موتھی صورت دوک
ملایا خاک مین دیو لعین کو ؛ اوٹھا کر دانت پر لائے زمین کو
زمین پر پھر کیا دنیا کو آباد ؛ ہوے انسان وحیوان ملک شاد
انتہی م مہا بھارت مین یہہ قصہ بہت مفصل لکھا ہی ہم بوجہہ خوف
تطویل مختصرا لکھتے ہین جس کسیکو اسمین شک ہو یا اس قصہ کی تفصیل
مد نظر ہو اوسکو چاہئے کہ مہا بھارت فصلی موجہہ دہرم سانت پرب مین
مطالعہ کرے اور وہ عبارت یہہ ہے در اول پیدائش آفریدگار جماعت
دانوان را بیافرید ایشان در قوت ابدان وکثرت افوان از حد
وعد تجاوز نمودند واز شراب غرور وقوت برادران ہمیشہ سرمست
می بودند وجماعہ دیوان را از منازل مالوفہ اخراج کردند وہر جا کہ
جماعہ دیوان میرفتند از دست درازی وستم ایشان را می آزردند
چون ظلم آن ظالمان بکمال رسید دیوان بہیچ وجہہ ازان خلاص خود
ندیدند پیش برہما رفتند وکیفیت مظلومی خود وستم دانوان را

تمام گفتند برهما هم ایشان را بعرض بشن رسانیدند التماس قبول نموده
برای هلاک ساختن قوم دانوان بصورت باراه ظاهر گشت و دیگر
زمین قرارگاه دانوان درآمد دانوان چون صورت غیر متعارف
دیدند قصد گرفتن آن کردند نتوانستند اما ترس در دل ایشان راه
یافت بایکدیگر می گفتند که مبادا ما را این صورت هلاک سازد و دین
گفتگو بودند که صورت مذکور که صاحب باطن و خداوند تصرف بود نعره
باهیبت زد چنانچه دانوان از هول آن متحیر شدند و ساکنان
هر سه عالم شربت بیهوشی چشیدند و گروه دانوان از شدت نعره
افتادند و درخت هستی را بملک نیستی فرستادند و در همان ساعت
جماعه دیوته پیش برهما رفتند کیفیت نعره و بیهوشی خلق از ان نعره
از و استفسار می نمودند برهما پیش از انکه حقیقت حال ایشان معلوم
کند خود مذکور در ان مجلس ظهور نمود جماعه اهل ریاضت که آنجا بودند
در مدح و ثنای آن صورت قیام نمودند برهما به دیوتاها گفتند که این
نعره از همین صورت ظاهر شده که تمامی دانوان و دیت را بعالم
عدم فرستاد این بشن است که از خود مخلوق شده شما از و بترسید
کاریکه از هیچکس نمی برآید بحمیت رفاهت شما بهم رسانید آفریننده و
فانی کننده همین شخص است که بندگی میکنند برای او میکنند انتهی - غرض

اس عبارت بھاگوت وشیو پوران و مہابھارت سے یہہ امر بخوبی واضح
ہوگیا بلکہ انکے پیغمبر کی زبانی یہہ بات ثابت ہوی کہ بشن آفرید گار
جہان دیرورد گار عالم اور حی اور میت اور ذات حق اور معبود مطلق
ہے اور ساتھ ہی اوسکے اونہین کتابون سے یہہ بات پایہ ثبوت کو
پہونچ گئی کہ یہہ خدا تمہارا ایسا ہی کہ بہ نفس نفیس ایک دیو کی قتل کا ارادہ
کیا اور پانچ سو برس تک اوسکی قتل سے عاجز رہا اور بہت ظاہر ہی کہ عجز
منافی ہے الوہیت کی خصوصًا اوس سے جو معبود مطلق اور ذات برحق
ہو پہان سے تو خدا کی خدائی ثابت ہوئی تہوڑی منافی کی تہی لیکن اسی
مہابھارت فصل موچہہ دہرم مین وہ مضمون ہی جس سے بالکل اسی
خدا کی خدائی کی نفی ثابت ہے وہو ہذا آفرید گار بشن دبرہما را
برای گمہبانی خلق پیدا کردہ است انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بشن
جسکو خدا کہتے ہین خالق اور معبود نہین بلکہ ایک مخلوق ہی مخلوقات
آلہی مین سے اسگندیوران اوہیای ۵۰ مین لکہا ہے بشن بھگوان
خود را بامر رضای دیوتایان فی الفور پیش گرڑ رسانیدند وچون وجہہ
از فہمانیدن گذشت بجنگ پیوستند تا شصت وچہار روز جنگی عظیم ماند
کسی منہزم نگردید آنوقت سری بشن بھگوان مہربان شدہ ارشاد
گردند کہ از جنگ تو خوشنود شدم ہرچہ خواہی یک چیز بتو میدہم گفت

گفت مرا هیچ خواهش نیست بلکه خود چنان مقدور دارم که انچه بخواهید دو چیز به شما تو انیم داد زود بفرمائید بلکه دو چیز از طرف خود میدهم یکے انکه در قمار بازی هر یک جا فتح شما باشد دوم آبحیات را هر کس را لایق دانند بدهند سری بشن بھگوان گفت دو چیز که میگوئی چنین می خواهم که یکی انکه تو مرکب من شوی دوم آب حیات بما ران داده والدهٔ خود را خلاص نمائی وچنین حرفی کنی که نوشیدن نیابند و باز بدیو تا یان رسید گرڑ اقبال انیمنی مفوده روانه شد انهی اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمہارا خدا یعنی بشن بھگوان ایک پرند سے لڑی او جانبر نہوے آخر عاجز و لاچار ہو کر اوس سے خوشامد کی اور اوسکا احسان لیا اور یہہ سب امور منافی ہین الوہیت کی سوائے اسکے یہہ بشن وہ نہین جنکا نام نارائن بھی ہے جن کے جملہ صفات کمال سے ایک وہ ہے جو اوتہیای اکاون ۵۱ - اسگند پورن سے عنقریب آتا ہے یعنے مہادیو کی عبادت کی تشریف قبول مین اونکا لنگ ہو جانا جس سے صاف واضح ہے کہ نارائن یعنی بشن ایسے خدا ہین کہ مہادیو جی کی عبادت مین ایسی مرتبہ کو فایز ہوے کہ اونکے لنگ بنگئے واہ رے خدا اور خدا کا فلان اور سابقا بحث اوتاروں مین یہہ تحقیق گذر چکی کہ کرشن اور بیاس وغیرہ اوتار بشن کے ہین یعنے بشن نے بصورت کرشن وغیرہ ظہور کیا تھا اور حکایات فسق و فجور و حالات

کرشن ضمن بحث اوتار اور بحث عصمت زنان ہنود مین معلوم ہو چکا
اس سے یہہ امر بایہ ثبوت کو پہونچتا ہی کہ کرشن وہ خدای ہنود ہے کہ جس نے
اجرای شہوت کے لئے بواسطہ زنا وغیرہ کے یہہ صورتین اختیار کین یا
یون کہو کہ وہ خدای ہنود ہے جس سے یہہ امور جو حالات سری کرشن
مین مرقوم ہین پردہ صورت کرشن جی مین واقع ہوئے ایضاً اسگند
وہم بھاگوت ادھیا ۸۹ مین ہے کہ ایک مقام پر سب رکھیشر اور
من جمع تھے اور آپس مین اسکے بحث ہوی کہ کرشن اور برہما اور مہادیو مین
بڑا اور افضل کون ہے بھرگ من اوسکے امتحان کے واسطے مامور ہوئے
انتہی - دیکھیے اگر کرشن یا مہادیو مثلاً خدا ہوتے تو رکھیشرون کے
اعتقاد مین اور منون کی عقیدت مین بے شبہہ مسلم ہوتی پھر افضلیت اور
بڑای مین اونکے اختلاف کیون کرتے اور بھرگ من کو امتحان کا امر
کیون فرماتے اسلئے کہ خدای تعالی کی بڑائی ایسی نہین جو محتاج کسی طرح کے
امتحان کی ہو اور اسگند پوران کی اول سے آخر تک کے مطالعہ سے یہہ
خوب واضح ہوتا ہی کہ کرشن کو مقابلہ فضایل مہادیو کے کچھہ نسبت ہی نہین ہے
چنانچہ عنقریب بعضی نقول مصرحہ آتے ہین اور جسطرح جھگڑا کرشن اور برہما
کا شب پوران وغیرہ مین مسطور ہے کما سبق بعض ذلک اسی طرح اکابر
دیوتاؤن کی آپس مین جنگ وجدال اور اپنی ایسی خدای تعالی سے مقابلہ

وتقال کتب معتبرہ ہنود سے ثابت ہے چنانچہ از انجملہ بشن اور مہادیو مین جو
گلجب واقع ہوئی اوسکا سارا قصہ مفصل مہابہارت مین موجود ہے کہ بشنو نے
مہادیو کا کلیٹوا ایسا دبایا کہ گلا اونکا سیاہ ہوگیا اور مہادیو نے بشنو کے سینہ پر
ایسا ترسول لگایا کہ اونکے سینہ پر داغ نمایان پڑگیا ایسا ہی برہما اور وشنو
باہم ایسی برسرجنگ ہوئے کہ بدولت اوس جنگ کے پانچوان سر برہما جی کا
قلم کیا گیا اندر اور مہادیو سری کرشن جی سے جو باعتقاد ہنود والہ اور معبود
ہین اپنی افواج لیکر میدان جنگ مین آئے اور مقابلہ عظیم واقع ہوا یہہ قصہ
بہاگوت مین مرقوم ہے علی ہذا القیاس رام وراون کی درمیان مین جو
از روی جہالت افواج قاہرہ کا کشت وخون ہوا معروف ومشہور اور
کتب تواریخ مین بالتفصیل مسطور ہے چنانچہ دسہرہ اور رام لیلا کے میلہ مین
ہر سال بڑی دھوم دہام سے اوسکی نقل کا اب بھی رواج معمول ہے ہنود کی
جملہ معمولات سے عقل حیران ہے کہ یہہ اشخاص جنکو خدا کہتے ہین اور جانتے ہین
اور بعضون کو انمین سے ہنود خدای برحق اور معبود مطلق اپنا سمجھتے ہین اور
گردانتے ہین پھر اوسی خدا سے اونہین کی دوسرے خدا یا پیغمبر یا بزرگ
پیشوا مقاتلہ اور مقابلہ کرتے ہین یہہ کیسی خدائی اور بندگی ہے۔ حال دوسرے
اور تیسرے خدای ہنود کا مہادیو جی کہتے ہین اور لنگ شب
کہتے ہین اور یہہ دونون ہندؤنکے خدا کے بھی خدا ہین نعوذ باللہ منہا

اسکندہ پوران ادھیای ۱۲ مین لکھا ہے بشن بھگوان میفرمایند کہ ہمہ
قدرت من وچکر سودرشن بخشیدہ یشوبیشہ است (یشوبیشہ نام ہی مہادیو
کی لنگ کا) وقتیکہ جلندہر دیت از دست من کشتہ نمی شد بسیار عبادت
مہادیو کردہ بودم انتہی اور نیز ادھیای ۲۳ مین یہہ مرقوم ہے
پیدا کنندہ وپرورش کنندہ وفنا کنندۂ عالم مہادیو است این جملہ عالم یک
بازی اوست ہمہ بقدرت او قایم است ہرچہ میخواہد کردن می تواند
در اختیار و فرمان کسی نیست وبرہما وشن وہر سہ بیداو شانرا خوب نمیدانند
انتہی ایضاً ادھیای ۲۶ مین ہی مہادیو از چشم خود آبحیات بیرون آوردند
ازان آب حیات مردی بخوبی تمام کہ بشن باشد پیدا شد انتہی۔ ایضاً
ادھیای ۳۲ برہما وشن بھگت یعنی خادم وپرستندہ مہادیو ہستند
انتہی اس سے واضح ہو کہ خدا مخلوق کا عابد ہے اور معبود کا معبود مخلوق
واہ واہ کتاب مذکور کی ادھیای ۱۱ مین ثبت ہو روزی آفتاب
کاشی رسیدہ کیشونام این (لقب بشن جی کا ہو) کہ لنگ شدہ قیام ورزیدہ
بود ند انجا پرستش کردچون کیشو بھگوان حاضر شدند عرض نمود کہ مالک موجودات
بجناب عالی سوالی دارم کہ شما را آفرینند وپرورندہ وفنا کنندۂ جملہ موجودات
میگویند کسی از شما نیز بزرگ تر است کہ پرستش آن شما نمایند بجواب
ارشاد کردند کہ من پرستش مہادیو جی می نمایم مہادیو بزرگ جملہ دیوتا نان

است انتہی ایضاً اوہیای ۹۵ مین ہی بشن بھگوان گفت کہ ای بیاہا
بزرگ تر از بشو شر دیگرے نیست وہمہ قوت من ازین توجہہ ایشان است
انتہی دیکھو عبارات سے ظاہر ہی کہ خدا مہادیو ہی کہ بشن جو خدای مطلق
اور ذات برحق جسکو بھگوان بہی کہتے ہین وہ مہادیو کا عابد ہے اور
مہادیو اوسکا معبود اور سابقا معلوم ہوچکا بیان برہما سے کہ خدای برحق
اور معبود مطلق ہے اسگند پوران کاشی کہنڈ کی اوہیای ۳۱ مین مرقوم ہے
کہ پیدا کرنیوالی وفنا کرنیوالی اور سب چیز پر قادر اور مالک کل موجودات
کی اور حاکم اور پرم برہمہ اور ذات لازوال اور منزّہ مہادیو جی ہین انتہی
اقول مہادیو جی کا ذات لازوال اور منزّہ ہونیکی حقیقت بحث ابطال
ترمی وتہہ مین بشرح وبسط گذر چکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اسگند دہم
بھاگوت اوہیای ۲۳ مین جو مقولہ مہادیو کا بانا سر کی نسبت منقول ہے
وہ سراسر کفر والحاد ہے اور نیز اوس سے مہادیو کی خدائی کا بطلان
صاف واضح یعنی مہادیو جی بانا سر سے فرماتے ہین کہ مینے تجہی یہہ بیر دیا
اور سب بہی سے زبہی کیا تربہون مین بل کو کوئی نہ پاویگا اور بدہانا کا
بہی کچہہ بس نہیں پر نہ چلیگا انتہی حاصل مطلب یہہ ہوا کہ تجہہ پر خدا کا بہی
کچہہ بس نہ چلیگا کیونکہ یہہ بر مینے تجکو دیا ہے اور مین خدا سے زبردست
ہون بلکہ تجہکو بہی ایسا زبردست بنا دیا کہ خدا کا دست رس تجہہ پر نہوسکیگا

معاذ اللہ نہا اور مہادیو جی نے جو رکھون کی عورتون سے زنا کیا کوہ کیلاس
پہ بوباعث ہوا لنگ پوجا کی شروعات کا سابقا گذارش کرچکا ہون بحث
عصمت زنان ہنود مین شیو پوران کی ادھیائی دسوین مین لکھا ہی کہ قبل
ازنکاح کے گوری جی جب مہادیو کی درشن کو کیلاس پر پھول لیکر پہونچین تو
مہادیو نے اونکے ساتہہ ارادہ زنا کا کیا مگر گوری جی نے مہادیو جی کو خلاف
ساستر کام کرینکا الزام دیکر اونکو ساکت اور ملزم کیا اور اپنی جان بچائی ورنہ وہان
کچہہ دیر نہتی اور عصمت کا خون تو ہو ہی چکا تھا کوئی ہندو یا پنڈت جی مجہہ پر
تیوری نہ چڑہائین مین نہین کہتا ہون میری اس کہنے سے مزاج معلی برہم
نہو بلکہ شیو پوران کو مطالعہ فرمائین ؎ بیانم از زبان دیگرانست
زمن این گفتگو امکان ندارد ۔ مترجم شیو پوران منشی شیو شنکر دیال کی
چند ابیات لکھتا ہون مجھے معاف کیا جاوی ناقل پر منع وارد نہین ہوا
نظم سری گوری قضا را بن مین آئین ؛ بزنگ بوی گل گلشن مین آئین
لئے کچہہ پہول سوغات چمن پر ؛ حضور شب گئین شیو را ابن پر
جو ہمارا کام نے پہو لونگا اک بان ؛ تو شب کو وصل گوری کا بندہا دیجان
کہا یہہ حلقہ گیسو غضب ہی ۔ تمہاری جنبش ابرو غضب ہی ؛ نہین
بے اعتنائی چاہئے ہے ؛ کلام آشنائی چاہئے ہی ۔ ذرا دل
کھولکر گرم سخن ہو ؛ اجی دم بہر شریک انجمن ہو ؛ مگر ہنس کر برنگ

رکین وہ ؛ بے اندیشۂ کامل رکین وہ ؛ کہا صحبت یہہ بے شادی
نہین خوب ؛ عبث یہہ فتنہ ایجادی نہین خوب ؛ رہ بد مین قدم
رکھنا بُرا ہے ؛ خلاف شاستر کرنا بُرا ہے ؛ دل شب سی وہین جاتا رہا
ہوش ؛ سنبل بیٹھی دونو انو آگیا ہوش ۔ نیز مہابھارت بن پربہ
مین مرقوم ہے کہ چون باہم میان ارجن وہہادیو جنگ افتاد گاہی مہادیو
ارجن را از زمین برمیداشت وگاہی ارجن مہادیو را انتہی " یہ کیسے خدا ہین جنکو
ارجن زمین پر پٹکیان دیتا ہو اور یہی یہہ مہادیو جو بزعم منود مکل موت و رفاکنندۂ عالم و مستاصل
مطلق و نائب مناب خدا بلکہ عین خدا بلکہ خدا کے خدا ہین جیسا ابھی ان سب
مراتب کی تصریح گذر چکی سری کرشن جی کے ساتہہ لڑے اور بانا سر
اونکے حامی و مددگار تھے آخر بمقابلہ سری کرشن جی مہادیو کو معہ بانا سر
کے ایسی ذلت وخواری حاصل ہوی اور وہ گت بنی جسکی تفصیل
بہاگوت کی اسگند دہم اوہیای ۶۴ مین مذکور ہے پس اگر کہا جاے
کہ سری کرشن جی عین ذات پاک خدا ہین تو اونسے مقابلہ کرنا مہادیو
کا اور اونکے ساتہہ جنگ کرنا اسکی معنی کیا اور نیز عین ذات واجب الوجود
کال جن سے کیونکر عاجز ہو کر بھاگے اور دوارکا مین جا چہپے اور اگر
مہادیو جی کو خدا اور عین ذات واجب الوجود کہین تو پہر رام چندر نے
اونکے ساتہہ کسطرح جنگ کی اور ارجن نے کسطرح خدا کو زمین سے

اوٹھالیا اور اوسکے جواز اور وقوع کی صورت کیا ہے پس دو حال سے
خالی نہین یا تو مہادیو اور رام کو مثلاً عاجز قرار دین اور اونکی عاجزی
و عدم خدائی کا اقرار کرین یا اونکے کفر کا قول کرین کیونکہ یہہ خدا سے
مقابل ہوئی اور لڑے علی ہذا القیاس ارجن وغیرہ مین یہی تشقیق جاری
ہوگی باد نی تغیر ایضاً اسکند پوران ادھیای ۱۵ مین ہی ہرگاہ ماہ دیوتا
یا تارا زوجہ برسپت زنا کرد مہادیو جی برآشفتند و آن بیجا بر کرد اخود
نادنم شدہ بجنگ مہادیو جی پیش آمد و برہمہ استر را سپر ساخت انجام کار
برہما جیو باہمدگر مصالحہ کنانید و ازان زنا بدہ دیوتا متولد شد انتہی اگر
مہادیو جی خدا تھے تو ماہ دیوتا نی اونکے ساتھ جنگ کیونکر کی پس یا تو
وہ خدا نہین ہین یا تمہارے دیوتا کافر جنہون نے خدا سے لڑائی کی -
ایضاً اسکند پوران مین ہی کہ (شخصیکہ ہمیشہ غسل گنگا می سازد جم
یعنی ملک الموت از و میترسد انتہی - غور کرنیکی بات ہی کہ ملک الموت جو
اکابر کارکنان قضا و قدر سے ہی اور بقول ہنود نائب خدا بلکہ عین خدا
بلکہ خدای خدا ہے یعنی مہادیو اوسکا ڈرنا ایسی شخص سے جو ہمیشہ غسل گنگا
کرے اسکے کیا معنی سوای اسکی اور کوئی اسکا محل صحیح نکل سکتا ہی کہ وہ
شخص خدا ہو جاتا ہے بلکہ سب خداؤن سے مرتبہ اور افضلیت مین بڑھ جاتا ہے
کہ خدای خدا بھی اوس سے ڈرتا ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقاید الباطلۃ الفاسدۃ

والکلمات العاطلۃ الکاسدۃ ایضاً مہابہارت فصل موجہ دہرم مین
ہے کہ چون مہادیو جگ وجہہ را دور ساخت از دعای بد او بر پیشانی
مہادیو چشم آتشین پیدا شدہ انتہی یہہ کیسی خدا ہین کہ ادنی شخصونکی
دعاے بد او نپر ایسی کارگر اور پر اثر ہوتی ہے ایضاً اوسی پرب
مین مرقوم ہے کہ (مہادیو از برای کشتن بیرو پت جگ کرد و بیرو پت
ہمچان شنکر بود شنکر موی سر خود را برای مراد در آتش انداخت
ازان موہا ران پیدا شدند و گلوی مہادیو را گرفتند کہ گلویش سیاہ شد
انتہی یہہ کیسی خدا اور حاکم احکام تقدیر و قضا ہین کہ ایک دعای وجہہ
اور ایک بال شنکر سے ایسی عاجز و لاچار ہوے اور یہہ نہو سکا کہ بیرو پت
پر یا شنکر پر یا وجہہ پر کوئی حکم قضا جاری فرماتے اور اسیطرح جب اندرنی
مہادیو کی گردن پر گرز مارا تو مہادیو ایسے غضبناک ہوے کہ جسکی کوئی حد
نہین حتی کہ اوسکی قتل کی درپے ہوے یہہ قوت بہیمہ سبعیہ کا جوش ہوا
آخر بزرگیت جو سب دیوتاؤنکا پیر و مرشد ہے اوسکی شفاعت سے اندرکی
جان بچی جب اوس نے بہت سے عاجزی و خوشامد کی تب اوسکے قتل
سے دست بردار ہوے تاہم قوت سبعیہ کا جوش خروش نگیا اور وہ
آگ غضب کی جو آنکھونمین بھڑک رہی تھی فرو نہوی اور اوسکو ضبط
نکر سکی ایسے خدا تھے جو اپنی جان بچانے پر تو قادر ہی نہ تھی اور کی مدد کرے تو

درکنار پہر ایسی معبود سے امید نفع وضرر لیجیے چہ واللہ ان ہذا لشئی عجاب
فاعتبروا یا اولی الالباب واللہ سبحانہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

حال چوتھے خدای ہنود کا جسکو برہما کہتے ہین جو سب سے بڑا پیشوا دین ہنود کا ہی کہ چارون بید اوسکے چارون موہنہ سے نکلے ہین اسوجہہ سے اوسکو رسول خدا جانتے ہین اور یوجہہ اسکے کہ مہادیو وغیرہ بھی اوس سے پیدا ہوئے ہین اوسکو خدا جانتے ہین اور بید کو خدا کا کلام پوتھی مہابہارت کی آدپرب مین لکھا ہی کہ برہما سارے دیوتاؤنکا اوستا ہی اور مہادیو بھی اوس سے پیدا ہوے اور دوسری جگہہ لکھا ہی کہ مہادیو برہما کے دونو ابرو سے پیدا ہوے انتہی اوپر یہہ برہما وہ خدا ہے جسکے مددگار اوسکی بیٹی سارسنی ہی جسکی طرف نظر شہوت سے اوسنے دیکہا تھا اسلیئے اوسکے چار موہنہ ہوگئے چنانچہ پدم پوران مین مرقوم ہے کہ تین دیوتان سب دیویون سے افضل ہین اور ان تینون دیوتاؤنکی جو سب دیوتاؤن سے افضل ہین مددگار ہین یعنے مہادیو بشن برہما باین تفصیل ایک دیوی مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار ہی وطن اوسکا ہنگلاج مغرب کی طرف کراچی بندر کے پاس دوسری دیوی مہالچھمی کہ بشن کی مددگار ہے وطن اوسکا بندہیاچل متصل مرزاپور کی۔ تیسری دیوی سارستی کہ برہما کی

مدد گار ہو وطن اوسکا کشمیر ہے انتہی اور برہما کے چار مکھہ ہونیکا قصہ
بسبب نظر بد کے بیٹی سے اور ایک سر اوسکا کاٹ لینا مہادیو کا اس
جرم مین اور اوسکی پوجا کا جہان سے موقوف ہونا اس سزا مین کتب
تواریخ ہنود مین مرقوم ہے جسکی تحریر مین ہم تضیع اوقات نہین کرتے ۔
یتہنہ پوران مین لکھا ہے کہ برہما نے اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر سو برس
تک رکھا اور بامن پوران مین مسطور ہے کہ برہما نے مہادیو کی ذکر کی
درازی کا انتہا نہ پایا اور جھوٹون کہدیا کہ مینے مہادیو کی لنگ کی
مقدار دریافت کرلی ہے اس جھوٹ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سے
موقوف ہوی اور قصہ لڑائی برہما اور بشن کا سابقا مین شیو پوران
لکھہ چکا ہون جسمین یہہ بھی مذکور ہے کہ برہما بشن آپسمین جھگڑنے لگے برہما نے
بشن سے کہا کہ تیرا خالق مین ہون اور بشن نے برہما سے کہا کہ تیرا خالق
مین ہون پہر ایک دھوئین مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو جس سے
پیدا ہوا یعنی کنول کا پہول وہ بشن کی ناف سے پیدا ہوا ہے پہر ایک
لنگ نظر آیا برہما ہنس کی شکل بنکر اوس لنگ کی پیایش کنے لئے اوپر
کو اوڑا اور بشن سور بنکر پاتال کو گیا دس ہزار برس تک دونو
دوڑے گئے پر اوس لنگ کی انتہا نہ پائی پس برہما نے جان لیا کہ
میرا مالک اور خالق یعنی پیدا کرنیوالا یہی ہے اوسوقت سے لنگ کے

پوجا شروع کی جو آجتک ہوتی ہے اور ہندوؤنکی یہان یہہ بڑی عبادت ہے
یہان سے برہما کی عقل وفہم اور علی ہذا القیاس لچھمن جی کی سمجھہ لینا چاہیئے
اپنے خالق کو خوب پہچانا ہو حق ہے پہچاننے کا اور اوسکے ناپنے مین جو کچھہ
اہتمام اور اتنی دنون تک ان سے وقوع مین آیا وہ برہان واضح ہی
ان صاحبونکی دانش اور حیا کے کیون ہنوز مظہر خدا اور رسول خدا جسکی
زبان سے کلام خدا مخلوق کو پہونچے بلکہ عین خدا حسب الحکم بیدانت
شاستر کی ایسا ہی شخص مناسب ہو جسکے ایسے اوصاف گرامی ہون انتہی
کتب تواریخ ہنود مین برہما کی جو کچھہ ہونیکا قصہ اسطرح پر مسطور ہے کہ برہما
جو خالق عالم ہے پہلے اوسنے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت
جماع کو بھی پیدا کیا کام دیو نی برہما سے یہہ برلیعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے
دلمین جاگہی اوسکی عقل ماری جاوے برہما نے اوسکو یہی بر دی دیا۔
کام دیو پہلی برہما ہی کے دل مین جاگہا برہما کی عقل جاتی رہی اور شہوت
غالب ہوئی اپنی بیٹی سے جماع کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کے
ایکطرف کو پھر گئی اور سطرف برہما کی صورت مین ایک مونہہ نظر آیا سارستی
کو اوس مونہہ سے گھورنے لگا بنظر شہوت سارستی پیچھے کو ہو گئی اوسطرف
بھی ایک اور مونہہ برہما کا ظاہر ہوا اور نظر بد کرنے لگا سارستی دوسری طرف
کو ہو گئی یہی حال اوسطرف بھی ہوا چنانچہ برہما کے چار مونہہ اوسیوقت سے

ہین اسیواسطے برہما کو چترمکھ کہتے ہین جب دیوتاؤنمین اسبات کے چرچے
ہوئے کہ برہمانے اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا مہادیو نے اس جرم کی سزا مین
برہما کا ایک سر کاٹ لیا چنانچہ ہندؤنکے دیولون اور مندرونمین اب تک
وہ مورت سر کٹی ہوئی موجود ہی چنانچہ برہما کی تصویر بناتے ہین تو ایک
سر کٹا ہوا ہوتا ہے اور سرماوتی پوتھی مین قصہ برہما کی سر کاٹنے کا یون
مرقوم ہی کہ ایک روز ایشور یعنی مہادیو نے ایک روز اپنی ناچ کی مجلس
کی اور سب دیو اور دیویونکی دعوت کی چنانچہ اون دیوؤن اور دیویون
کی اسما بھی اس پوتھی مین مرقوم ہین مینے اختصار کیواسطے ذکر نہین کیا نے
دعوت مہادیو کی قبول کی اور چونسٹھہ دیو اور دیویان بن ٹھن کر
آئین جب ایشور ناچنے لگا اور مجلس رقص و سرود خوب گرم ہوی تب
برہما کہ جو بہت خوبصورت تھا اور اوس روز خوب آراستہ ہو کر آیا
تھا پاربتی اوسکو دیکھہ کر اوسپر عاشق ہوگئی اور یہہ بہی پاربتی پر عاشق
ہوا کہ وہ بہی بہت حسین و شکیل تھی اور وہین ایک گوشہ مین دونون
ہم صحبت ہوئے جب ایشور کو یہہ راز معلوم ہوا تب غصہ ہو کر برہما کا
ایک سر اور ایک مونہہ تن سے جدا کیا۔ الخ مہابھارت کی آدیپرب مین
مرقوم ہے کہ (چون سند واسند دو برادر ریاضت وعبادت
بسیار کردند واز اغوای دیوتایان برنگشتند دیوتایان پیش برہما رفتند

برہما بدین تدبیر آنان را از ریاضت باز داشت که بادشان که ہر چیز خواہند
برای شما حاصل شود اوشان که سلطنت و قوت و غلبہ از برہما خواستند
برہما بادشان عطا کرد چون در سلطنت می نوشی و قتل بیگان آغاز نہادند
برہما برای تخریب ایشان زنی بواسطہ بسوکرما پیدا کرد و برہما با آن
زن که از بس حسینہ و جمیلہ بود گفت که بجای سند و اسند بردو کاری
کن که ہر دو شیفتہ تو شوند آن زن بحکم برہما روان شد آنزمان مہادیو
پنج رو پیدا کرد و بجہت دیدن او بہر طرف که میرفت او را میدید و اندر
ہزار چشم برای نظارۂ جمال او پیدا کرد الغرض آن زن پیش آن ہر دو
برادر رفت و ہر دو شیفتہ او شدند و یکدیگر بجنگ آمدند و کشتہ شدند
انتہی غور کرنیکا مقام ہے که ریاضت و عبادت سے بہکانا اور کشت
و خون کرانا اور اغوا کرانا رہنما کا کام ہے یا کسیکا اور عورت
اجنبیہ کی شوق دیدار مین چار منہ پیدا کرنا یہہ کونسی بہل منست ہے
بھلا اندر دیوتا نے جو پرائی عورت کی نظر بازی کے لئے ہزار آنکہہ
نکالے تو اوس سے کچھہ تعجب نہین کیونکہ وہ
دیوتا ہے اور بہشت کا حاکم ہے اور اوسنے اپنے مرشد کی جورو
کو بھی نہین چھوڑا ہے اور مشاہیر بداعمالون سے ہر برہما کے حال پر جو
خالق عالم ہے اور رہنما تعجب اور صد افسوس ہے اور علی ہذا القیاس

مہادیو کی اس حرکت پر کہ بڑا عارف کامل اور درویش صادق ہے
مصرع ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست ؛ نیز برہما اور بشن
نے واسطے فریب وہی راجہ دیو داس اور ساکنان کاشی کی اپنے
آپ کو بھروبی بنا کر یعنی شکل وصورت اصلی بدلکر طرح طرح کا الحاد
اور بے باکی و آزادی کی تعلیم کی مجملے ایک یہہ بھی ہے کہ ہر شخص کو جایز
ہے کہ جس عورت سے چاہے مباشرت و مجامعت کرے عیش اوٹھائے
اور یہہ جواز فقط زنان اجنبیات ہی کے ساتھہ خاص نہین ہے بلکہ ماں اور بہن
بیٹی اور اپنی جورو سب برابر ہین جس سے رغبت ہو بی تکلف معاشرت
کرے کچھہ ممانعت نہین ہے اور جو لوگ ماں بہن بیٹی جورو اور بگانی
عورتونمین فرق سمجھتی ہین وہ احمق و نادان ہین جیسا کہ سابق گذر چکا
اسگند پوران کی ادھیای ۶۲ سے ادھیای ۶۹ تک جو شخص
مطالعہ کریگا اوسپر یہہ امر مخفی نہوگا کہ کیسی کیسی اکابر دیوتاون نے گمراہی دلوانے کیلئے
کیا کیا مکر و فریب کئے ہین ازانجملہ سورج دیوتا اور گنیش بھی ہین اور
برہما کی فریب کا حال یون مرقوم ہے برہما جی بکمال مسرت برای
خداع راجہ دیو داس ہم چو برہمن پیر مجسم گردیدہ بکوچہای کاشی
گشتن آغاز نہاد روزی بخانہ راجہ دیو داس رسیدہ راجہ بعد پرسش
و تعظیم از حقیقت آمدن استفسار کرد برہما فرمود کہ برای عبادت

درین ملک اقامت گزیدہ ام امروز برای دیدنت رسیدم انتہی
پہلے قصہ رسالت و اصلاح کی لیاقت سمجھ لینا چاہیئے اور با این ہمہ بہارت
فصل موجہہ دہرم مین ہے کہ (سری جگدیس برہما را در کنار گرفتہ گفت
کہ ای برہما کاروبار خلایق بتو سپردم و من از فکر ایشان بامید توفارغ
ام) اس سے مختار عالم ہونا برہما کا ظاہر ہے اور کیفیت ابتدای پیدایش
برہما وشن کے ترجمہ منشی شیوشنکر دیال مین اسطرح مرقوم ہے کہ برہما
جیو نارد جیو سے فرماتے ہین کہ پہلے دو زن و مرد پیدا ہوئے جنکا نام
نار این و نارانی تہا پہر اوس زن سے تین گن ہویدا ہوے رجوگن
ستوگن تموگن پہر وہ عورت سوئی تو کنول کا پہول نکلا اور ناف
سے اوسکے مین پیدا ہوا۔ نظم وہ سوئی تب گل احمر کہلایا ایک ؛
میان ناف نیلوفر کہلا ایک ؛ عیان گل سے برنگ زر ہوا مین ؛
ولی حیران اور ششدر ہوا مین ؛ پھرا مین بیچ گل مین تا بصد سال ؛
پھرا لیکن نہ مطلق عقدۂ حال ؛ ہوا مین غرقۂ بحر ہوس پھر ؛
رہی گردش دوبارہ سو برس پھر ؛ سنی مینے ندای ملہم غیب
عبادت کر عبادت کر بلا ریب ؛ جو پایا مینے ایمای عبادت
ہوا غواص دریای عبادت ؛ ہوی پہر تین گن زن سے ہویدا ؛
ہوی پہر وشن جی اوس زن سے پیدا ؛ کہا مینے کہ ای سرمایۂ ناز ؛

نہو خلوت مین میرے رخنہ انداز ؛ کہا ہم مالک کون و مکان ہین
کرم بخش زمین و آسمان ہین ؛ کہا مینے کہ ہم تم ہین برابر ؛ مثال نور
مردم ہین برابر ؛ غرض دونون ہوے سرگرم پیکار ؛ تجلی ایک
ہوی فوراً نمودار ؛ ہوئی وہ دفعتہ غایب نظر سے ؛ اوٹھا تاب
شعلۂ حسرت جگر سے ؛ سری بھگوان بنکر شکل بارہ ؛ گئے تحت الثری کو
بھر کے ایک آہ ؛ بہ شکل ہنس پھر مین بھی بصد جوش ؛ اوٹھا بہر تجسس
صورت ہوش ؛ ہزار اس شکل سے گذرے ہین سال ؛ رہے حیران
پے تفتیش احوال ؛ پریشان حال و سرگشتہ پھرے ہم ؛ بسان نخت
برگشتہ پھرے ہم ؛ مقام خاص پر پھر لو لگائے ؛ دوبارہ سو برس
کی جبہہ سائی ؛ ہوا تب ظاہر ایک مرد سخن سنج ؛ بدن مین جسکے دس
بازو دہن پنج ؛ کہا ہم مالک زیر و زبر ہین ؛ کہین مخفی کہین پر جلوہ گر
ہین ؛ سری برہما ہون خلاق زمانہ ؛ کرین بشن انتظام حاکمانہ ؛ ہمین
سررشتۂ کار عدم ہو ؛ شگفتہ ہم سے گلزار عدم ہو ؛ کہا بھگوان نے
ہم پر کرم ہو ؛ میسر پھر بہی دیدار قدم ہو ۔ سکہای پانچ منتر اپنی زبان
سے ؛ کہا سمجھو زیادہ نقد جان سے ؛ جناب بشن جی نے ہوکے دل شاد
بہ چشم و سر کیا تعمیل ارشاد ۔ انتہی اس سے واضح ہوا کہ سری
برہما مدتون جہالت مین رہے صدہا سال تک یہہ بہی نہ جانا کہ میرا خالق

کون ہے یہہ کیسی عقل کل ہین یہہ کیسے خدا ہین یہہ کیسے خدا کے رسول
ہین کہ سالہا سال تک یہہ بھی نجانا کہ میرا خالق کون ہے اور مین کون
ہون اور مجھکو پیدا کسنے کیا ہے اس امر مین مجھکو کیا کرنا چاہئے متردد ہوئے
تو خیر یہان اپنے پروردگار سے ایسی جہالت باطول و عرض کس کمال کا
مقتضا ہے کمال الوہیت کا یا رسالت کا یا عینیت و اتحاد کا یا کیا۔
علاوہ اسکے صلاح و دیانت و تقویٰ و امانت کا حال دیکھو تو عجب مقام
حیرت ہے یعنے شیو پوران اودیای ۱۸ مین لکھا ہے کہ ہنگام عقد گوری جی
زوجہ مہادیو کے مجمع عام مین جو انگشت حنائی گوری جی پر نظر برہما صاحب
کی پڑی ہاتھ سے چڑیا اوڑ گئی وہین لنگوٹی مین لت بت ہو گئے۔
نظم سری گوری کی انگشت حنائی ؛ سر دست انجمن مین دیکھ پائی
کہ انجم سری برہما زمین پر ؛ مجسم ہو گیا قطرہ وہین پر ؛ جو دیکھا
شت بھو نے چشم غضب سے ؛ زمین پر گر پڑی برہما ادب سے ؛ مقام غور
ہے کہ مہادیو جی تو پیش از نکاح گوری جی سے آمادہ زناکاری ہوئے
یہو لونکے مارنے پر اور برہما جی فقط انگشت حنائی کو ملاحظہ کرکے
اسقدر مغلوب الشہوت ہوئے کہ مجمع اناث و ذکور مین منفعل
ہو گئے اور مہادیو جی کو اوسپر اطلاع بھی ہو گئی کہو بھلا پرائی عورتون
سے ایسے معاملات اور اسقدر بے خودی غلبہ شہوت مین یہہ کس کمال سے

تاشی ہے اور اس کا انجام اور مآل کیا اور یہہ پیشوا اونکا حال متعین
تو پہر تابعین ہی ہین الخ مہابہارت مین جو قصہ رام و راون کا لکہا ہے
اوسمین جن لوگون نے سیتا کی پاکدامنی کی گواہی دی ہے منجملہ اونکے
ایک برہما جی بہی ہین اونہون نے جو گواہی دی ہے اوس سے صاف
اونکی خدائی کا بطلان واضح ولایح ہے اور کسی اور خدا کا اقرار مصرح
خود اون کے کلام سے قطعی دلیل اسپر قایم ہے کہ اونکا خدا اور رام
وغیرہ کا خدا کوئی اور ہے سوای اونکے دعبارتہ مکمد (بعد ازان برہما
حاضر شد رام چندر دہر کہ حاضر بود ہمہ تعظیم او با ادب استادند برہما
برام چندر گفت کہ گمان بد بہ سیتا نہ بری من از خدای تعالی درخواست
کردہ بودم کہ خدای تعالی ترا توفیق دہد تا شر روان را از سر بندگان
بہگوان دفع کنی و سیتا را راون بدعای من بردہ بود تا باعث
آمدن تو بہ لنکہا شود و راون بانواع عقوبت کشتہ شود انتہی۔
اور حقیقت گمان بد سیتا کی رام کے ساتہہ احوال مین عنقریب منکشف
ہوگی اور جسطرح بطلان اونکی خدائیکا خود اونکے قول و فعل سے اور
نیز قول و فعل اکابر ہنود سے ثابت ہوا اسیطرح بطلان رسالت
اونکا مبرہن ہے بدلایل کثیرہ مین اس جگہہ چند ادلہ واضحہ و
براہین ساطعہ پیش کرتا ہون اور تفصیل اوسکی وقت حاجت

موقوف رکھتا ہون از انجملہ پہلی دلیل ابطال رسالت برہما کی
جو متضمن ہے اولہ متعددہ کو اوہیای ۳۱ اسکند پوران مین مرقوم
ہے کہ (چون برہما دیوتایان گفت کہ بزرگ و مالک جمیع موجودات پیدا
کنندہ و پرورش کنندہ و فنا کنندہ منم جملہ پرستش من نمایند بہ مجرد سمع
آن مہا دیو بغضب ہر دو چشم سرخ کردہ گفتند کہ ای برہما ہم چو سخن تکبر
کہ میگوئی میدانم کہ مثل تو نادان کسی نیست پیدا و پرورش و فنا کنندہ
عالم و سرو ب جوت یعنی بیچون و بے چگون منم ز حکم من تو پیدا ہی ساری
و باز فنا میکنم از احوال من واقف نہ کہ چون چنین حرفے بر زبان می آری
برہما گفت کہ پیدائش شما ہم از من ہست این قال و قیل شنیدہ ہر چہار
بید کہ حاضر بودند علیحدہ علیحدہ روبروے دیوتاہا بیان نمودند کہ شخصیکہ
آفرینندہ و فنا کنندہ و قادر جمیع اشیا و مالک کل موجودات و حاکم باشد
ہمین مہا دیو است برہما گفت کہ ای چہار بید شما بچہ قسم مہا دیو را مالک
کل میدانند برہمہ تن خاکستر مالیدہ و ژولیدہ مو از ہمہ دنیا تارک ہمراہ
پاربتی می ماند کدام وضع پرم برہما درین یافتہ اند کہ مالک قرار میدہد
درین ضمن لفظ کہ سر دفتر بید است گفت ای برہما جیو این تصویر مہا دیو
برای نمود است والا ایشان پرم برہما ہستند و پاربتی قدرت
کاملہ او ست و ذات لازوال و منزہ ہمین ست این ہمہ شنیدہ بدل

برہما جیو ہرگز یقین نشد فی الحال یک تجلی نور ظاہر شدہ سر پنجمی برہما کہ بالا
بود سوخت و آواز داد کہ ای برہما در من و شما تفاوت نیست برہما
از شنیدن اینمعنی آزردہ گشت و گفت کہ میدانم کہ شما از ہر دو ابرو
من پیدا شدہ بودید بہیر و ناتہ بانگشت دست خود یک سر برہما کہ از ان
مذمت مہادیو کردہ بود بریدہ انداخت سری بشن بہگوان آمدہ نہ
ست رودری کہ دریدہ است تعریف مہادیو کردند آنوقت مہادیو
تسلی برہما کردہ و کاسہ سر برہما بدست گرفتہ بجہت گدائی دوڑ کردن
برہما ہتیار آغاز کردند انتہی اس مضمون سے چند امور منافی رسالت
اور موجب کفر برہما ثابت ہوئی اوّل دعوی خدائی دوم جہالت
صریحہ کہ جسکی سبب سے مخاطب اور مصداق اجہل الناس کے زبان مہادیو
جی سے ہوئی بھلا جو شخص مدعی ہو خدائی کا وہ کیونکر رسول خدا ہو سکتا
ہے اسی طرح جو شخص اجہل الناس ہو وہ کب لیاقت رسالت کی رکھتا ہے
سیوم بے معرفتی خالق جملہ موجودات سے کہ بقول بیدون کے
مہادیو جی تھے چہارم منازعت اوس خالق موجودات سے اور دعوی
برتری کا اوسپر کرنا کہ بے شک و شبہہ و بلا ریب کفر صریح و الحاد قبیح
ہے پنجم کلام الٰہی پر یقین نکرنا ششم اوس سے آزردہ ہونا کہ یہہ بھی
زندقہ فضیح اور نفاق ملیح ہے جس سے بے ایمان ہونا برہما کا بخوبی ثابت

بھلا ایسے شخص کو حامل وحی کیونکر کہہ سکتے ہین کوئی عاقل بالغ جو موصوف
ایسے اوصاف کے ساتھ ہو کہ خود مدعی خدائی کا ہو اور اجہل الناس ہو
اور متکبر ہو اور بے معرفت ہو اور کتاب الٰہی سے آزردہ ہو اوسپر یقین
نہ رکہتا ہو پہر اُسی کا اوسکو حامل اور اوسیکی وجہہ سے اوسکو پیغمبر کہین
یہہ کیونکر ہو سکتا ہی از انجملہ موافق مذہب بیدانت شاستر کے برہما
کوئی شخص موجود نہین ہے بلکہ برہما نام ہے ایک صفت کا صفات الٰہی سے
جو بمعنی خالق کے ہی پس جو چیز کہ مشخص ہو اور متعین نہو اوسکے چار نہہ
ہونا اور اوس چار مونہہ سے چار بید کا نکلنا اور اس بنا پر اوسکا رسول
ہونا کیونکر ممکن ہے پہر اوسپر طرّہ یہہ کہ خود بید پر وہ معترض ہے کہ تم
مہادیو کو کیون مالک قرار دیتے ہو مہادیو مین کون سی شاخ زعفران
لگی ہے جسکی وجہہ سے تم اوسکو خدا بناتے ہو اور بید اوسپر معترض اور
اسکے دعوی کی مکذّب ہین از انجملہ یہہ ہے کہ بید مین کہین تصریح
برہما کی رسالت و پیغمبری کی نہین ہے یعنی بید مین کسی جگہہ یہہ نہین لکہا ہی کہ برہما
خدا کا رسول اور پیغمبر ہے اور نہ خود برہما نے کبہی دعوی رسالت کا کیا پس
اوسکو رسول کیونکر کہہ سکتے ہین اگر کوئی پنڈت جی مدعی ہون اوسکی رسالت کے
تو چاہئے کہ اسکی تصریح بید یا قول برہما سے ثابت کرین ورنہ یہہ دعوی
باطل ہے از انجملہ اوہیای ۸۴ شیو پوران مین مسطور ہے کہ

دوسری دلیل بطلان رسالت برہما کی

تیسری دلیل بطلان رسالت برہما

چوتھی دلیل بطلان رسالت برہما

در حالت نشہ می برہما بسارستی گفتگو میکرد در انجا سخنی بیجا از زبان
برآمد سارستی بد دعا کرد کہ از دہان پنجمی تو ہمیشہ سخنان غلط و فحش
و بیہودہ برآیند و دعایش مستجاب شد کہ ہموارہ از دہانش سخنان
غلط می برآمدند تا انگہ مہادیو سر پنجمی او ببرید انتہی) دیکھو انصاف
تو کرو کہ جو شخص ایسا بے باک اور اُدھرم ہو کہ اپنی بیٹی سے حالت
نشہ شراب مین بیجا بات کرے اور اسکی بیٹی کی دعای بد اوسکے حق
مین مقبول ہو جاوے کہ پانچوان حصہ اوسکے باتون سے ہمیشہ دروغ
اور بیہودہ ہو بھلا ایسی حرکت ناشایستہ والا اور صاحب صفات
ذمیمہ شہوتی دروغگو بیہودہ سنج غلط انداز فحش تراش کسطرح رسول
ہوسکتا ہے اور جب رسالت پیغمبری برہما کی باطل ہوئی تو بطلان بید بھی
بھی اوس سے ہو گیا کیونکہ ثبوت بید فرع ہے ثبوت پیغمبری کی پدم پران
مین ان تینون کی ہجو بھی مرقوم ہے یعنی برہما آہنکاری یعنی متکبر ہے اور
مہادیو کا ماتر یعنے شہوتی ہے ایک بشن پوتر ہے یعنی پاک صاف انتہی
کیا خوب پوتر ہے ایسا ہی چاہئے مہابھارت پوتھی مین مسطور ہے کہ اثری
منی کی جورو بہت نیک تھی یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی
برہنگی کی طالب ہوئے اور اوسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اوسکے
دروازہ پر بھیک مانگنے گئے وہ بیچاری بھیک دینے کو باہر آئی یہہ صاحب

فرمانے لگے کہ ہم کیا بہو کی ہین کہ ایسی بہیک لینگے ہان اگر ہمکو اپنے گہر مین بیجا کر
اور نگی ہو کر ہمکو کہانا کہلاوے تو ہم ٹہیرے رہین وہ بیچاری اپنے خصم سے اجازت
لیکر اپنے گہر مین اونکو لیگئی جب کہانا کہانے لگے اوسی عورت نے کچہہ ایسا چہل
کرکے ان کے بدن پر پانی چہڑک دیا جس سے اوسیوقت یہہ تینون لڑکی نابالغ
بن گئے انتہی - یہانسے انکی صلاح و دیانت و عدم شہوت پرستی اور قدرت
کاملہ سمجہہ لینا چاہئے کہ ایک عورت کی جادو سے ایسی عاجز تہی کہ لڑکی بنگئے
خدا یا نائب خدا اور تمام جہان کا مالک و خالق ایسا ہی ہونا چاہئے جیسے
یہہ صاحبان ہین اور کارتک مہاتم اور پدم پوران مین لکہا ہی کہ مہادیو نے
اپنے غصہ کی آگ کو جو اوسکی آنکہون مین بہڑک رہی تہی اندر اور برشبت کے
کہنے سے سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہے پہینک دیا وہ آگ وہان پڑتی ہے
ایک لڑکی کی صورت بن گئی اور اوس لڑکی نے رونا شروع کیا کہ اوسکی
آواز کی ہیبت سے زمین مین بہونچال پڑگیا جب وہان برہما پہونچا تو سمندر نے
اوسکی بہت تعظیم و تکریم بجالاکر اوس لڑکی کو اوسکی گود مین رکہہ دیا اور
کہا کہ اوسکا نام آپ رکہہ دیجو اوس لڑکی نے برہما کی داڑہی ایسی زور سے
پکڑکے کہینچی کہ برہما کی آنکہون سے جل یعنے پانی نکل پڑا اسی وجہہ سے اوسکا
نام جلندہر رکہا پہر شنکر دیوتا کو جو سب دیوتونکا گرو ہی بولاکر یہہ کہا
کہ جلندہر کو سب دیوتونکا راجا بناوے اور برندا نام عورت سے جو

کال نیمی دیتو کی سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کردے بشنکرنے بموجب
حکم برہما کے ایسا ہی کیا اور جلندہر اوسیوقت جوان قوی ہیکل بن گیا
اور زمین کی سارے راجاؤن اور بہادرون سے زیادہ تھا کہ کوئی
دیت اور دیوتا اوسکے مقابلہ کا نہ تھا اور اس وجہہ سے اوسکو بڑا
تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سے نکال دیا اسبات سے
ساری دیوتاؤن نے غمناک ہو کر یہہ حال برہما سے عرض کیا برہما نے
اونکو بشن کے پاس بہیجا بشن کو جلندہر کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا
کہ بشن کا دل ہے اوس نے بشن کا یہہ ارادہ دریافت کرکے یہہ سوچا
کہ جلندہر بغیر مہادیو کے اور کسی کے ہاتہہ سے مارا نہین جاویگا کیونکہ بڑا
زبردست ہے یہہ سوچکر نارد نے یہہ حیلہ و فریب کیا کہ جلندہر سے جاکر
کہا کہ سب اسباب بادشاہت کا تیری گہر مین موجود ہی لیکن پاربتی
مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہے جب تک وہ تیرے ہاتہہ نہ لگے
تب تک کچہہ لطف نہین ہے جلندہر نے مہادیو سے پاربتی مانگی جب مہادیو نے
پاربتی کے دینے سے انکار کیا تب جلندہر نے لڑائی کا قصد کیا یہانتک کہ
مہادیو اور جلندہر مین سخت لڑائی ہوی کہ برہما بشن اور تمام دیوتا مہادیو کے
مدد کو پہونچے پر جلندہر کی آگے سب عاجز ہوے اوسوقت بشن نے
اپنے دل مین سوچا کہ برندا یعنی جلندہر کی جورو بڑی نیک اور جیتی ہے

جب تک اوسکی عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہ مریگا یہہ سوچکر بشن
نے اپنے آپ کو جلندہر کی صورت بناکر اوسکی جورو سے فعل بد کیا اس حیلہ سے
اوسکا جت توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کے ہاتھہ سے مارا گیا جب برندا
جلندہر کی جورو کو بشن کا یہہ فریب معلوم ہوا اوس نے بشن کو سراپ دیا
یعنے بد دعا کہ تو پتھر بن جاوی بشن اوسکی سراپ سے پتھر بنگیا جسکو سالگرام
کہتے ہین اور برندا جلندہر کی جورو اس غم سے آگ مین جلکر راکھہ ہوگئی
اور اوسکی روکھہ سے تلسی کا درخت جو بشن برندا کی وصل کا میاب
تھا اور اوسکا عاشق ہوگیا تھا اوسکی جل مرنے سے بہت اوداس ہوا
اور بہت بیتاب ہوکر اوسکی بہسم یعنے راکھہ پر آبیٹھا اور بیقرار ہونے
لگا دوسری دیوتاؤن نے یہہ حال دیکھکر تلسی کی پتی لاکر اوسکے سر پر رکھی
چونکہ تلسی بشن کی معشوقہ مزینہ یعنی برندا کی راکھہ سے پیدا ہوئی تھی اوس
سے بشن کو فی الجملہ تسلی ہوئی چنانچہ بشن کی پوجا کرنیوالی آجتک سالگرام
پتھر پر تلسی کی پتی چڑھا کر اوسکی پوجا کرتے ہین جو اوسکی زنا کی اور فحش و
فریب کی علامت ہے اور یہہ منجملہ عبادت موجب نجات عند الہنود ہے
یہان سے بہت امور سوای عجز ان تینون خداؤن کے بمقابلہ جلندہر واضح
ہوئی جنکی تشریح مفوض بفہم ہے اور جسکو احوال برہما وغیرہ کی بتفصیل منظور
ہو وہ مہابہارت اور رامائن پران اور بابو پران وغیرہ کتب تواریخ

ہنود مین مطالعہ کرے ورنہ وقت عزیز کا خون کرنے کو یہہ بھی بس ہے

حال پانچوین خدای ہنود کا جسکو رام کہتے ہین -

اگرچہ ہندو اوسکو خدا کا اوتار بلکہ عین خدا سمجھتے ہین مگر جسطرح اونکی خداؤن مذکورین مین اوصاف خدائی مفقود تھی اسیطرح اسمین بھی مفقود ہین بلکہ اورون سے زاید تفصیل اوسکے حال کی پوتھی رام داس مین جسکا جی چاہئے مطالعہ کرے ہم یہان چند امور مشتی نمونہ لکھتے ہین مثلاً اوسکا مخلوق ہونا اور عاجز ہونا اور جاہل ہونا اور بے غیرت اور بے شرم ہونا اور سوائے اسکے جو جو اوصاف منافی الوہیت بلکہ نفس صلاح ہین اوسمین موجود تھے رام داس پوتھی مین لکھا ہے کہ رام راجہ دسرتھ کا بیٹا اور اوسکا بھائی لچمن اور بہرت اور اوسکی جورو سیتا اور سیتا کا حرامی بیٹا لہو انکوش ہے جب سیتا کی منگنی ہوی سب راجاؤن نے خواستگاری کی اور وساسیر راون نے بھی کی سیتا کے باپ نے اس ڈر کے مارے کہ جسکو مین بیٹی دونگا وہ مجھے ستائیگا ایک مجلس منعقد کی اور اوسمین سب خواستگارونکو بلوا کر ایک تیر و کمان لاکر مجلس مین رکھہ دیا کہ جو اوسکو چڑہاے وہ شادی کرے کسی سے نہ ہو سکا رام نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پر کھینچا سیتا نے پھولونکا ہار اوسکے گلے مین ڈالدیا اور بسر دربار عام رام کی گودی مین جا بیٹھی راون جو عاشق تھا

سیتا کا یہہ حال دیکھہ جل بھن گیا لنکا مین جاکر قسم کہا بیٹھا کہ ایک مرتبہ
سیتا کو لاکر اوس سے جماع نکرون تو لنکا پتی نہ کہلاونگا۔ جب رام
سیتا کو بیاہ کر گھر لایا راون وقت فرصت وموقع وتدبیر کا منتظر تھا
ایک روز فقیر کی بھیس مین بھیک مانگنی کے حیلہ سے رام کے گھر گیا اور
سیتا سے بھیک طلب کی سیتا نے بھیک دینے کے لئے جیون قدم باہر
رکھا راون اوسکو اپنی گودی مین اوٹھا کر لنکا کو پہونچا اور سات برس تک
اوسکے ساتھہ عیش وعشرت کی رام سیتا کے لئے نہایت پراگندہ حال
ہوا بڑی سخت محنت وہزارون آفتین اوٹھا کر اپنے دوست ہنومنت دیو
جو باندر شکل رکھتا تھا اور بھائی لچھمن کو ساتھہ لے مع لشکر سات برس
مین راہ لنکا کی طی کرکے پہونچا اور بھاونت باندر لنکا کو جلایا اور راون
کو اور اوسکے مددگارونکو قتل کرکے سیتا کو گھر لایا کئی دن بعد رام
کو معلوم ہوا کہ سیتا حاملہ ہے اوسیوقت اپنے بھائی لچھمن سے کہا کہ ابھی
جنگل مین لیجاکر اوسکا سر اوڑا اور اوسکو خاک مین ملا لچھمن بموجب
حکم سیتا کو جنگل مین لے گیا اور اوسپر رحم کہاکر جیتا جنگل مین چھوڑ آیا
سیتا اوس جنگل مین ایک مکان بناکر رہنے لگی جب ایام حمل پورے ہوگئے
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام لوو انکوش رکھا ایک روز رام شکار کھیلتا ہوا اوس
جنگل مین گذرا انکوش نے اوسکو شکار سے منع کیا کہ یہہ ہمارا جنگل ہے

آخر اوسپر دونو نمین لڑائی ہوئی انکوش نے کہ بہت خود سال تھا
مگر بڑا بلی تھا رام کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا اور اوسکو پچھاڑ لیا اور
سینے پر چڑھ کر چاہا کہ اوسکو ذبح کرے تب رام نے اوسکو سوگند دیکر
پوچھا تو کسکا بیٹا ہے اوس نے کہا مین سیتا کا بیٹا ہون جو رام کی جورو ہے
رام نے کہا مین رام ہون تیرا باپ تب انکوش سینے سے اوتر کر قدمبوس
گر ا رام نے اوسکو گلے سے لگایا پھر انکوش کو اپنے گھر لایا اور لچھمن سے
حال سیتا کا دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ وہ اوسی جنگل مین جیتی ہے
ننگے سر ننگے پاؤن جاکر بڑی عاجزی اور منتی سے سیتا کو اپنے گھر لایا
اسمید پرب مہابھارت مین لکھا ہے کہ ذات پاک نے پہلے سری رام چندر
کی اوتار مین واسطے مقابلہ کنس اور لوکا کے کارکنان سلطنت کو بھیجا
اور جب سب عاجز ذلیل اور زبون اور خوار اور مقتول اور مجروح
ہوگئے تو خود بہ نفس نفیس درمیان کارزار کے تشریف لیگئی اور ساتھ
ذلت اور خواری و زبونی و لاچاری کے اون دو پہلوانون کے ہاتھ
سے (یعنے کنس اور لوکا) بلاہل مرگ کو چکھا انتہی - یہان سے ثابت ہوا
کہ رام خدا نہین ہے بلکہ اوسکا خدا بھی ایک ایسی ذات پاک ہے جو بمقابلہ
دو شخصونکے معہ اراکین سلطنت اپنے کے عاجز ہوکر آخر کار مارا گیا - راقم
الحروف کہتا ہے کہ اس ذات پاک کی تحقیق مجھکو ابتک نہین ہوی کہ وہ

وہ کون ہی اور اوسکا کیا نام ہی اور کہان مقام ہی بہرحال غرض اس نقل سے تو اسجگہہ
ایک اصل ہی وہ یہہ کہ ہر خدای ہنود عاجز و لاچار و مخلوق ذلیل و خوار ہی چنانچہ اکثر کی
ذکر کی ضمن مین حقیقت عجز اونکی نقل کی گئی ہی مانند بشن و مہادیو و برہما وغیرہ کے
اور اسیطرح جسکو یہہ اوتار کہتے ہین مانند سری کرشن کے جو جراسندہ اور کال جمن کے
جنگ سے عاجز و لاچار ہو کر متہرا کو چہوڑ بھاگے اور دوارکا مین جاکر دم لیا ایسا ہی
اندر کی زبونی و عاجزی بمقابلہ کیشرون اور راجہسون وغیرہم کے مقامات کثیرہ
مہابہارت مین مصرح ہی حالانکہ اندر بھی ایک بزرگ کارکنان الٰہی سے ہی اعتقاد
ہنود مین مہابہارت مین قصہ وشنام دینے کرشن کا بلبدہر کو جو اونکا بھائی
تھا بن پرب مین بالتفصیل مذکور ہی مین تہوڑی سی عبارت اوسکی من وعن نقل
کرتا ہون کشن کہت کہ درہنگام کارزار شخصی فرستادہ اگرسین بامن گفت کہ
تو باکہ جنگ میکنی سالی بدوارکا آمدہ پسد پدرت را کشت ازین خبر غایت
پریشان گشتم و بلبدہر و سانک را دشنام دادم کہ شما را چہ بلا شدہ بود کہ گذاشتند
کہ سال پدر مرا کشت و لشکر را گذاشتہ متوجہ دوارکا شدم در راہ بخاطر رسید
کہ پدر از رفتنم زندہ نمی شود از ہمانجا برگشتم و باسال بنیاد جنگ آغاز کردم سال از
جادو کشتہ پدر مرا بزیر انداخت چون اورا دیدم بے شعور شدم و گمان از دستم
بفتاد الخ یہان سے الوہیت باطنی سری کرشن کی قابل ملاحظہ و غور ہی اور جسطرح انکا
یہہ حال ہی انسے بڑوں کا ان سے بڑہکر ہی اور چہوٹون کا کیا پوچہنا ہی ہر چند کہ قصہ رام

وراون کا اس محل کی مناسب ہے کیونکہ اوس سے الوہیت رام کی حقیقت خوب
منکشف ہوتی ہے لیکن چونکہ بہت طویل ہے لہذا بطریق التقاط و تلخیص بقدر ضرورت
و کفایت جہا بہارت سے نقل کرتا ہوں راون بامارچ گفت کہ تو بصورت آہو بشو چون
زن یعنی سیتا ترا خواہد دید بشوہر خواہد گفت کہ ترا بگیرد چون شوہر از پیش او بروی من
آنرا میگیرم مارچ بصورت آہو پیش سیتا رفت سیتا برام گفت کہ این آہو را گرفتہ
بمن دہ رام لچھمن را جہت نگاہبانی سیتا گذاشت و خود در پے آہو روان شد
آہو فریاد کردہ نام سیتا و لچھمن بر زبان راند و فریاد بگوش سیتا و لچھمن رسید سیتا بہ
لچھمن گفت کہ خبر دار بگیر لچھمن گفت کہ اندک صبر کن از انجا کہ جہل بر زبان غالب
است بہ سیتا گفت کہ اگر نمیروی خود را ہلاک می سازم لچھمن بطلب رام روان
شد ہمان زمان راون بصورت فقیر نزد سیتا آمدہ سیتا او را فقیر دانستہ چیزی
پیش آورد او گفت کہ من راون لنکام و بصورت اصلی خود برآمدہ مقدمات
فریب آمیز گفت سیتا گفت کہ اگر آسمان زمین شود و زمین آسمان ممکن نباشد
کہ مخبر رام شوہر دیگر کنم راون دست اندازی نمود و موی سر را گرفتہ بر دوش
انداختہ جانب لنکا روان شد درین اثنا لچھمن با رام در خورد رام او را ملامت
بسیار کرد کہ من درین بیابان پر دیو و دیتہا سیتا را چون تنہا گذاشتی و در خاطر
رام پریشانی و بیقراری افتاد و در دل اندیشید کہ ستیا را واقعہ پیش خواہد بود
چون بمنزل رسید سیتا را ندید لچھمن را سرزنش کرد و ہر دو دید کرد کسی کہ برای

سیتا باراون جنگ کردہ بود آزاد یدرام راگمان شد کہ شاید ہمین کرکس
بردہ باشد) یہان سے ظاہر ہوا کہ رام کو نہ راون کے آنیکی اطلاع ہوئی نہ
یہہ معلوم ہوا کہ سیتا کو کون لیگیا اور سبب نہ معلوم ہونے لیجانے والے کے
ہر طرف دوڑی اور آخر کار گدھ پر گمان غلط کیا جب اوس گدھ نے آگاہ کیا تب
معلوم ہوا چنانچہ گدھ رام سے کہتا ہے کہ (راون سیتا را بردومن با او بقدر
طاقت جنگ کردم و او مرا شمشیر زدہ باین حال رسانید) اسکے بعد رام و
لچھمن سیتا کی تلاش مین چلے اوسکا حال سنو (رام در راہ سیتا را یاد کردہ
میرفت و گریہ و زاری میکرد بہر درختیکہ میرسید و کوہیکہ پیش می آمد باو میگفت
کہ آیا سیتا بدینجا گذر کردہ باشد ازان کوہ و درخت می پرسید کہ تو از سیتا
خبرے داری لچھمن بارام گفت کہ تو پسر راجہ جسرتھ ہستی اگر تا ب این محنتہا نداشتی
وقتیکہ بہر تھ و پدر بزرگان ترا می طلبیدند نصیحت شان قبول می بایست کرد ان
حالا وقت بیطاقتی و اضطرابی نیست) آیا گریہ و زاری و قلق و بیقراری
ایک عورت کی محبت مین یہہ صفت خالق بیچون و بیچگون کی ہی نعوذ باللہ
منہا یا آدمی کی پس رام باوصف اس اتصاف کے خدا کسطرح ہو سکتا ہے جب
راون و رام کی فوجون کی صف بندی ہوئی و رباہم دونو طرف سے ہمیار دق
کے حملے شروع ہوئے اور بارش تیرون کے ہونے لگی اوسوقت کا حال جو رام
کا ہی اسطرح مرقوم ہے (چون بر رام چندر و لچھمن از ہر طرف تیر باران شد

دلاوران بیمونان گرد بگرد آمده محافظت می نمودند چون رام چندر را
سہراسیمہ یافتند ہمہ بزرگان رام چندر را دلداری می نمودند) اوراس سے
پہلے جو رام چندر نے بندرون اور لنگورون سے مدد چاہی تھی کندہرب کی راہنمائی
سے اوسکا قصہ طول طویل ہے یعنی (چون رام ولچھمن پیش رفتند بابسواس
گندہرب دوچار شدند گندہرب گفت کہ ترا نصیحت میکنم کہ پیشتر میروی
تالابی ہست ونزدیک آن کوہ است در اینجا بیمونے سکریو نام وزن اورا
برادر او کہ بال نام دارد گرفتہ است زن اورا از برادر او کہ بال باشد
باز وہی او لشکر خود را کہ بیمونان زبردست اند طلبیدہ بار اون جنگ کند
وزن ترا خلاص سازد رام ولچھمن سوی تالاب روان شدند الخ) یہہ رام
کیسے خدا تھے کہ اول اپنی بی بی کی حفظ پر قادر نہوے کہ راون لیجانے نہ پاتا
اور بعد اوڑا لیجانے راون کے خود اوسکے چھڑا لینے پر قدرت نہین رکھتے تھے بندرون
کے محتاج ہوئے اور پھر ایسی جنگ شدید واقع ہوئی جسمین ہزارون بیگناہ کا
ناحق خون کرایا اور پھر اوسمین کیسی سراسیمہ وپریشان وبیہوش ہوئے
جسکی کیفیت مطالعہ مہابھارت سے بخوبی واضح ہے (درین اثنا میکناد تیر انداخت
کہ غیر از بیہیکن ہمہ از ہوش رفتند بیہیکن رام چندر را گفت کہ ترا چہ شد
کہ تو مثل دیگران نیستی ہوش خود را نگاہدار رام چندر چنانکہ کسی از خواب
بیدار می شود از سخن او بہوش آمد) رام خدا تھے تو میکناد کا طلسم اوپر

* خلاصہ رام اور لچھمن کے ایسا بیہوش ہونے کا

کیسے کارگر ہوا اور اوسکی تیر سے کیون سر اسیمہ اور ہوش اوسکی پراگندہ ہوگئی یہان سے
تو یہہ ثابت ہوا کہ صبر و استقلال اور شجاعت مین رام سے نزدیک بلبیکن تجھ جیسون نے
رام کو دلاسا اور تسلی دی اور اونکی اعانت کی (سکریو بالی جنگ آمد باہم چندان
جنگیدند کہ غرقہ خون شدند رام چندر نمی شناخت کہ بالی کدام است و سکریو کیست چون
ہنومنت دانست کہ رام چندر بالی و سکریو را ازہم فرق نمیکند سکریو را کمندی بود در گردن
بالی انداخت نگاہ رام دانست کہ بالی این است تیری بر بالی زد بالی بفتاد و آنوقت
نام رام رام گفت آنگاہ رام دانست کہ بالی از مخلصان او بود و ہ از کشتن او بسیار پشیمان
شد) یہہ کیسوا وتار تھا اور عین خدا کہ جب تک علامت نہ قایم ہوی تب تک بالی اور سکریو
مین تمیز نہ کرسکی اگر الہ ہوتے تو علم ہونیکی کیا معنی اور نیز اگر خدا ہوتے تو یہہ ممکن نہ تھا کہ
اسکو کہ وقت مرگ بالی کی زبان سی نام سنا اس امر سی بیخبر ہوتے کہ بالی ہمارا مخلص نہین
ہی اور پھر بالی کے مارنے سے نادم اور پشیمان کیون ہوتے الغرض بیخبری اور بے علمی یعنے
جہالت اور بیہوشی و ندامت ہرگز اوصاف کبریائی سی نہین ہین اور خدا کے لئے ایسے
اوصاف کا ہونا محال ہی اور جسمین یہہ اوصاف پائی جاوین اوسکا خدا ہونا مشکل ہے
پھر قصہ اخراج رام کا سیتا کو اور اسکی بلا لینے کا مہابہارت اسبند پرب مین مفصل
مرقوم ہے جسکا ترجمہ مختصر یہہ ہے کہ رام چندر جب سیتا کو گھر لائے تو کچھ دن پیچھے
اوسکے حاملہ ہونیکا حال معلوم ہوا تب رام نے سیتا کو جنگل بیابان مین چھوڑ دیا
تو ایک عابد نے سیتا کی خدمتگذاری کی اور بعد دو لڑکے توام تولد ہونیکے اون

لڑکوں کو فنون سپہ گری سکھلاے اتفاقیہ راجہ رام چندر نے جب اسمید کیا تو جگ کا
گھوڑا اوسی جنگل مین کو گذرا جہان وہ دونون شاہزادہ والانژاد سیر و شکار مین
مصروف تھے ازبسکہ خلف الرشید اور نونہال بستان شجاعت اور علوی ہمتی کی
تھی اور کیون نہ ہو جد و پدر بزرگوار سے کسی امر مین کم نہ تھے باکانہ اوس گھوڑے کو پکڑ لیا
و تمام فوج راجہ رام چندر کو غایت دلاوری سے شکست دی پھر جب راجہ بہرتہہ اور
لچھمن اور دیگر سپہ سالار اوس گھوڑے کے لینے کیواسطے فوج جرار لیکر آئی تاب مقاومت
کی اون دو بہادرون کی ساتھہ نہ لائے اور اونکے ہاتھون سے وہین کہیت رہی یہانتک
کہ خود راجہ رام چندر میدانمین لشکر آراستہ کرکے مقابل ہوئی مگر مغلوب ہوے اور
اونکے ہاتھون سے قتل ہوے اور فوج نے ہزیمت پائی نہ راجہ صاحب کو معلوم تھا کہ یہہ دونو
بہادر اونکے فرزند ارجمند ہین نہ اون دونو بھائیون کو معلوم تھا کہ یہہ گھوڑا اور فوج
مقابل اونکے پدر بزرگوار کی ہے آخر کار جب بعض زیور سے سیتا نے دریافت کیا
کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تب وہ بہت غمگین ہوی اور بیٹون کو ملامت کی قصہ مختصر
جب وہ عاصی عابد کے راجہ صاحب اور لشکر مقتول زندہ ہوئے تب راجہ صاحب کو اپنی حرکت
بی بی پر تنبیہ ہوا اور بہت عاجزی اور خوشامد سیتا کے سامنے آئے اور اسکو منا کر گھر
انتہی غور کرنا چاہئیے کہ سیتا کی حاملہ ہونیکا علم پہلے ہوا یہہ کیسی خدا ترسی پھر بی بی کو
جنگل بیابان مین نکلوا دیا یہہ کیسی غیرت تھی اس لئے کہ اولاً تو سیتا کو راون کے
بعد اپنے پاس لانا ہی کیا تھا اور لائے تو پھر نکالنا کیا تھا اور نکالا تو پھر منا کر لانا کیا تھا

کیونکہ یہہ حرکت رام کی نہایت مذموم تہی جس سے پشیمانی اور پریشانی اوٹھانے
پڑی یہہ کیا غیرت کا مقتضا تہا اگر گہر سے اوسکو نکالدیا تہا تو رہنا اوسکا جنگل مین
بغیر کسی ذی رحم محرم کے زیادہ تر باعث اشتباہ تھا پہر کیون اوسکو بہت سے
خوشامد سے منا جنا کر اپنے محل سرا مین داخل فرمایا اگر جمیع اوصاف گرامی کا استقصا
کیا جاوے تو ایک دفتر عظیم اور مجلد ضخیم ہو دنی ہذا القدر کفایتہ لارباب الدرایتہ

حال چھٹے خدا کا جو ان سب سے ورا ہے اور جسم و جسمانیات سے
پاک اور جدا ہے اوبے نشان ہے اور ہر جگہہ موجود ہے اور بیگون اور بیچون ہے اور
وحدہ لاشریک ہے اسگندہ پوران کی اوپنیاسی ہشتاد و نہم سے ثابت ہوتا ہے کہ
رب انہون کا کوئی اور ہے عبارت اوسکی یہہ ہے بیر بہدر گہٹوانگ (نام حربہ)
خود بر بشن انداخت کہ از صدمہ آن گدا از دست مبارک بر زمین افتاد غرض
فیمابین جنگے عظیم رود اد ہر گاہ ترسول بطرف بشن بہگوان برداشت آواز آسمانی
والہام ربانی مانع گردید ازان اراوہ باز ماندہ نزدیک وجہہ پرجاپت رسید و طپانچہ
زد کہ سرش از تن دور افتاد انتہی مہابہارت سے سابقا ہم نقل کرچکے کہ آفریدگار پرتہا
وبشن را برای نگہبانی خلق پیدا کردہ ہست انتہی جس سے ثابت ہے کہ پروردگار
بشن وغیرہ کا کوئی اور ہے مہادیو جی مین فصل سیوہہ دہرم مہابہارت مین مرقوم
ہے کہ نارد نر و نارائن را دید کہ مثل سایر مردم در غسل گنگا و پرستش دیوتاہا
مشغول اند متعجب شدہ گفت کہ آمدن این ہر دو برادران در بیخانہ از جہت

نیست نارو این سخنان در دل خود اندیشیده نزد یک آمد هر دو بجانب نارد گا
کردند و تعظیم او بجا آوردند نارد پرسید که شما کرامی پرستید نارا این گفت که اگرچه
این سخن گفتنی نیست چون تو خادم با اخلاص مائی با تو میگویم که آنکه مخفی هست
و او را نتوان دید و نتوان دانست او را می پرستیم و غیر او سزاوار عبادت
کسی نیست و برہما و مہا دیو وغیرہ بفرمودہ آن برہم دیوتا و پیرا نرا می پرستند
انتہی یہان سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مہا دیو وشن و برہما وغیرہ کا خالق و مالک
معبود حقیقی وہ ہی جو کما حقہ ادراک مین نہین آسکتا اور نہ او سے کوئی دیکھہ سکتا
ہے اور بھی معلوم ہوا کہ مہا دیو جو خدای ثانی ہے وہ گمراہ ہی اور بمشیت ایزدی
دیوتاؤن اور پیرونکا پوجنے والا تیتری اوپنکہد مجبر بیدسی معلوم ہوتا ہی کہ خدا
اور تو ایک ہی ہی یعنے ہر شخص خدا ہی سگن اوپاسنا اور کرم اور جگ اور تپ
اور جوگ وغیرہ پوجا پاٹ سب جاہلون کا کام ہے اور احوال وشن و مہادیو
و برہما و رام وغیرہ دیوتاؤن اور بزرگان ہنود سے ثابت ہی کہ وہ ایسا کرتے
تھے اور وہی پیشوا اور موجد اور معلم اور ہادی و مرشد و مباشر اولاً ان
امور کے ہین پس وہ سب کے سب بحکم بید جاہل ٹہیرے کہ طریق معرفت خدا سے
بالکل بے بہرہ تھے چہ جائے خدا یا پیغمبر خدا یا بزرگ عارف ہونا (جو جاہل مطلق ہین
سب کرم اور اپاسنا اور جگ اور تپ کی بندہن سے بندہی ہین اور جنم
کا حساب حاصل مطلب کو بتاتے ہین تو تہوڑا سا غور کرکے سمجھہ کہ جب وہ مفہوم فہمی

او رہو اور تو ہو تب اوسکی تلاش کی فکر بہی ضرور ہو اور اوسکی ملاقات کی
تدبیر بہی لازم ہو اور جگ اور جوگ وغیرہ کرم اور اوپاشنا بہی واجب ہو جب
وہ اور تو ایک ہی ہو اور دوئی کو اوسمین دخل ہی نہین اور وہ جان ہی
اور تو جسم ہی اور وہ جسم ہو اور تو عکس ہے اور وہ عکس اؤ تو جسم ہو اور وہ
مغز ہے اور تو پوست ہو پہر تلاش کون کسکی کرے دریا مین جو موج اوٹہتی ہے
اور جو حباب بنتی ہین وے دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب ہوتی
ہین جب یہہ تیری سمجہہ مین آوے پہر جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا
حرکت فضول ہو اور یہہ مشق پریشان بے سود ہی یہہ سب رسومات جہلا کی
ورانی اور پہسلانی کو ہین انتہی اور منجملہ کرمون کی اعمال شرک و دیوتا پرستی
پرستی داخل ہین جنکی عامل کو گیتا کی اشلوک ۲۶ ۳ مین بیوقوف قرار دیا
ہے ایسا ہی بیدانت شاستر مین جو سب شاستر ونسے افضل ہو مدار نجات کا اسپر
لکہا ہو کہ برہمہ یعنی خدا اور ایشور اور جیو سب کو ایک جانی جسکا مطلب یہہ ہے
کہ رنج و غم جہالت سے ہے جو عالم کو شی جانے اور راحت علم سے ہے جو عالم کو
پرمیشور سمجہی یعنے مکت ہر شخص کی بیدانتیون کی نزدیک یہی ہو کہ بیدانشی
دور ہو جاوے اور جیو یعنی حیوان کہ بسبب اگیان کے اپنے آپ کو جیو
سمجہہ رہا ہے اپنے تئین برہمہ یعنی خدا سمجہہ لیوے کہ پیدا ہونی اور مرنے سے
چہوٹ جاوے اور کوئی رنج و راحت اوسکے نزدیک رنج و راحت

اوسکے نزدیک رنج و راحت ترہے گویا یہہ انکی یہان کمال معرفت ہی
اور اسی کی طرف اشارہ ہو اس قول مین جو اونکی بزرگونسے منقول ہے
دوہا ہر مرے تو ہم مرین نا تو مری بلاے ؛ سانچو گرو کا بالکا مرے
نہ مارا جاے ؛ اور ہر عبادت ہی ذات بحت واجب الوجود مبدء کل
کائنات سی جسطرح سے اوسکو نراکار اور نرگن کہتے ہین نراکار یعنی ذات
جسکی اکار یعنے نشان نہو اور نرگن ذات مبرا و پاک صفات و تعینات سے
اسیطرح ذات بحت پرمیشور کو سُن کہتے ہین اور سُن کی معنی اکاش یعنے
جہان کچھہ نہو اور وہان سب سما سکین علی ہذا القیاس ذات پرمیشور کو
آتما اور پرماتما سروویاپک بھی کہتے ہین یعنے وہ سب جگہہ موجود ہے اور
ہر ایک شی سے عیان ہی حاصل یہہ کہ مرتبہ ذات بحت مین سُن اور نرگن
اور مرتبہ ظہور صفات و شیونات مین سرگن وغیرہ کہلاتا ہے اور یہہ
سب اسما اوس ایک ذات کی ہین باعتبار اختلاف مراتب و تعینات کے
اس تحقیق سے واضح ہوا کہ یہہ جو ہنود نے اپنا طریق اعتقاد و عبادت کی بایں
بت پرستی وغیرہ اختیار کیا ہی خواہ وہ بحکم ان کی کتاب کے ہو یا برخلاف
حکم کتاب کے اور خواہ بتونکو عین خدا سمجھہ کر پوجین یا واسطہ وصول کا جانکر
یا ظاہر کو مظہر مین مان کر بہرحال انہونے توحید کو شرک و کفر کے ساتھہ مختلط
اور جمع کیا ہی جیسا کہ بید و شاستر اوسکی گواہی دیتا ہی اور یہہ دونون

یعنی بید و شاستر ایسے دو گواہ عادل ہین جنکی گواہی واسطے ثبوت مدعائے
مذکور اور ہنود پر حجت کے لئے کافی اور وافی اور مرض شکوک و شبہات
سے قطعًا عافی اور شافی ہے بہاگوت کی اسکندسیوم مین لکہا ہے کہ جب
برہما نے بندگی خدا کی کی اور التماس کیا کہ مخلوق کو مین کہان رکہون جگہہ
نہین ہے تب خدا نے سوچا کہ برہما سچ کہتا ہے اور اپنے دلمین خیال کیا کہ زمین
پر ناچہہ دیت لے گیا ہے انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ خدای برہما وہ ہی
جسکو یہہ خبر نہ تہی کہ مخلوق کی رہنے کا ٹہکانا کہان ہے برہما کے کہنے سے خبر
ہوئی مہابہارت فصل موجہہ دہرم سانت پرب مین ہے (مہادیو سرکردہ
پیش برہما آمدہ پرسید کہ اینجا چرا سکونت اختیار کردہ اید برہما گفت کہ
بجمع خاطر آن یگانہ را یاد می کنم مہادیو پرسید خالق بزرگان شما ہستند
آن کیست کہ آنرا می پرستید برہما گفت ای فرزند حقیقت آن یگانہ کہ بزرگی او
از چون و چرا بیرون ست بشنو کہ او را من و تو نتوانم دید مگر بچشم معرفت
انتہی یہان سے واضح ہوا کہ خدا معبود مستحق عبادت برہما و مہادیو وغیرہم
کا کوئی اور ہی ذات ہے جو یکتا ہے یعنی وحدہ لاشریک اپنی بزرگی و کمالات
ذات و صفات مین اور پاک و برتری چون اور چرا سے اور منزہ اوصاف
جسم و جسمانیات اور صفات محسوسات سے **الحاصل** یہہ پانچ چہہ خدا
تمہارے جو یہان مذکور ہوئے انمین سے ہر ایک دوسرے کے منافی اور

متناقض اور بعض بعض کا مکذب اور بعض بعض کا مصدق ہے پس دو حال سے
خالی نہین اگر یہہ کتابین برحق اور سچی ہین تو اوسی خدا کی خدائی کا ثبوت
کسطرح ہوسکتا ہی باوجود تناقض احوال کی کیونکہ اگر اونسے کسی خدا کی خدائی
کا ثبوت تسلیم کیا جاویگا تو بالضرور کسی خدا کو جھوٹا ماننا پڑیگا اور خدائی سے
اوسکو معزول کرنا پڑیگا اور یہہ شان الوہیت کی سزاوار نہین اور اگر
کتابین برحق اور سچی نہین بلکہ جھوٹی اور باطل ہین تو وہ کون سی تمہاری کتابین ہین
جنسے تمہارے خدا کی خدائی کا ثبوت ہوتا ہی وہ بتلاؤ ہم بھی دیکھین اور جسطرح تمہاری
پانچ چھہ خداؤنکین کلام بکمال اختصار کیا گیا اگر اور خداؤنکین بھی ایسا ہی کلام
مختصراً کیا جاوے تو ایک کتاب جداگانہ تصنیف کرنی پڑے لہذا اوسکو اسقدر
پر تمام کرکے اب تمہارے دین کی پیشواؤن کے حال کی طرف جنکو پیغمبر یا مجتہد
وغیرہ کہتے ہو متوجہ ہوتے ہین **ہنود کی پیغمبرون اور اوتارون**
اور دیوتاؤن کا حال اجمالاً بڑا پیشوا انکی دین کا رہنما
برہما ہے جسکو رسول اور نائب خدا بلکہ عین خدا بھی کہتے ہین اور اوسکی چار منہ
سے چار وید کا اوتپت کہان کرتے ہین اوسکا حال بحث خدای ہنود دین
بخوبی معلوم ہوچکا **دوسرا پیشوا** اوسکی بعد مرتبہ والا کرشن ہی جسکو
کنہیا بھی کہتے ہین جو رات دن برج کی عورتونکے ساتھہ مشغول رہتا تھا اون سے
ٹھٹا مسخری کرتا رہتا جسکی فسق وفجور کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات مین

نند دوہرہ سورٹھہ خیال پٹہ ٹھمری چھند دھرپٹ وغیرہ کے بنا کر گاتے بجاتے ہین
بلکہ بعضے وقت کرشن اور اوسکی بی میوکا سانگ بنا کر اونکو اپنی سامنے نچاتے ہین اوسکا
نام راس لیلا ہے چنانچہ اوسکی حالات بھی مختصراً سابقاً لکھہ چکا ہون **تیسرا پیشوا** اونکے
دین کا رہنما بیاس ہے اوسکا حال بھی بقدر ضرورت گذر چکا سو اے آنکی اور بھی ہین جنکی
تفصیل احوال انہین دو تین کے حالات مجملہ پر قیاس کر لینا بس ہے زیادہ تحریر مین وقت
عزیز کا خون کرنا ہے اور جسطرح کہ تمہاری خداؤن اور پیغمبرونمین وہ اوصاف موجود ہین جنسے
الوہیت اور رسالت بلکہ مطلق اصلاح کی اسی طرح تمہاری سب دیوتاؤنکا حال ہے
کہ اونمین فسق و فجور اور فریب اور شہوت پرستی کا ہونا خود تمہارے یہان کی کتب مین
مرقوم ہے از انجملہ اندر دیوتا اور برہسپت دیوتا اور دھرم دیوتا اور چندرمان دیوتا
اور بعضے جیسے اگنش دیوتا اور پون دیوتہ کا حال سابقاً لکھہ چکا ہون یہان ایک دو
نقل پر جو شتے نمونہ دیوتاؤنکے حال کے کاشف ہین اکتفا کرتا ہون بن پرب جہابھارت
مین ہے کہ چون دمنی میل بانل داشت واز دواج بادی میخواست پدر دمنی
مجلسی کہ برای اختیار شوہر برائے دمنی ترتیب دادہ دران مجلس دیوتا ہا مثل اندر و جسم و
برن کبیر وغیرہ در آمدند و چون دانستند کہ میل دمنی بسوی نل ست ہمہ ورا
بصورت نل بسول ساختند انتہی دیکھو اس قصہ سے بد دیانتی اور فسق تمہارے
دیوتاؤن کی کیسی واضح ہو کہ سب دیوتا بہ نیت و شوق ازدواج دمنی متشکل بہ شکل
نل ہو گئے اور نیز جہابھارت بن پرب مین مذکور ہے کہ اسنے کمار ہر دو دیوتا با دختر

راجہ سرجات کہ بعقد جمن گہیشدر بود گفتند کہ چرا با این کس کہ پیر و ضعیف است
بسر می بری بیا و ماہر دو را بشوہری قبول کن چو زن بہ اشد انکار پیش آمد گفتند کہ
ما ترا می آزمودیم باز بوی گفتند کہ شوہر ترا از کوری و ضعف باین شرط نجات میدہیم
کہ ما ہر دو و شوہر تو در آب آئیم تو دست شوہر خود بگیر غرضکہ ہر سہ در آب رفتند
و از آب کہ سر بر آوردند ہر سہ بیک صورت بودند انتہی مختصرًا اس سے ظاہر ہوا
کہ یہہ دو نو دیوتا جو دیوتاؤنمین ممتاز اور متصف ہین ساتھہ اتفاق اور حکمت کے
اونکا یہہ حال ہی کہ بطریق علانیہ اور حیلہ گری اور فریب وہی غیر شخص کی منکوحہ کی
خواستگار ہوئی **ایضًا** دہرم پرب مہابہارت مین ہی کہ ماہ مہدر دختر خود را
بہ انبا برہمن داد و بوی دیوتا کہ بردی عاشق بود در حالت غسل او را از دریا
برد انتہی ملخصًا اسی طرح سوریج دیوتا نے حالانکہ یہہ کنتی اوسکی اولاد صلبیہ سے تہی کنتی
کے ساتھہ کامرانی کی جس سے کرن متولد ہوا علی ہذا القیاس قصہ سند و اسند دو برادر کا
جو آدی پرب مہابہارت مین مذکور ہی اوس سے مفہوم ہوتا جملہ دیوتاؤنکا صراحتہً واضح
و لایح ہی جیسا کہ حال برہما و مہادیو مین گذر چکا علاوہ اوسکے تمہارے دیوتاؤنکی مذمت
خود وید کی تصریحات سے ثابت ہوتی ہے یعنی اونکی خیانت و بد دیانتی چنانچہ برادران
اونپنکھد مین صاف لکھا ہی کہ وی انسانون مین سے ہین اور اوسی اونپنکھد مین لکھا ہی کہ دیوتا
کبھی ایسے آدمیونکو راہ نیک نہ بتاوینگے کیونکہ جب یہہ راہ حقیقت کو پاوینگے اونکی خدمت
نادانون کی طرح کیون کرینگے دیوتا ایسی خدمتگارونکو جو غلامو سے زیادہ ہون وہ راہ

کیون بتاوینگے جس سے یہہ آزاد ہوجاوین اور خدا شناس اور خدا پرست ہون بلکہ
اس تردد مین رہتے ہین کہ اون حیوان خصالونکو کوئی راہ معرفت حق نہ بتاوے اور
ہماری خدمتگاری سے نہ ہٹاوے اور بیدشناستر سے واقف نہ کرے انہتی اس سے زیادہ اور
کیا بددیانتی ہوگی کہ اپنی جلب منفعت کیواسطے دوسرے کو کفر مین ڈالے رکہین اور
اوسکی ہدایت کی روادار نہون یہانتک کہ اسقدر پر بھی راضی نہون کہ کوئی خدا پرستی
کی راہ اون جاہلون کو بتادے خود بتانا کیسا اور ہدایت کرنا کیسا اس سے بڑہ کر اور سنئے
عام دیوتاونکا تو حال یہہ ہے ہدایت کی باب مین جو عین کفر بلکہ اساس کفر ہے خاص خاص
کا احوال ہی قابل صدآفرین ہے سب دیوتاؤنکی جو پیرو مرشد برہمپت ہین اونکی فضل و کمال
بددیانتی و خیانت کا حال اوپنکے ہجو مدین اسطور سے مسطور ہے برہمپت سب دیوتاؤنکا
گرو ہے اوسنے اپنی صورت زہرہ کی بنائی اور اسیرون کو علم اور دہا کی تربیت کی اور انکو
سچ کو جہوٹ اور جہوٹ کو سچ کر سمجہایا غرضکہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوگئے انہتی دیکہو ایسی
دغابازی جسکا ثمرہ سراسر گمراہی اور اشاعت کفر و فسق ہوگیا قابل تحسین ہے یا سزاوار
نفرین مصنفین اونکیا سوا سمجہہ امید غور ہے کہ خلاصہ کلام اور حاصل مرام استقام مین یہہ
ہے ہرگز کہ ہنود کی دیوتاونمین کیا اکابر اور کیا اصاغر کوئی نفسانیت و شہوت پرستی
اور زناکاری اور فسق و فجور وغیرہ صفات ذمیمہ سے محفوظ نہین ہے پس جب
تمہارے خداؤنکا وہ حال ہے اور پیغمبرون اور دیوتاونکا یہہ مال تو اب تم کس منہہ
سے یہہ کہتے ہو کہ (ہماری یہان اس سے بطریق اولی برگزیدہ ایسی بہت باتین اور

کرامات کتاب سے ثابت ہین چنانچہ مذہب ہنود سے جب لوگ منکر ہوگئے تب
خدا کی طرف سے بھگت پیدا ہوکر کرامات دکھلائین اور دین کی حقیت ثابت
کی) اس لئے کہ تمہاری یہان بھگت لاکھہ صاحب کرامت ہون تو آخر تمہاری
خدا اون اوپر پیغمبرون اور تمہاری دیوتاؤنکے برابر یا اون سے بڑکر نہین ہوسکتی بلکہ
آخر اونہین اکابر کی خوان فیض کی ذرّہ ربا ہونگے بس جیسے اونکے اوصاف کمال
ورباب صلاح و دیانت و تقوی وامانت ہین اونہین کی قیاس پر انکو سمجھہ لینا
چاہئے تمہارے یہان کی سلف صالحین جو تمہاری بھگتون کے گرو ہین اونکی احوال
مشتے نمونہ سابقًا گذارش کرچکا ہون حاجت اعادہ کی نہین باقی رہا تمہاری بھگت
کا آگ پانی مین کھڑے ہوکر غیب کی خبرین دینی اور مردونکو زندہ کرکے دین کی
حقیت ثابت کرنی سو یہہ ایک دعوی ہے بلا دلیل اور دعوی بلا دلیل قبول
خرد نہین تمکو مناسب تھا کہ اس جگہہ اون لوگون کا پتہ جو مذہب ہنود سے منکر
ہوے اور اون بھگت کا نام ونشان اپنے یہان کے کتب معتبرہ سے نقل کرتے وہ کون
لوگ تھے اور وہ کون سی بھگت جی صاحب کرامات ہین اور کونسے زمانہ مین اور
کون سی جگہہ یہہ حادثہ وقوع مین آیا پھر اوسوقت اون بھگت صاحب کی جنہون نے
اون منکرون کی مقابلہ مین یہہ کرامتین دکھلائین آو بھگت کیجاتی اور انکے
احوال کی نقل سے اونکی اصل حقیقت کے بیان مین داد دیجاتی خیر اب بھی
تمکو اجازت ہو اگر اسکا پتہ ٹھیک ٹھیک دوگے تو ہم اوسکے جواب مین تمہاری

پورے بہگت بنا ئینگے انشاء اللہ تعالی اور جب کہ ہم سابقًا اپنے دین کی حقیت اور
صدق نبوت و رسالت اپنے نبیؐ کو بدلایل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کر چکے تو
اب یہان ضرورت اسبات کی نہین ہے کہ اولیاؤن اور بزرگونکی کرامتین ذکر
کرکے اپنے دین کا اثبات کرین جس سے واضح ہو کہ تمہارا دین جہوٹا اور ہمارا دین سچا
ہے اور نیز تم نے اگر ایک بہگت کی بھی کرامت بتی سو لکہی ہوتی تو ہم دس اولیاء
کی کرامت واقعیہ نقل کر دیتے اور یہہ جو کہا کہ (ہر اہل مذہب اپنے ابائی مذہب کی
قید مین عادتًا مسرور و مطمئن ہی پہر ترک مذہب و عادت کہ ایک مصیبت شاقہ ہے
الخ) اوسکا جواب یہہ ہے کہ بیشک جو شقی ازلی ہو اور حق تعالی کو منظور اوسکو کرنا ہے
اوسکی تزدیک اختیار کرنا دین اسلام کا مصیبت اور شاق ہوگا اور جسکی قسمت مین
سعادت ازل سو لکہی ہوئی ہے اوسکو اللہ تعالے توفیق و ہدایت عطا فرما کر اوسکا سینہ
قبول حق کے لئے کہولدیتا ہے صدق اللہ ورسولہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ
یشرح صدرہ الاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ
ضیقًا حرجا کانما یصعد فی السماء اور یہہ جو کہا کہ اسلام مین آنے
سے ظاہر و باطن کی دشمن اور ضروری حاجات کچہہ دفع نہین ہوتی انتہی
اسکا حال یہہ ہے کہ جو شخص دنیا اور آسایش دنیا کے واسطے یا اور کسی اپنی
غرض و مطلب نفسانی کیواسطے اسلام قبول کریگا اوسکی ضروری حاجات
اور دشمن ظاہر و باطن اگر دفع نہون تو نہون لیکن جو کوئی خالص اللہ ہی کیواسطے

اسلام لایا اور اس دین مبارک مین خلوص ہی معتبر ہے وما امروا الا لیعبدوا
اللہ مخلصین لہ الدین اور وہ قطعًا مصداق بن گیا ومن احسن دینًا ممن اسلم
وجہہ للہ کا تو بے شبہہ وہ تمام دشمنان ظاہری و باطنی سے چھوٹ گیا
اور سوائے ذات حق کے اور کوئی اوسکا مطلوب ہی نرہا جسکی حاصل ہونے سے
کہا جاے کہ ضروری حاجات نہین دفع ہوئی اور جو اپنی غرض کا بندہ ہو اور یہ
حاجات روائی وغیرہ ایمان و اسلام لاے وہ حقیقت مین مومن ہی نہین ہی اگرچہ صورت
اسلام اوسپر صادق ہو تو کیا قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن
قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم علاوہ اسکے جب کسی نافع
کی خوف و رجا بتلانے سے یا اور کسی وجہہ سے اسلام کو اچھا اور حق سمجھہ لیا
اور اوسکو اپنا مطلب گردان لیا تو اب بمقابلہ اوسکے آبائی مذہب کے ترک کو مصیبت
کہنا یا سمجھنا کیا معنی اور بالفرض اگر مصیبت بھی ہو تو عاقل طالب حق اپنی مطلوب
کی تحصیل مین مصیبت کو مصیبت کب جانا کرتا ہی مثلًا جسوقت صحت و نفع مطلوب ہوتا ہے
اوسوقت مریض کڑوی دوا ہا وجود نفرت طبعی اور شاق ہونے استعمال کی بے تامل
پی ہی لیتا ہی بلکہ جو شخص مریض دوا کو بوجہہ تلخی ناپسند کرے اوسکا انجام ہلاکت ہے
اور جملہ اہل عقل وفہم کے نزدیک قابل ملامت اسی طرح جسوقت کوئی بڑا کام دنیاوی
و ضروری درپیش ہوتا ہی تو جانتا ہی کہ ہمارے پیچھے دشمن بھی لگے ہوئے ہین مگر اوسکو
ہمہ اس رنج کو راحت تصور کرتا ہی اور اوس کام کو بوجہہ خوف دشمن چھوڑ نہین بیٹھتا

کو جان بھی جاتی رہے ؎ رنج راحت دان چو مطلب شد بزرگ ؛ گرو گلہ توتیای چشم گرگ ؛ جب دنیا کی مطلب مین یہہ حال ہی تو قبول اسلام جو مطلب اخروی کیواسطے ہی اوسمین یہہ اگر مگر دلیل ہی کمال نادانی کی بڑی حاجت اور بڑا مطلب عقلمند کی نزدیک عاقبت کی درستی ہی اور یہہ قضیہ متفق علیہا ہی تمام عالم کی عقلاً کا ؎ ہمہ عالم ہین گویند ہر آن ؛ کہ یارب عاقبت محمود گردان ؛ اور جو شخص ایمان و اسلام لایا اور اوسی پر اوسکا خاتمہ ہوا وہ قطعاً ناجی ہوگیا من قال لا الہ الا اللہ و مات یقیناً بما قلبہ دخل الجنۃ ہمارے سچے رسول کا سچا فرمان ہی پس اصل حاجت اور اعظم مطلب حاصل ہوگیا اب ظاہر باطن دشمنو نکا شکوہ اور حاجات ضروریہ کی دفع کا گلہ عبث ہی معہذا یہہ اعتراض مشترک الالزام ہی مین تم سے پوچھتا ہون کہ اختیار کرنا دین ہنود کیا موجب ہی ظاہر و باطن کی دشمنی سے چھوٹ جانیکا اور سب حاجات ضروری کی دفع ہوجانیکا یا نہین اگر کہوگے ہی تو اوسپر برہان قایم کرنی ہوگی اور خلاف واقع ہوگا اگر کہوگے نہین ہی تو پھر خاص بہ نسبت دین اسلام کے اسکو عیب و اعتراض گردانا کیسا جتنے ملت و مذہب جہانمین رایج ہین سب اہل ملت و اہل مذہب کے ساتھہ دشمن ظاہر و باطن لگی ہوئی ہین اور کسی کے جملہ حاجات ضروریہ ہر وقت موافق طلب غرض نفسانی کی پوری نہین ہوتی اور کوئی اہل ملت اسکو عیب و اعتراض نہین سمجھتا نہ سمجھی پس یہہ تقول تمہارا سراسر غلط ہی ایسا ہی یہہ اعتراض زیادہ جو دان سب کی اول اقوال و تصدیق بن دیکھو ہدا کا

کہ واحد کرجا نا ہی پہر بن دیکہی ملایک و رسول و قیامت الخ مشترک الالزام
ہو حق تعالی کا محسوس اور مبصر ہونا اور واحد حقیقی اور موصوف بجمیع صفات کمال ہونا
تمہارے یہان کی کتب معتبرہ سے بہی ثابت ہی جہا بہارت فصل موجہہ دہرم مین قول
ناراین سے مرقوم ہی انکہ مخفی ہست و اور انتوان دید و نتوان دانست اور امی پرستیم
وغیرہ و سزاوار عبادت کسی نیست انتہی - ایضا جہا بہارت فصل موجہہ دہرم پاپ
مین ہی جہا دیو برکوپ پیشین برہما آمدہ پرسید کہ اینجا چرا سکونت اختیار کردہ اید برہما گفت
کہ بجمیع خاطر آن یگانہ را یاد میکنم مہادیو پرسید کہ خالق بزرگان شما ہستند آن کیست
کہ آنرا می پرستید برہما گفت ای فرزند حقیقت آن یگانہ کہ بزرگی او از چون وچرا بیرون
است بشنو کہ اورا من و تو نتوانم دید مگر بچشم معرفت انتہی - پس حق تعالی کی شان
ایسی ہے کہ اوسکو کوئی دیکہہ نہین سکتا اور نہ دیکہے اوسکے تصدیق اور اوسکو وحدہ
لاشریک ذات و صفات مین جاننا ہر شخص پر فرض عین ہی صدق اللہ سبحانہ لا
تدرکہ الابصار و ہو یدرک الابصار اور نیز مہابہارت کی آدپرب مین حق تعالی
کی صفات مین سے اوسکا جملہ اشیا کو محیط ہونا لکہا ہی و قد سبق فیما سلف اور یہ ظاہر ہے
کہ جو چیز دیکہنے مین آتی ہی وہ محاط ہوتی ہی بالضرور اور محیط کا محاط ہونا غیر ممکن ہے
ورنہ محیط محیط نرہیگا اور نہ محاط محاط اسیطرح تصدیق رسولون کی اور ملائکہ کی
اور قیامت وغیرہ کی بن دیکہے جملہ ضروریات دین سے ہی جن لوگون نے زمانہ رسالت و
نبوت نہین پایا اونکا مومن و مسلمان ہونا اسی تصدیق پر موقوف ہی چنانچہ

چنانچہ تمہارے یہان بھی جنہون نے برہما و ہما دیو وغیرہ کو نہین دیکھا وہ بغیر دیکھے ہوے اونکی
مصدق ہوگئے اور جو نہین تو صاحب ملت نہین کہلائینگے تم جو اپنے آپکو اہل ملت ہنود سے گنتے ہو
کیا تمنے اپنے خدا کو یا اپنے یہان کی کسی رسول کو دیکھا ہے اور حالانکہ مدعی ہو اپنے کمال کی علی ہذا القیاس
دیوتاؤنکو ماننا اور جو جو باتین تمہارے خدا نے بتلائی ہین کہ منجملہ اوسکی ایک تصدیق قیامت اور خیر
و شر کا اوسکی جانب سے ہونا ہے اونکو تسلیم کرنا موافق فرمودہ واسطہ کی ہے اپنی عقل اور
ادراک اور اپنی دید و ابصار کو کچھہ دخل نہین ہے اور جسطرح پہلی امر کی ایک دو سند تمہاری کتب
معتبرہ سے پیش کی اسیطرح ہر امر کی سند تمہاری یہان کی کتب معتبرہ اور مسلمہ مین موجود ہے
بخوف تطویل ہم اوسکو یہان نقل نہین کرتے اگر ضرورت ہوگی ہم کتابین کھول کر تمکو
دکھلائینگے اور یہہ جو کہا سو کتب بھی جو چہار ہین اسمین بھی دیکھو تو احکام شریعت کے سوائے
حق شناسی مین بھی مختلف ہین کیا خدائے تعالی پہلی آپ کو جیسا چاہئے تھا نہین سمجھا کہ ہر زمانہ مین
الگ حکم کیا جو اوسے کام نہ نکلا پھر اوس سے پھر کر دوسرا حکم کیا انتہی اسکا جواب یہہ ہے کہ
حق تعالی حکم الحاکمین اور فعال لما یرید اور حکیم مطلق اور رحیم برحق ہے موافق مصلحت وقت
کے بندونکی حال کی مناسب جسے اونکی شناسی اوفق ہوتا ہے وہ حکم فرماتا ہے اسمین کسیکو دم مارنیکی
گنجایش نہین سوائے اسکے جب خدا کی خدائی اور پیغمبرونکی پیغمبری ثابت ہوگئی تو اب اوسکی احکام
مین چون و چرا یا شاخین نکالنا منافی ہے تصدیق و تسلیم کے علاوہ اسکے یہہ الزام بھی مشترک ہے بحث
بید مین ہم اسکی تحقیق لکھہ چکے کہ بید در ہر قرن بنوعدیگر میگردد (مہابہارت) ایضاً یکی ست جگ
بنوعدیگر ست و تریتا بوجہہ دیگر و در ہر دواپر و کلجگ بنوعدیگر انتہی جوگ بشسٹ کی چھٹی پرکان

پر کرن مین لکھا ہی کہ خداوند عالم کی قدرت سی بیدون اور تمام مخلوقات مین اختلاف واقع
ہوا ایک وقت ایسا تہا کہ شراب کا پینا شرعون کو روا تھا اور رزیلونکو ناروا اور ایک وقت ایسا تھا
کہ عورت غیر مرد کے ہمراہ ہم بستر ہونیسے پت برنا کہلاتی تھی بارہا بید خایج ہوی اور بیدونکا عمل
جاتا رہا اور ترمیم و نسخ اوسمین ہوئی انتہی اور ہم کہتے ہین کہ توحید حق تعالی کی سب کتب آسمانی مین
متفق علیہ ہی وما ارسلنا من قبلک من نبی الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون۔ پس اصل حق شناسی
مین کتب آسمانی مین ہرگز اختلاف نہین ہی اگر کوئی کتاب کتب آسمانی سی سوا ے قرآن مجید کے غیر محرف
موجود ہوتے تو ہم اوسمین دکہلا دیتے توریت و انجیل جو کہین موجود ہی وہ ہزارون تحریف اور
غلطیون سے مملو و مشحون ہی اس وجہ سی وہ قابل وثوق نہین باقی اور کتب کا وجود تو بصفت تحریف ہی حکم
اکسیر رکہتا ہی یعنے پتہ نہین ہی خصوصا ملک ہندوستان مین پس معترض کا یہہ کہنا بہ نسبت چہار کتب کے
جس سے ظاہر امر توریت و انجیل و زبور و فرقان ہی اوسمین بہی دیکہو تو احکام شریعت کے سوا
حق شناسی مین بہی مختلف ہین عجیب ہی اگر معترض پاس توریت و انجیل و زبور کا نسخہ صحیحہ جس سے معترض
نے حق شناسی کا اختلاف سمجہا ہی موجود ہو تو چاہیے کہ ہمکو مطلع کرے کہ ہم بہی اوسکی مطالعہ کی اپنی قیاس پر اس قول
کو سمجہہ لینا چاہیے کہ جو کتاب ناسخ کہلاتی ہی اوسمین بہی اختلاف موجود ہی (اسواسطے کہ اگر مراد اختلاف سے
اختلاف احکام شریعت و اختلاف حق شناسی کی ہین جیسا کہ سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہی تو سراسر غلط
ہی اس لئے کہ قرآن شریف مین کہین ایسا اختلاف جو معترض کا کیسکو محل اعتراض واقعی ہو نہین ہے اور یعنے
احکام و آیات جو منسوخ ہین اوسپر اطلاق اختلاف صحیح نہین ہے اور حکمت نسخ کو ہم ذکر کر چکے اور نسخ
بید مین نسخ کا ہونا ثابت ہی باقی رہا اختلاف حق شناسی جو عبارت ہی توحید سی اوسکا بہی حال مفصل ہو چکا

کہ خود قرآن شریف سے یہہ مضمون لکھہ چکا کہ ہر پیغمبر کی شریعت مین توحید کا حکم رہا ہی
یا ہی اور اول سے آخر تک قرآن شریف مضمون توحید کنایۃً وصراحۃً سے بھرا ہوا ہی پس اوسکی
نسبت یہہ کہنا کہ اوسمین اختلاف ہی رجم بالغیب اور افترای صریح اور بہتان قبیح ہی فقط

حسن خاتمہ بالخیر اسکی بعد جو معترض نے اپنے خیالات کی موافق
معاملات و عبادات اور محال ہونا حضور قلب اور حسن خاتمہ وغیرہ کا جو سراسر غلط
اور خلاف واقع ہی کہ ممکن واقع کو اپنے زعم فاسد کی بنا پر محال کہا اور سوا اسکے جو امور
آخر تحریر تک لکھی ہین جنکا مال اعتراض ہی خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بزرگان
دین کی اولیاء اللہ سے جو خیار ہین بہترین امت مین پس اوسکی جواب تفصیلے دینی کی ضرورت نہین ہے
اجمالی اتنا بس ہے کہ جب برحق اور سچا ہونا اس دین متین کا براہین قاطعہ اور دلایل ساطعہ سے
واضح ولایح ہو گیا اور سوا اس ملت بیضا کے مصطفوی اور شریعت غرا محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب دین منسوخ اور باطل ہو گئی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی
الاخرۃ من الخاسرین اور ادلہ صدق نبوت وحقیت رسالت پناہ پیغمبر نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کا الشمس فی نصف النہار روشن اور مسلم ہو چکی طرح طرح کی معجزات متواترات اور
بینات واضحات سبکی کہ منجملہ اوسکی ایک قرآن مجید اور فرقان حمید ہی تو اب جو معاملات و عبادات
وغیرہ احکام ہون یا غیر احکام عوام کیواسطے ہون یا مخصوص بخواص کلیۃً وجزیئۃً خواہ اشارۃً
وکنایۃً ثابت ہون یا نصاً وصراحۃً سب کا سب حق ہوگا اور جو کچھہ اللہ اور اللہ کے رسول نے
فرمایا ہی مع اوسکے متعلقات کے جو ضروریات دین سے ہین اون سبکا ماننا اور تسلیم کرنا واجب اور فرض

ہوگا اور کوئی اعتراض اوسپر وارد نہین ہوسکتا نہ اوسپر منصب اعتراض وانگشت زدن
کسیکو کسی حال مین بطریق طعن وتشنیع اسلئے کہ یہہ کفر والحاد ہی اور زندقہ وارتداد اور کفر کا
جواب اور اوسکی فہمایش کا اسبات فقط اقامت برہان قطعی اور اثبات دلیل یقینی ہی اصل ثبوت
دین اسلام اور حقیت رسول برحق علیہ السلام پر اور اسکے سب کتاب سابق مین طی ہوچکی
پس اب بعد اوسکے متوجہ ہونا دفع ان اعتراضات کی طرف تضیع اوقات ہی مانکہ بعضی ان
امور مین سے بلکہ اکثر ملت اہل ہنود مین پائی جاتی ہین اور اونکی بیان مسلم اور اونکی کتب مین محرر
اور موجود ہین پس اس نظر سے یہہ اعتراضات اگر مشترک الالزام ہونگے فاہو جوابکم جوتم اوسکا جواب
دوگے وہ بعینہ ہماری طرف سے بھی جواب ہوجائیگا واللہ سبحانہ الموفق لرضایہ اللھم انصر دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ولاتجعلنا منہم ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب صل وسلم افضل صلواتک وازکی سلامک وتحیاتک علی افضل رسلک
وخاتم انبیائک محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

العبد المجیب

محمد عبد الجلیل لغمانی

عفی عنہ

تقاریظ و مواہیر مشاہیر علمای دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور و بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مع قطعات تاریخ طبع و تالیف

تقریظ قدوۃ العرفاء الکاملین زبدۃ الاولیاء و اصلین میزان لغات العرب لسان الفصاحۃ والادب

الی الانام الہمام مرجع علماء الانام اکمل الکملا افضل الفضلا واعظ شیریں بیان مستند علمائے

ہندوستان حافظ القرآن حاجی حرمین شریفین حضرت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب محمدی

نقشبندی رامپوری دام ظلہم علی المسترشدین الی یوم الدین۔

راقم الحروف نے اکثر مقامات اس تحریر کے بغور سنے۔ سکو مطابق کتب معتبرہ صحیح پایا

العبد الراقم محمد ارشاد حسین

امید ہے کہ اس سے طالب حق منتفع ہو فقط و مؤلفہ حیث افاد و اجاد

تقریظ علامہ زمانہ فہامہ یگانہ فاضل جلیل عامل نبیل شریعت و طریقت

و دستگاہ حقایق و دقایق آگاہ مولانا مولوی ابو الذکا سراج الدین محمد سلامت اللہ صاحب اسلامیہ دام فیضہم

میں نے اس تحریر کو اول سے آخر تک دیکھا مجیب نے تحریر جواب اشتہار میں جو داد تحقیق دی ہے

وہ سب لائق قبول علمائے مخول و سزاوار آفرین و اعتماد اصحاب عقول ہے فی الواقع مجیب نے

کہ اللہ تعالےٰ اسکو جزائے خیر دے بڑی کوشش بجا اور سعی مشکور کی ہے۔ اگرچہ اور بھی

العبد ۲۹ امت اللہ سراج الدین محمد سلامت اللہ ابو الذکا

جوابات متعدد و امثال اشتہار کے ہیں مگر کسی نے ایسا جواب شافی نہیں لکھا۔

تقریظ عالم و عامل محقق عارف و کامل مدقق جامع علوم معقول و منقول

حاوی فروع و اصول بحر ذخار علوم سید الابرار مولانا مولوی محمد عبد الغفار صاحب

رامپوری دام فیضہم ـــ مدرس مدرسۂ دارالارشاد رام پور۔

بے شبہہ اشتہار کے جمیع مضامین کا پورا جواب مطابق
کتاب ہی اور طالبِ حق کو کافی و وافی ——

۱۳۰۱ محمد عبد الغفار خان

تقریظ مخزن الفضایل معدن الفواضل عالم تحریر جامع کمالات تحریر و تقریر
معارف پناہ حافظ کلام اللہ جناب مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب رامپوری دام فیضہم

جواب اشتہار میں جو مجیب نے تحریر فرمایا ہی بلاشبہہ وہ
عین تحقیق ہی اور مناظرہ طالب حق کو کسی محل میں مجال کلام نہیں۔

اللہ محمد عبدہ المتوکل علی

تقریظ متقی فرید و عارف وحید موید دین متین سید المرسلین جناب مولوے
محمد قمر الدین خانصاحب متوطن کابل مقیم رامپور دام فیضہم۔

یہ کتاب جواب شافی واسطے مریضانِ تعصب کے مثل مشہور اسم با مسمّٰی ہے ——

ولد محمد مرسل الرحمٰن محمد قمر الدین خان

تقریظ علامہ زمان لقمان دوران و نعمان آوان ادیب یکتا اریب بے ہمتا جناب
مولوی حکیم حافظ محمد عبد الرحمٰن صاحب خلف الرشید حضرت مولانا احمد علی صاحب محمد شہابی نیوتنوی حال مقیم حیدرآباد دام مجدہم

اتانی کتاب رائق یصقل الصدا	بنور المعانی عن قلوب الہنا دک
ورد مبانی دینہم بدلائل	قواطع اجلی من سیوف سوافک
فذلک یہدی للذی ہی اقوم	فمرہرۃ مثل النجوم الثوابک
ومن کان القی سمعہ وہو حاضر	لدیہ لینجو من رکوب المہالک
ولو کان فیہم غیرۃ لتأففوا	عن دین موبذہم ذمیم المسالک
وما انا فیما قلت بالغیب راجما	ولکنہ عن قلب یقظان عاتک

تقریظ جامع محاسن اخلاق شہیر آفاق مطرح انوار صمد جناب مولوی حاجی شرف الدین احمد صاحب رودولوی مقیم بلدہ حیدرآباد دام فیضہم —

قد جاہد مشرکین الہند بسیف القلم واللسان وغلب علی فئۃ البغی والطغیان الفاضل الذخذخان العاقل القحمان الحبر النحریر النبیل المولوی محمد عبد الجلیل وانا العبد الضعیف اقول ان ہذا الکتاب للدعوس راجم البلاز وعلی الاعداء سیف جراز

العبد
فقیر شرف الدین احمد رودولوی

تقریظ مورد تجلیات نور مطلق ہادی طریق برحق جناب مولوی محمد انوار الحق صاحب مقیم حیدرآباد وکن دام فیضہم

لاریب یہ تحریر جواب شافی کافی وافی ہے رب العزۃ مصنف کی سعی کو مشکور فرمائے

تقریظ مظہر کمالات حقہ وجلی فایق بین الاشباہ والاقران مولوی محمد منصور علی صاحب مراد آبادی صدر مدرس شفاخانہ یونانی سرکار آصفیہ دام فیضہم۔

یہ کتاب رد ہنود مین کافی ہے اور اونکے سوالات کا جواب شافی ہے۔ محمد منصور علی عفی عنہ

تقریظ فاضل عصر کامل دہر جناب مولوی عنایت علی صاحب حیدرآبادی —

للہ در مؤلفہ ولقد بذل جہدہ فی تحریر الاجوبۃ وتنقیح مطالبہ واضافۃ المطالب العلیا والمعارف السنیا فشکر اللہ سعیہ وجار الکتاب بحمد اللہ رشیقا انیقا لطیفا عجیبا ہذا ما کتبہ المفتاق الی رحمۃ ربہ القوی محمد عنایت العلی غفر اللہ لہ ولوالدیہ باطنی والصلوۃ والسلام علی امام الانبیا سیدنا ومولانا محمد ن المجتبے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تقریظ سخن سنج سخندان روشن فکر روشن بیان مولوی محمد تجمل حسین خانصاحب سہسپوری وکیل ہای کورٹ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ الی یوم القیام ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی من اتبع الہدی ۔ اسلام کا منیر تابان (جسنے تا صد عمرانات شرقاً غرباً جنوباً شمالاً اپنی پرتو شعاع کامل سے ذرہ ذرہ کو چمکایا) ہر چند کہ گردش دوران سے دورین ہر کسوف سے موصوف ہونا جسکے لئے گاہ لازم اور تبدیل احیاز جو بالمجاز ذاتی تغیر کہلاتا ہی علی الدوام اوسکو ملازم پر بہتی بیت عالم سے کسی لحظہ کسی عنوان فارغ نہین ہی ہر آن وہر زمان جملہ حرکات مین ساکنان عالم امکان کے مادہ قابل کی تہذیب و ترتیب مین مصروف و مشغوف ہی بہت ظاہر ہے کسی فرد انسان عباد و غیر عباد کے خاک ڈالنے سے تیرہ و مکدر نہین ہوتا بالخصوص خاکی نژاد کی بنیاد کیا جو اس نورانی وجود کو خاک لود کر سکے بعض احیان مین ابر تیرہ و تار کے حائل آجانے سے کسی قطع ارض بالعرض زاویہ نشینی خفایا اختفا کا اسپر اطلاق مسلم اسکے منی نفیس کی تعداد جغرافیہ حکم کر سکتا ہی کہ سوا قفین سے بہت کچھ زاید ہو خصوصاً اہل دولت لیکن سکہ علو دولت روز ازل سے اسی کا حصہ ہی اسکے ظل برکت مین جو آباد ہین وہ قطرہ ہی کیون نہون مگر بحر زخار کا حکم رکھتے ہین ۔ دیکھو اندنون ایک حامی و مددگار دین ہنود نے کہلا سے ایک اشتہار مشتمل بر چند اقوال لاطائل شایع کیا ہر چند کہ مذلت اسلام اوسکا دعا تہا جسپر فقرات مندرجہ پوری گواہ مگر خود کردہ را چہ علاج بالعکس قانون قدرت لم یزلی نے مذلت دین ہنود دکہادی صبح سایل

بیچارہ مع جملہ فریق ہمکلام وہمکام ذلیل ہوگیا سچ تو یہ ہے کہ اوسکا تعقل وتفہم خود اوسکی نا سمجھی پر دلیل ہوگیا ہمارے مجرد قول کا اعتبار نہو تو اہل ابصار منصف سے اس کتاب لاجواب کو جو جواب شافی کے نام سے مشہور و انام ہے ملاحظہ فرمائین اور جناب مولف مجیب کی شیوا بیانی وخوش ادائی شیرین زبانی واعجاز نمائی کو اندازہ مین لائین مین اس مختصر و محقر تحریر مین سوائے اسکے اور کیا تقریر پیش کرون مقرر کہ ہر تقریر یا صواب ومذاق شکن ہر جواب ہمہ تن صواب واصول ہفوہ وکاسخ کن ہر دعوی الزامی دلیل سائل معترض دریدہ دہن اور پر تضلیل کے واسطے عین تذلیل باوجود کمال ظہور بطلان اسلام کے لئے حتما کافی اور استقام توہمات باطلہ وخیالات عاطلہ کیلئے قطعا شافی اس عاجز پر اختتام کلام مناسب جانتا ہون کہ حکیم علیم اور رحیم علیم کارساز نعم الوکیل بے نیاز کفیل مصنف کتاب جناب افادت مآب افاضت انتساب حضرت مولانا مولوی ابو الجمیل معین الدین محمد عبد الجلیل صاحب نعمانی رامپوری دام فیضہم المعنوی والصوری کو بعوض اس قریبی مجہود وسعی مشکور کے اجر جزیل ورتبہ جمیل عطا فرماے اور اس کبریت احمر یعنے نسخہ مرکب عجیب الاثر جواب شافی سے علیل علالت ضلالت کو زنجبیل شفاے عاجل وکامل دیہ پہنچاے امین بحرمت اشرف العالمین وصلی اللہ تعالی وتبارک علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد المفتقر الی رب الثقلین محمد تجمل حسین اوصلہ اللہ سبحانہ الی مبتغاہ فی الدارین بحرمۃ امام القبلتین صاحب قاب قوسین علیہ صلوۃ خالق الثقلین الی دور القمرین فقط

تقریظ جناب مولانا مولوی حکیم محمد تفضل حسین خان صاحب منشی رکیدآفس نظام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدانا سبیلاً مرضیاً۔ واراناطریقاً رضیاً۔ سقانا من مناهل هدایته ماء التحقیق واجری لنا من مجرعتا انهار الدقیق هوالذی میز القشور عن اللبوب وانبت الاشجار من الجبوب وصلی الله علی من بعث بالحجج والبینات واعجز الفرق الباطلة بالمعجزات ادعی النبوة بالبراهین الساطعة واظهر الدعوة بالادلة القاطعة واظهر ملته علی جمیع الملل۔ وعزز دینه علی کل النحل کما قال الله تعالی (هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیداً) وعلی آله واصحابه الذین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شانهم (اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم فهدیتم) وعلی من اتبع الهدی وترک الشرک والغوی۔ اما بعد فیقول العبد المذنب الراجی الی رحمة الرحمان الحکیم محمد تفضل حسین خان الرامفوری ان الکتاب الذی صنفه المولوی محمد عبد الجلیل النعمانی الرامفوری وسماه الجواب الشافی فی تردید الاعتراضات التی وردت

فرقة المنود من بغلور وقد طبعت فی الاشتهارات وارسلت
الی اهل الاسلام فی بلاد مختلفة للجواب وقد بالغ واصر
المعترض للترديد حتی وصل الاشتهار المذکور الی المصنف بالصواب
واجاب الجواب واصاب الصواب وقد قرءت اکثر اجوبته ورأیت فیه بالنظر
الدقیق وتاملت فیه تامل التحقیق والله وجدته شافیا عن شبهات واهیة المنود
فی الدین - وکافیا عن خیالات سوفسطائیة فی علم الیقین ان ادعی
قضیة فقد برهنه وان حوّل مقصدا علی نقل فقد صححه والی المقدمات
الیقینیة فی القیاس بنظر الانصاف واجتنب عن القضایا التخلیة
احترازا عن الاعتساف صنف شیئا لیس کمثله شیئ فقط

تقریظ جناب مولانا مولوی ابوالفلح غلام غوث صاحب حسینی شطاری دام فیضہم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الملک الجلیل الاحد الصمد بذاته الجمیل والصلوٰة والسلام علی رسوله الحبیب الخلیل الهادی
کافة الخلق الی سواء السبیل وعلی آله واصحابه الاخیار بفصوص التنزیل الاحبار بعلوم التشریع
التکمیل - اما بعد میں نے اس جواب شافی وتردید کافی کو دیکھا - واقعی کہ معترض گمراہ
کے لئے شافی جواب ہے گویا اس بارہ میں عمدہ کتاب ہے مجیب گرامی نے حجت الہی
کو خوب قایم کیا ہے اور اوہنیں کی کتابوں سے اوہنیں کو جواب دیا ہے اور
ہر ہر مقام کے مطالب کی پوری تحقیق کی ہے اور کتاب سنت سے اوسکو کامل

تطبیق دی ہے - کیون نہو کہ یہہ نازک بیانی اور تردید لاثانی مولینا
مولوی ابوالجمیل محمد عبدالجلیل صاحب نعمانی دام باللطف الرحمانی سے
ہے جو عالم تحریر و ادیب خوش تحریر ہین اور فضل و کمال مین اپنے آپ ہی
نظیر ہین - خداوند کریم مصنف علام کو جزاء تام دیوے - اور گمراہون کو
توفیق ہدایت اسلام بخشی - آمین بحرمۃ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ
والہ وصحبہ اجمعین - کتبہ العبد المفتاق الی رحمۃ اللہ الباری ابوالفلح
المدعو بغلام غوث الحسینی الشطاری - کان اللہ تعالے لہ وغفر ذنوبہ -

قطعہ تاریخ طبعزاد طبع وقاد و ذہن نقاد جناب مولانا مولوی
حکیم منشی محمد تفضل حسین خانصاحب رامپوری متخلص بہ ترقی میر منشی
برگیڈ آفیس سرکار نظام الملک آصف جاہ خلد اللہ ملکہ

چو کرد عبدالجلیل بحر زخار	رقم در ردِ دینِ اہلِ کفار
بتان را سرنگون در بحر و بر شد	کتاب بید خوان زیر و زبر شد
ترقی کرد چون فکری بسالش	بتائید خدای لایزالش
فقط این مصرعہ خوش کافیش شد	زہی فکرِ جواب شافیش شد

۱۳۰۹

ایضاً گہر ریز کلک خوشنویس یگانہ مشہور زمانہ جناب مولوی
محمد عبدالرزاق صاحب متخلص بہ ناصر رامپوری

جب کے تیار ہوئی جبکہ جواب شافی	سنکے ناصر نے سن طبع کا کہنا چاہا

عندلیب چمن غیب نواسنج ہوی	خوب حقیت اسلام کہا دی آہا

قطعہ تاریخ تالیف نتیجۂ افکار اوحد خوشنویسان روزگار جناب منشی محمد عبدالرحمن صاحب کاتب مطبع رکاب سعادت حضور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی متعلق دفتر صرف خاص

مرحبا یہہ فرخ و زیبا کتاب	یاگئی جب زینت حسن وجود
سال یہ تالیف کا مینے لکہا	خوب دیا خوب جواب مقصود

ایضاً طبعزاد خوشنویس لاثانی جناب منشی فیض محمد خاکسار ریحانی ملازم دارالطبع سرکار عالی تلمیذ حضرت فغانی یعنی افتخار خوشنویسان زمان جواہر رقم خان ثانی نائب معتمد دفتر ملکی

این جواب لاجواب و مستدل	یافتہ ترتیب چون باآب و تاب
عندلیب طبع شد شکر شکن	بت شکن و ندان شکن آمد جواب

ایضاً از نتایج طبع حافظ قرآن جناب ابوالعطا محمد فضل الرحمان صاحب تلمیذ حضرت مولانا نعمانی صاحب جواب ثانی مدظلہم العالی

ہان نادرۂ زمانہ تازہ تالیف	جو اصل جواب پیشدستی ہی یہہ
تالیف کا اسکے سال فضل الرحمن	لکہدیجئی۔ رقیب پرستی ہی یہہ

ایضاً از تالیف شریف جناب ابوالصفا محمد صدیق الدین صاحب حیدرآبادی فرزند جناب حکیم حاجی غلام دستگیر صاحب

ڈاکٹر سرکار نظام تلمیذ حضرت مولانای نعمانی مولف جواب شافی مدظلہ العالی

مین قطعہ سال مین ہوا فکر کنان	طیار ہوا یہہ جب جواب شافی
صدیق لکھو لکھو بھی سچ تو یون ہے	تحریر ہوا عجب جواب شافی

قطعہ تاریخ طبع چکیدہ خامہ جناب ابو الوفا محمد اکرام الدین صاحب حیدرآبادی فرزند جناب حکیم حاجی غلام دستگیر صاحب قادری ڈاکٹر سرکار نظام تلمیذ حضرت نعمانی مصطفےٰ آبادی لازال ظلال اجلالہ مولف ۔

یہہ کتاب ایسی نفیس و نایاب	زیب ترقیم ہوئی ہے دیکھو
اسکے لکھنے کی سنین ہجری	واقعی نسخہ شافی ہے ۔ لکھو

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ طبع چکیدہ خامہ جناب ابو الولا محمد فیض الدین صاحب حیدرآبادی برادر زادہ جناب حکیم حاجی غلام دستگیر صاحب قادری ڈاکٹر سرکار نظام تلمیذ حضرت مولف علام دام فیضہم

بفضل خالق یکتای پاک بے ہمتا	ہوا یہہ طبع سے تیار باصواب جواب
سوال سال یہ اسکے ابو الولا دیکھو	جواب اہل ضلالت ہی لاجواب جواب

۱۳۰۹

ایضاً رقم فرمودہ ذہین آفاق سید محمد عبد الرزاق صاحبزادہ صاحب حسن اخلاق جامع ولاد وفاق سبر آمد تجاران زمان

سیّد محمد سلطان صاحب مالک مڈیکل ہال عبد الرزاق چارکمان حیدرآباد دکن

وہ بات اسمین لکھی متانت کے ساتھ	اُدلہ سے جو دل کو مطلوب ہے
یہہ جملہ سنہ طبع مین بولنا	ثبوت امر حق کا کیا۔ خوب ہے

۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ ریختۂ خامہ نادر نگار جناب منشی محمد اصغر علیخانصاحب رامپوری دفعدار رسالہ نجم ملک پنجاب مقیم کیمپ ہنون

چھپا ہے رد جواب اسدم جو مشک	شفا بخش دل اہل یقین ہے
بسال طبع اب اسی طبع رنگین	سنا۔ اچھی بہار باغ دین ہے

۱۳۰۹

ایضاً از کلک گہر سلک جناب ابو الکرم منشی محمد عنایت حسین خانصاحب برادر جناب مولوی محمد تجمل حسین خانصاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی تلمیذ جناب مصنف نامی دام فیضہم السامی بجاہ النبی المکی التہامی ۔

چھپی جب یہہ کتاب ہادی الشرک	کہ جسنے دہوم عالم مین مچادی
دعا دی اور اُدلہ جسنے دیکھی	دل و جان سے مصنف کو دعا دی
لقد ساق الکلام بحسن سوق	احسن بالہدیٰ فالله ہادی
خیال سال نے مجھکو عنایت	عجب تاریخ سنجیدہ بتادی
زبانداں فکر کا احسان کیوں ہے	زبان بے زبان فوراً ہلادی

بتان سنگدل خود منہ سے بولے	بنائے مذہب باطل مٹا دی

۱۳۰۹ھ

ایضاً فکر طبع لطیف جناب سید خواجہ حسینی صاحب قادری ساکن قصبہ ابراہیم پٹن علاقہ ممالک محروسہ سرکار نظام تلمیذ مصنف فہامہ وعلامہ دام فیضہ

امر کچھہ حیز خفا مین ہنین	اسکے دیکھے سے جو نہو مفہوم
کیجئے سال طبع مین اوسکے	کہلا اثبات امر حق - مرقوم

۱۳۰۹ھ

از رشحات قلم نزہت رقم جناب منشی اکبر شریف صاحب مدرس مدرسہ انگریزی کیمپ بنگلور تلمیذ حضرت

عجب شان وشوکت کا ہی یہہ جواب	بصد آب وتاب دسراپا صواب
سنہ طبع لکہہ اسکی اکبر شریف	کہ اچھا لکہا ہے ضروری جواب

۱۳۰۹ھ

از طبعزاد خوشنویس یکتا جناب منشی محمد غوث صاحب متخلص بہ الہام سررشتہ دار دارالطبع سرکار عالی

ہی جواب برمحل برجستہ ودندان شکن	بے تکلف بے تصنع باصواب ولاجواب
پر فصاحت خوشنما ومستقیم ومستدل	مسکت اعداد منعم بے تردد ارتیاب
مستند عمدہ محقق عین تحقیق امیق	حق سے مشحون صدق مقرون مطابق بالکتاب
موجب تقویت دین متین مومنین	باعث حسن فروغ ملتہ باآب وتاب
کج نہاد ون کو شہاب ثاقب وتیر الم	علتہ رنج وعذاب وہیج وتاب واضطراب
طبع سے الہام کے تاریخ نکلی طبع کی	بے نظیر ولاجواب اچھا لکہا اچھا جواب

۱۳۰۹ھ

از طبعزاد جناب منشی محمد عزیز الدین صاحب مالک مطبع عزیز دکن المتخلص بہ

جواب شافی منصف آفاق ہ رقم فرمود چون محمد اعظم	بسال طبع آن ہا آفتاب غیب ہ ثبوت حق مبین کردہ رقمزدم

۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ تالیف از محمد سلطان عرف صاحب میان فرزند افتخار التجار خلیق بے نظیر جناب محمد وزیر صاحب حیدر آبادے۔

عجب دلچسپ ہے یہ تازہ تالیف — پسندیدہ بجان مقصود و مطلوب
سنہ تالیف مین مینے لکھا یون — کتاب لاجواب اچھی ہے خوب

قطعہ تاریخ طبع از طبع زکی الطبع سنجیدہ منظر قاری حافظ محمد اکبر صاحب شاہجہان پوری تلمیذ مولف جواب شافی

کس دھوم سے کیسی شان اور شوکت سے — لکھا گیا اور چھپا جواب شافی
خود اہل ہنود اپنے منہ سے بولے — کیا خوب ہے مرحبا جواب شافی

ایضاً طبعزاد جناب مولوی منشی حافظ سید محمد نظیر علی صاحب چشتی نگینوی تلمیذ حضرت مولانا مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب اسلامپوری مدرس مدرسہ دار الارشاد ریاست رامپور

کہا مار کے سوالون کا جسنے یہ جواب — طیار ہو گیا اثبات ذوالجلال
بولا سروش غیب تلاش مین تجھسے لکھ — مرغوب دل جواب ہے تاریخ بمثال

ایضاً طبعزاد جناب غلام محبوب خانصاحب امید تلمیذ حضرت مولف جواب شافی

بحمد للہ ہوا طیار اسلام — جواب شافی مطلوب بے مثل
سن ہجری مین اے امید دیکھو — ہوئی تاریخ عمدہ جزب بے مثل

ایضاً طبع اول جناب محمد الیاس خان صاحب - رامپوری

رمذان شکن ہوا ہے وہ بمثل لاجواب	حق جان سکتے ہیں جنہیں کچھ بھی تمیز ہے
الیاس تم بھی طبع کی تاریخ یوں لکھو	روشن جواب شافی بہروں عزیز ہے

تقریظ عندلیب گلزار پر بہار خوش بیانی یکہ تاز میدان شیرین زبانی جناب مولوی محمد مجیب اللہ صاحب - لکھنوی فرنگی محل حال مقیم بلدہ وکیل درجہ اوّل عدالت العالیہ سرکار آصفیہ -

جسقدر زمانہ کی عمر طبعی میں تنزل و انحطاط ہوتا جاتا ہے اوسیطرح اہل زمانہ کی ہمت عزم و حزم حوصلہ استقلال علم و عمل روز بروز گھٹتا جاتا ہے - وہ جوش و خروش وہ ہمت وہ استواری یقین وہ علمی خانقاہیں وہ آسمان فرسا بارگاہیں - وہ ترکی صولتیں - وہ ہاشمی ہمتیں - وہ عباسی الوالعزمیاں - وہ معلی ترکتازیاں - وہ سلجوقی عظمت - وہ محمودی سطوت وہ علما کی درسگاہیں وہ اسحاق و توقا کی رصدگاہیں وہ حکما کے حیرت آفرین کتب وہ اوباکی دلنشین خطب جہان ان کا پتا نہیں ملتا وہاں علم و عمل کا بھی جلتا چراغ ٹمٹماتا رہ گیا - لشکر گاہ بنگلور کا اشتہاک عام قلمرو ہند میں سیر کرتا پھرا گلہائے پاس سے دامان تمنا بھرتا پھرا مگر کوئی ارس پر ہی ٹمثال کا خواہشگر نہ ہوا - اس لیبث ہندی کی دربائی کا اثر کسے پر نہ ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کسی ہندو نے اہل اسلام پر جنداعتراض

کر کے علمائے اسلام سے جواب طلب کیا تھا حق تو یہ ہے کہ اوس نے ہمارے
بڑا غضب کیا تھا۔ مگر اہل علم سے اب بھی کوئی قریہ کوئی بستی تک خالی نہیں
آخرش اوس اشتہار نے حیدرآباد آکر دم لیا۔ مولوی محمد عبدالجلیل صاحب
لنمانی جو مرد باہنر و فاضل متبحر ہیں اون کو اوسکی وضع و ترکیب و صورت
و ترتیب پسند آئی پہلو میں بٹھالیا اور قلم اوٹھالیا۔ غور سے جب اوس تصویر
کو ملاحظہ فرمایا تو اوسکے ہر جزو کو عالم تحقیق میں دیدہ حق الیقین نے کر شمہ
دسہ اپازشت پایا ایک ایسی تصویر بے نظیر اوس مصور بے عدیل نے
کھینچی کہ اوس ناطورہ پہلو نشین کا آتش رشک و حسد سے سینہ و جگر تک
جلگیا رنگ رخ بدل گیا یہ کام ایسے نقاش عدیم المثال کا تھا کہ نقش اوّل کو
جسے محقق کے نقش ثانی بہتر از نقشہائے اوّل بے نظیر و لاثانی نے کھینچکر
پیش نظر رکھدیا نہ عتاب نہ خطاب ہر اعتراض کا مفصل جواب
اور لطف یہ کہ اوہنیں زنار بندوں کی کتابوں ہی سے بہ سند محکم و غیر سوال
و غیر معلل کامل مدلل رقم فرمایا ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ سایل معترض کا
ناک میں دم کردیا ہے واہ ری نظر دقیق و پایہ تحقیق۔ شاستری علم کے
ایسا ماہر ہونا آسان کام نہیں یہ ایاغ بادۂ تحقیق ہے نہ ساغر حق عتیق
کہ ایک جرعہ پیا اور مے پرست بن گئے بلکہ صرف ایک نظر دیکھلیا
اور غایت کیف میں سرشار و مست۔ جہاں آفرین مصنف کو

روز افزون ہمت اور اس تصنیف لطیف کو اعزاز و تشریف عام قبولیت و خلعت خاص حسن شہرت اور سائل کو توفیق فہم تحقیق امر حقیق شریعت اور راقم الحروف و جملہ پناہ گزینان لوائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کامل محبت عطا فرمائے اور تمام گم کردہ راہان طریق ہدایت کو طراط مستقیم پر لائے آمین یارب العالمین ۔ والسلام علی من اتبع الہدے تقریظ نگار نامہ سیاہ محمد مجیب اللہ لکھنوی فرنگی محل ۔

خاتمہ الطبع

بلبل کے پیچھے گل کے تھتھے بہار گلزار مین بے اختیار کہے دیتے ہین کہ اجکی یادگار تاریخ آجکے مبارک دن مین کوئی نہ کوئی تازہ دلچسپی ہے فصل وہی متعاقب وہی توالی آنیوالی ہے ۔ رات وہی اپنے نوزدیدگان شمار کو ساتھ لئے ہوئے بضابطہ ستمر جلوہ گر نہین کوئی نرالی شاخ نہین تیرہ سو پچاسوین سال کا ساتوان مہینہ ہفتہ کا ساتوان دن معراج المومنین حسن اجلال معراجکی ستائیسوین شب کی اول ساعت سعید کا استقبال تجلی الٰہی کا نزول اور عباد کا عروج جواہا شافی کی تیاری ان سب امور یادگار کے ساتھ اوسکے مصنف ابوالجمیل سولوے محمد عبدالجلیل نعمانی کا نمونہ ہوش سلام باقی جنہین شرف تلمذ اوس آفتاب جہانتاب فلک شریعت و طریقت سے حاصل ہے جسکا نام نامی آج اقلیم ہند ملک ملک عرب تک بصد عظمت و ادب لیا جاتا ہے یعنی علامۃ الزمانی مجدد الف ثانی نائب صاحب قاب قوسین حضرت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب مجددی نقشبندی اللہم نور قلوب المسترشدین بانوار لقائہم ادام تعالب الیزین آمین فقط

بنا بر ملاحظہ ناظرین جواب شافی جس سوال کا جواب ہی اوسکا اشتہار بعینہ درج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیازمند خیرخواہ خلق اللہ محی الدین عبد اللہ نومسلم مجمل اپنی سرگذشت سب مسلمانون کی خدمات مین خصوصاً علما فضلا - قاضی - ملا - مفتی - مقلد ہون یا غیر - فقیر - مشایخ - قادریہ ہون یا چشتیہ بیان کرتا ہے - سایل ہے - تحقیق چاہتا ہے - کہ مسلمانون سے دوزخ و بہشت خصوصاً عذاب قبر کا حال فرشتے ہیبت ناک شکل سے قبر مین آکر خدا اور رسول - کون اس صفت کا ہر ایک سے سوال کرین گے - کافر گھبراکر جواب با صواب نہ دینگے - پھر قبر دبا دیگی - گرزون کی مار ہوگی - سانپ بچھو کا ڈسنا - مردیکا چلانا - بعد قیامت کے دوزخ مین اور بھی زیادتی - عذاب کی ہوگی - جسمہ بہت بڑا ہوگا - اسی موافق عذاب بھی ہوگا - ازانجملہ بھوک سے بیقرار ہون گے - کھانا چاہین تو سینڈ کھاوین گے پانی مانگین تو حمیم گرم کھولتا ہوا پین گے - سایہ چاہین تو آگ کی لپٹون کا ہوا چاہین تو گرم ہوا کہ ناک مین گئے تو دماغ بہسم کردے - وہ جو

اس دنیا مین بڑا سرکش ومغرور وکافر ہوگا۔ چیونٹی کی طرح پائمال رہیگا۔ سر پر چلیگا شکل متغیر ہوگی۔ کوئی بندر سور سا ہوگا۔ مکھیان بھنکھیان گی۔ دشمن طعنہ کرین گے۔ گھانس کی طرح جلینگے۔ معاً پیدا ہونگی پر اصلی بدن نہ رہیگا۔ ایسا ہی ہر بار ہوگا۔ موت مانگین گے۔ کہ عذاب سے چھوٹین۔ جواب ملیگا کہ موت مرگئی۔ تب تو نہایت مغموم اور نا امید ہونگے۔ جسکی انتہا نہین۔ یہ مجمل ومختصر بیان ہے۔ غرض اقسام کے عذاب جو کتاب مین بالتفصیل مذکور ہین مبتلا رہین گے۔ اور مسلمانون کو جنت یعنی ایسے باغ کہ جن مین نہرین جاری شیر وشہد سے شیرین وصناف بنک کافور سے خوشبو دار اقسام کی شراب طہور بے کیف درخت سایہ دار کہ ہر برگ سے آواز خوشنما ہووے اقسام کے جو دنیا مین نہ کہا سے نہ دیکھے نہ سنے اور جو سنی وکہی دیکھی وہان دیکھین گے تو کچھ اور ہی مزہ پاوین گے کہ دنیا کی نعمت وہیو مین ویسی مزہ کہان۔ ہر ایک حصہ بھی ہوگا لطف یہ کہ فضلہ نہوگا بجاے فضلہ عرق خوشبو جسم سے نکلیگا۔ جو بوڑھے بشکل کالے گدڑے نکمے اندھے لنگڑے مرے ہون گے سب اونچے پورے گورے گبھرو کہ سترہ سے رنگت بدل چمک نکلے ہمیشہ جوان رہین گے۔ عمر مردون کی تیس وبی ریش اور عورتون کی اٹھارہ برس کی ہمیشہ کوار ہینگی۔ جو بے زوج مرے ہون گے۔ وہان شادی ہوگی۔ خدمتین حور وغلمان ہون گے ناپاکی نہ ہوگی۔ دوست آشنا ؤن سے ملاقات ہوگی

ادنی جنتی کا محل کہ سب سے کم ہوگا سو اس دنیا کے بلکہ دو برابر ہوگا
اسی کے مطابق سب لوازمہ اسکا ہوگا۔ یہان سے قیاس کیا چاہئے کہ پروردگار
تعالی اپنے تابعدار بندون کے لئے کیسے عنایات کرتا ہے وہ بہت ارزان ہی
اس کی ساتھ دولت وحشمت دنیا کی کیا حقیقت ہی۔ سب سے بڑی نعمت دیدار
الہی ہوگی۔ کہ اسکے آگے سب نعمتین جنت کی ہیچ نظر آوینگی۔ سنکر اپنا گھر دار
بیوی کہ جس کے چہرہ پر نظر کرنا مین اپنا سرمایہ حیات سمجھتا تھا چھوڑ کر بامید بہشت
مسلمان ہوا تو میرے بھائی بندون نے اسقدر مار پیٹ کی کہ مدتون خون کی
قی کرتا رہا آخرش انہون نے زہر بھی دیا تب بھی مین دین اسلام پر قایم رہا
اور میری ماں باوجود میری محبت کے کہ اکثر ماؤن کو اپنی اولاد سے خدا سے
بھی بڑھکر محبت رہتی ہے۔ گھر دار اور بیٹون کو چھوڑ کر کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئی
لیکن بسبب ضعیف وعجز زبان ہونیکے ترتیب نماز وقرأت سیکھنے سمجھنے کرنے
نہ پاسکی فوراً صدمہ سے بیمار ہوگئی پھر قوم کے لوگ کہنے لگے دیکھو جو دھرم
پرشٹ ہوا سٹورا اسکو یہین سزا دیتا ہی۔ اور وہ بیمار بھی بڑھگئی۔ فالج۔ لقوہ۔
تپ۔ دیوانگی اس شدت کی جسکا بیان نہین کرسکتا۔ وہی قوم کے لوگ
اسکی تکلیف وبیقراری دیکھکر رحم کرنے لگے الہی اسکو صحت دی۔ یا جلد انکو دہانکدی
تب مین نے قیاس کیا کہ عوام زن ومرد دیہاتی بلکہ شہری بھی سب نماز نہین پڑھکر
دوچار سو ہون گے۔ سو بھی ہر گھر مین سب نمازی نہین عورتین اکثر بی نماز ہین

اور بعض ملک والون کا یہ حال ہے جب اُن کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہی تو ملاسی غسل کی
نیت پڑھوا کر پانی مین ڈالتے بنگ زجا کا غسل نہین اُترتا۔ سمجھتے ہین جب اِن کے
ملاؤن کا یہ حال تو عوام مرد و عورت کا کیا ہوگا۔ اسی پر سے قیاس کیا چاہئے
وہ لوگ بیچارے غریب بلکہ تو اگر بھی ارکان اسلام عیدون کے کرنہین جانتے ہین۔
اس روز البتہ گھر وار لیپتے نہاتے اچھے کپڑے پہنتے رمضان مین سویان شعبانین
چپاتیان محرم مین روٹ چون گے بنانا فقیر ہونا عرسون مین جانا راگ راگنی کی
سوالی جوابیون کا مولود پڑھنا سُننا مگر رمضانین شہری و دیہاتی بلکہ بچون تک بہت کر کے
روزہ رکھتے ہین سال مین دو بار عیدگاہ کو جاتے ہین بے جلوبکی فقط نکاح کو نامعتبر جاننا لباس
رنگین حرام پہنکر بے وضو نماز کرنا سیکڑون محرمات و کفریات کے شادی کو حلال سمجھنا نکاح
ثانی کو پاپ یعنی سفید کپڑا دھوبی کے یہان سے لاکر پہنا صبح اسکا منہ نہ دیکھنا ندامنے
پر مہر دنیا فرض نہ جاننا قاضی ملا کا یہ عمل و اعتقاد پیادون کا کیا حال پنچون کا کیا حساب
کسی پنچ کی کندوری یعنی شادی کا کمانا ہجائی اسکو دعوت دیکر بلانا۔ پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر
مجلس سی اٹھا دینا۔ مردون کے دن کہ اسکو کہانڈی اترائی کہتے ہین جبتک نہ کرین مُردہ
مردون مین نہین گنتا ایسا اعتقاد رکھنا اور جو میت کو نجاے کہانیکا مستحق نجاننا اور کہانی
ہی کیواسطے کرکے میت کو جانا اسپر سی میت کی لئے دعا و نماز کا قیاس ہو سکتا ہی۔ راتدن۔
غیبت و شکایت مین مشغول رہنا لوگ کے حسب و نسب مین تحقیر کرنا۔
آپ کو شریف جاننا۔ علاوہ اِن سب باتون کے امیرون

تو انگرون کا مال وزر کی افزونی کی فکر وغرور وسستی مین رہنا اور غریب
مسلمانون کے دین ودنیا کی فکر نہ کرنا بڑا فرض اسلام کا خستہ کو جانتے ہین باقی
سب تو خیر کلمہ طیب شہادت کہ بنا بلکہ اصل واصول اسلام وایمان کی
اسی سے ہی اکثر دیہاتی بلکہ بعض شہری تک نہین جانتے ہین اگر کوی جانتے
ہین تو معنی نہین جانتے اور جو معنی خوب جانتے بلکہ کتابین کلمہ کی معانی کے
رکھتے پڑہتے بیان کرتے نہین جاننے والون پر ہنستے تحقیر کرتے وہ جانتا اور
بیان کرنا اون کا بڑائی کے لئے زبانی ہی دلی یقین سے نہین چنانچہ قول
وفعل سے اون کے کہ سراسر خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے ہی اعتقاد انکا ظاہر ہے
جب ایسے مسلمانون کو خدا اپنی رحمت وپیغمبر کی شفاعت سے بخشدیگا تو یقین
ہے کہ میرے مان کو بھی بخشدیگا باوجود اس امید کے جو کار خیر مجھہ سے بن آتا
بامید ثواب رسانی کے کیا کرتا ایک روز حسب دستور زیارت کو گیا تو ایک
بزرگ مسافر کے پوچھنے پر نماز مین اپنا اور اپنے لوگون کا قصور جو سبب
افلاس وطہارت کے تھا بیان کیا تو اس بزرگ نے اس خوبی سے سمجھایا کہ میری
تسکین ہوگئی جب قصور یاد بتلایا تو فورًا لکھہ بھی دیا مگو افسوس کہ اسکے
بھیگنے پھٹنے سے اکثر مضمون جاتا رہا اور جو رہا سو بھی اکثر کم وبیش پایس و
پیش ہوگیا بے مقدور کے سبب اسکو چھپا نہ سکا کہین سے اس پرچہ کا جواب
یا خواہشمندونکی خواہش آئے پر بہر صورت اسکو بھی چھپا دونگا کہ سکا

دیکھنا ہر زن و مرد بلکہ ہر جاہل و فاضل بلکہ کافر تک خصوص عیسائیونکو
ضرور ہے تب تو مجھکو ایسی امید اور خوشی ہوی کہ اسکو مسلمان تو کیا ہر مذہب
والا بلکہ ہر بنی آدم مان لیگا نہایت خوشی سے اپنی لوگون مین اگر بیان کیا تو
سنتے ہی کہنے لگے یہ طریق غیر مقلدین کا ہی شکر مین زہر ملایا ہی اماموں کا منکر ہے
خبردار اسپر عمل نکرنا تب تو مین نہایت مایوس و متحیر ہو کر ایک بڑی بستی مین
جاکر طرفین کے فاضلون سے پوچھا تو اُن کے حال و قال سے کہ بخوبی سمجھا نا تو نہین آیا
مگر ایک دوسرے کو گمراہ بلکہ کافر و مشرک کہتا آتا ہی تب تو مجھکو اپنے حال پر بہت
افسوس آیا بقول دونون دین سے گئی پانڈے - حلوہ ملا نہ مانڈے - گھر کے
نہ تیرتھ گئے - مونڈ منڈا فضیحت ہے - نہایت بیقرار ہو کر اپنے گھر آکر اسی تشویش
مین رہا خواب و خور ناگوار ہوا از قضا ایک پادری صاحب جو ہر جاے
خصوص جہان کہین ایسا چرچا ضرور تشریف لاتے ہین اگر سب لوگون کو
جمع کر اپنے دین کی دعوت و صداقت بیان کرنے لگے تب یہان کے برہمن
پنڈت کئی سوال پیش کر کے تحریری جواب طلب ہوئے اُن مین ایک میرے بھائی نے
مجھ سے کہا کہ تو نے مجھکو کافر بے ایمان سمجھکر آپ بن دیکھے سمجھے گواہی دیکر ایمان دار بنا ہے
اور بقول میان موٹھ بھر داڑھی ہاتھ بھر بڑھا کر چھوٹے بڑون کے سامنے ڈھیلا ہلاتے
پھرنے کی تہذیب پاکر پاک بنا ہے ع از رہ بول ندانی کہ دو بار آمدہ - اسکو بھول گیا
ہے قضاے الٰہی سے مرے ہوے کو حرام اور آپ بے رحمی سے لذت زبان کے واسطے غریب بے زبان

جانورون کے گلے گھوٹنے کو بلکہ انسانون کے گلے کاٹنے کو حلال پھر کافر سنگدل مسلمان موم دل کافر دوزخی مسلمان جنتی سمجھکر ہمارا دین و مذہب چھوڑا ہی ہمارے ان سب سوالون کا جواب دے تو مین تجھے ہزار روپے بلکہ جو کچھ میرے پاس ہو دیکر مسلمان ہوتا ہون ورنہ تجھے اور تیرے استاد کٹ یا نیم ملا کو جنہون نے تجھے فریب دیکر ہمارے فی ذات و خاندان کو بٹہ لگایا ہی بلکہ ہر ایک کو جو ہمارے دین کو جھوٹھ کہتا ہی ڈاڑھی مونچھ منڈھا کر ہمارے گرد کے پاون کا تیرتھ لینا پڑیگا اور پادری صاحبان سوالون اور اپنے جوابون کو چھاپ کر مع توریت و انجیل و میزان الحق و طریق الحیات معہ دوسرے کئی رسالون کے ازراہ نوازش ہدایتاً عنایت فرمایا اور جواب مین ان سوالون کے ایسا ارقام فرمایا ہے کہ دین عیسوی سب دینون سے افضل و بتحقیق منجانب اللہ ہے کیونکہ بنی اسرائیل کو سینا پہاڑ مین بالمشافہ خدا نے جو حکم و شریعت عنایت فرمایا سو اس دین کی کتابین ہزارہا پیشین گوئیان لایق شاہدی کے ہین اور تحریر مین آگئے ہین اور دین عیسوی کی کتاب کہو تو سب سے بہتر و قبول کرنے کے لایق ہے اسکے دوسرے باب مین یسوع کی عجیب حقیقت لکھی ہے وہ ایسی بہتر و دلپذیر ہے کہ اسکی صداقت کے بابین کہنے کی حاجت نہین بن آگئی ہین اور دین عیسوی کی کتاب کہو تو سب سے بہتر و قبول کرنیکے لایق ہی اسکے دوسرے بابین یسوع کی عجیب حقیقت لکھی ہی وہ ایسی بہتر و دلپذیر ہی اسکی صداقت کے بابین کہنے کی حاجت نہین وہ خود اپنے باب مین آپ شہادت دا کر رہی ہے چنانچہ اسکی مطالعہ سے

بہتیرے دنکی تسکین ہوگئی انشاء اللہ تمہارے بھی ہوجائیگی وغیرہ وغیرہ ....

تو یہ عاجز سایل ہر قابل مسلمان خصوصاً علما۔ فضلا۔ قاضی۔ ملا۔ مفتی مشایخ قادریہ ہوں یا چشتیہ مقلد ہوں یا غیر مقلد بتجی ہے کہ ان ہر دو ملک ہر اہل مذہب کا ایسا جواب جو دنیا بھر میں مشہور ہونے کے قابل قریب الفہم عقلاً نقلاً سہلاً ثبوت کو پہنچے مجھے اور سب مسلمانون کو سرخ روی اور میرے بھائی سائل اور کل فرقہ بنی آدم کو ہدایت و آگاہی ہو۔ مہذبانہ تحریر فرما کر العلماء ورثۃ الانبیا یا علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل۔ کا نمونہ بتلا کر حق اسلام کہ فرض مذہبی و منصبی ہے ادا کرین اور مجھے امید قوی ہے کہ جن مسلمان صاحب سمجھے طالب آخرت کے دلمین ذرہ برابر ایمان محبت و حمیت اسلام کی ہوگی انکی فکر و تحقیق کے شوق مین بیقرار ہونگے اور جو نیم ملا یا کٹ ملا صاحب طالب دنیا ہونگے اس سے پہلو تہی کرینگے اور جو علما فضلا طالب آخرت ہونگے زبان قلم سے سمجھانے تسکین کر دینے مین لحظہ بھر دیر نہ فرمائینگے کیونکہ صدہا کتابین جھگڑے کی لکھتے چلے جاتے ہین انکے نزدیک یہ کچھ بڑی بات نہین یہ خیرات و جہاد سا مشکل کام بھی نہین یہ زبانی خیرات و جہاد ہے جو اس مین بخل کرے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے جن کو مسلمانونکا غم نہین وہ میرے امت مین نہین ہے

سوال

خدا تعالیٰ نے جنس بشر یعنے ہندو نیز ایک دین کہ حاصل دین مطابق امر الٰہی

کہ اعتقاد و عمل و عبادت کہ طریق مختلف ہین خواہ اسکی عقل مین آوے
یا نہ آوے قبول کرنا ہے چنانچہ عیسائیون مین تثلیث کو توحید جاننا ہی ہمارے
یہان تری وِتھ یعنی وتاتری کو توحید جاننا ہی جیسا یسوع ایک اوتار ہے
ہمارے دس اوتارہین جیسا یسوع ایک شفیع ہی ہمارے اوتار بھی شفیع ہین اور
مسلمان انبیاء و اولیا کو شفیع سمجھتے ہین ہم بتون کو شفیع سمجھتے ہین چنانچہ ردّ
تقویت الایمان خیر الزاد مین جسکو اکثر علمای ہند و عرب حق مانتے ہین۔
اَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللہِ شفعاء کی بحث مین لکھتے ہین کہ مومن مصداق
اس آیت کے نہین جب مومن نہوے تو کافر ہوے تو پھر جو اس آیت مین
حکم شفاعت مذکور ہی سو کافرون کے ہی حق مین تمہارے ہی کتاب اور
تمہارے ہی علماسے بتون کا شفیع ہونا ثابت ہوتا ہی اور پھر کوئی مسلمان جو
توسل غوث اعظم سے رکھتا ہوگا جب خدا نے اسکو دوزخ مین جانے حکم دیگا
اس وقت حضرت غوث اعظم ہاتھ مین لیکر مستانہ وار فرشتون سے چھڑا کر جنت مین
لیجاوینگے اور ایسا ہی دوسرے اولیا دن و اماموں سے بلکہ یہہ جس پیر کے مرید
و معتقد ہوتے ہین اُن سے بھی ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہین جب ایسی شفاعت
مخالفت کہ جسکا نام اونہون نے شفاعت رکھا ہی انکی توحید مین خلل نہین
کرتے ہماری توحید مین کیونکر خلل انداز ہوسکتی ہی جو ہی تو وہی مثل مغل ہی جو بادشاہ
لے سوغندرانہ۔ وزیر لے سوپھرانہ۔ اور جو وزیر لے سو رشوتانہ۔ سوائے

اسکے تشریک فی التسمیہ مین شریک جیسے ہم رام داس وگنیش داس
ہین وے عبد النبی یا عبد الرسول ہین جیسے ہم ہر ہر یا دم مہادیو کہتے
ہین وے یا رسول اللہ۔ یا غوث کہتے ہین ہم بتون سے منت مراد مانگتے
وے اولیا سے۔ ہم رام نامی کرتے وے مولود۔ ہم کاسی گیا وغیرہ کو
جاتے وے اجمیر۔ ناگور۔ گلبرگہ مکہ شریف جاتے ہم بتون پر مٹھہ بناتے وے
قبرون پر گنبد۔ ہمارے مٹھہ مین مہنت۔ اتیتہہ رہتے وہان خادم
مجاور ہم پوری کچوری چڑہاتے وے مالیدہ صندل۔ ہم جاترا کرتے
وے عرس۔ ہم مردون کے دن کرتے وے بھی۔ ہم کاسی نہ جاسکین بندر بلور
یا انبا بائی کو جائین تو کاسی کا ثواب پائین ایسا ہی اگر کوی حیدرآبادی
سید محمد گیسو دراز کے گلبرگے مین بجاسکے شاہ حسین حیدرآبادی کے درگاہ مین
آوے تو اتنا ہی ثواب پاتا ہو چنانچہ کتاب خورشید جاہی مین شمس الامرا وہابی
کے مولوی غلام امام خان وہان کے مسلمانون کا اعتقاد بیان کرتے ہین
اور بھی دوسرے کام مثلاً ہم شادی مین رسم و تکلفات لباس و طعام جہیز زیورات
و برات وغیرہ مین کرتے ہین وے بھی۔ ہم نکاح ثانی معیوب جانتے وے بھی
ہم جیسا رسمی ستر و پردہ کرتے وے بھی رسمی ستر و پردہ کرتے جیسا ہم
بچون عورتون کو زیور پہناتے۔ وے بھی۔ ہم عمارات و تکدے بلند بناتے
وے بھی جیسا ہم دیولون مین روشنی کرتے وے مسجدون مین۔ ہم

دیولون مین راگ راگنی سے کتھا کرتے وے مسجدون مین مولود و قصاید
جیسا ہم جاترا عرس اقسام تماشا ناچ رنگ راگ نقل لہو لعب سیر بازار باغ
بوستان شہر و عمارات و عجائبات و صحرا دیکھتے - اور وے بہی ان
باتون کو آپ پر روا رکھتے پر اپنی بی بیون پر حرام کرتے سب تو خیر ہوے
لطیف جنگل کی ساری عمر ان کی نصیب نہین مگر سفر مین بہ ندرت سو بہی
فراغ دل سے نہین ساری عمر زندہ در گور رکھتے ہین بڑا ظلم کرتے ہین ۵
ہیچ میزانی درین بازار چون انصاف نیست : گوہر خود را نمی سنجی درین میزان چرا
برخلاف اون کے ہم ایسا ظلم عورتون پر روا نہین رکھتے - صحابہ تو تقویمین ان سے
بہی بڑہکر تھے وے کسطرح اجازت دیتے اور وے کہان سے قوت لائے جو
جو گھوڑون پر سوار ہو کر جنگ مین کفارون کو قتل کئے یقین نہین آتا مگر
اپنے سنتہ و کرامات سے ہو تو ہو ہمارے سلف کی عورتون نے بہی بڑے بڑے
راکسون دیتون کو مارے ہین اگر عصمت کے حفاظت کے لئے ہو تو کیا ایسی پردے
ہی پر عصمت موقوف ہی ع عصمت بی بی است از چادری : کیا ہمارے یہان
عصمت نہین بلکہ تم سے بڑہکر ہو کہ ہماری عورتین ستی جاتی ہین علی ہذا القیاس
سیکڑون باتین ہمارے مطابق ہین - چنانچہ ہم مین کئی فریق وشنوی شیوی
وغیرہ ان مین بہی کئی فریق رافضی - خارجی - جلالی - مداری اگرچہ تہتر
کہتے ہین پر انہون نے ستہتر ٹہرایا ہے جیسے حنفی - مالکی - شافعی - اور حنبلی

اگرچہ یہہ چارون کو حق جانتے ہین پر ایک کے یہان ایک چیز حلال
دوسرے کے یہان حرام ایک کے ساتھہ ایک کی نماز نہین ہوتی باوجود
چارون کو ایک ہی کہتے ہین تو ہمارے تین ایک کیون نہین ہوسکتے
ایک ویوٹی یعنی روایجی - ایک شاستری یعنی قرآن و حدیث والا
ایک رکابی - نوابی - وہابی - لہابی یہہ انہین کافر کہتے ہین وے انہین کہتے
ایسا ہی عیسویون مین کئی فریق طوالت کے سبب اُنکا بیان چھوڑدیا
ایک پراٹسٹنٹ و ایک رومن کیا تھولک خود تمہارے یہان ایک
طریق حق نہین ٹھہرتا آپسمین اختلاف رکھتے ہو پھر ہمکو کیون بلاتے ہو ہمارے
مذہب کے مطابق ہمکو بھی انند یعنی جنت ملتی ہے پھر تمہارے نئے دین کو کہ
مختلف قول و طریق ہین کیون کر قبول کرین ہم سے تمہارا دین کیا عمدگی
و غیریت رکھتا ہے کیا تمہارے یہان ہی خدائی ملجاتی ہے بتلاؤ اگر
کہین عیسوی یا محمدی دین ہی سچا ہے تو دلیل یا تجربہ سے ثابت ہوتا ہے
تمہین کیا دلیل و تجربہ ہے اگر کہین نبیون کے معجزے و پیشین گوئی
ہماری کتاب سے کہ فصاحت و بلاغت و ہدایت مین لاثانی ہے ثابت
و سچی ہونے کی سبب سے ہمارا دین سچا ہو تو پھر جو تمہاری کتاب مین ہے یعنی
اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک بہانہ نکالے ہمارے لئے ایک چشمہ یا
ہو جاوے تیرے لئے ایک باغ کھجور و انگور کا پھر بہاوے اسکے بیچ نہرین چلاکر

یا گرا دے آسمان ہم پر جیسا کہ کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ اور
فرشتون کو ضامن یا ہو جائے ایک گھر تیرا زرین یا چڑھ جاے تو آسمان پر
اور ہم یقین نہ کرین گے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار لاے ہم پر ایک لکھا
جو پڑھ لین ہم - تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر بھیجا ہوا ایک آدمی
یہان منصف سمجھ سکتے ہین جب ندیان روان نہ کر سکے پھر معجزات کیسے کیے جب
آسمان کو ٹکڑے کرنیکی قدرت نہ رکھتے تھے تو کسطرح شق القمر فرمایا جب فرشتون کو نہ بھیجا
تو جبرئیل کو بہ چشم کیسے دیکھے اور اسکی آواز سنے اور اصحاب بھی صورت اعرابی
مین دیکھے جب منکرون کے سامنے آسمان پر نہ جا سکے کیونکر معراج جسمانی ہوا جب نوشتہ
نہ لائے کسطریق سے مصحف نازل ہوا ان سب باتون سے جو مذکور ہوئے فارغ ہو جانا
گھر زرین ہونا یا چشمہ روان ہونا ممکن تھا کیونکہ جب صحابہ کے سامنے انگلیون سے
پانی بہا سکے تھے تو منکرون کے سامنے باوجود طلب کے خصوص زمین سے چشمہ روان کرنا
بہت آسان تھا کہ میراثی کام تھا جب چشمہ زمزم کا روان ہوا تھا یہ معجزہ بھی چشمہ روان
کا آج تک قایم رہتا منکرون کو انکار کی گنجایش نہ رہتی حجت تمام ہوتی سو چھوڑ کر
مال وجان و ناموس کا حکم کس لئے فرمایا جب حال ایسا ہو تو ہمارے یہان اس سے بطریق
اولی بڑھکر ایسی بہت سی باتین اور کرامتین کتاب سے ثابت ہین چنانچہ مذہب منصفون سے
جب لوگ منکر ہو گئے تب خدا کی طرف سے بھگت پیدا ہو کر کرامات مثلاً آگ پانی
مین کھڑا ہو کر غیب کی خبرین دین اور مردون کو زندہ کر کے اس دین کی

حقیقت ثابت کیا ہے باوجود اسکے تم اپنا ہی دین سچا اور ہمارا دین جھوٹا
ہو تو ایسی کرامات مین بتلا کر اپنے دین کی حقیقت ثابت کرو۔ سوائے اسکے ہر اہل مذہب
اپنے اپنے آبائی مذہب کے قید مین عادتاً مسرور و مطمئن ہی پھر ترک مذہب و عادت کی
ایک مصیبت شاقہ ہو کسی ناصح کے خوف و رجا بتلانے پر اسلام مین آبھی جاہا یا آیا
تو بھی ظاہر و باطن کے دشمن اور ضروری حاجات کچھ دفع نہین ہوتے باوجود ان سب کے
اول اقرار و تصدیق بن دیکھے خدا کا کہ واحد کر جانتا ہی پھر دین دیکھے ملایک
و رسول و قیامت و خیر و شر من اللہ لیکن خیر سے راضی و شر سے ناراض ان تمام
سے جو ماضی و حال و مستقبل ہی سو سوا کتب کے کوئی مشہود و موجود نہین سو کتب بھی
جو چار ہین اسمین بھی دیکھو تو احکام شریعت کے سوا حق شناسی مین بھی مختلف ہین
کیا خدا تعالےٰ پہلے آپکو جیسا چاہیے تہا نہین سمجھا کہ ہر زمانہ مین الگ حکم کیا جو اس سے
کام نہ نکلا پھر اس سے پھر کر دوسرا حکم کیا مثل انسان کے خیر پھر اسمین جو کتاب
ناسخ کہلاتی ہے اسمین بھی اختلاف موجود ہے۔

دوسرا معاملات کہ اپنے جیسا دوسرے کو خدا ہی کے واسطے چاہنا حتیٰ جیسا مرنا
مارنا نقل ہے کہ ایک بزرگ کسی پہلوان کو گرا کر خنجر گلے پر پھیرنا چاہے
اور اس نے منہہ پر تھوکتے ہی چھوڑ دیئے پوچھا تو فرمایا مین تجھے خدا کے حکم سے
مارتا تہا تیری اس حرکت پر غصہ آنے سے چھوڑ دیا کہ خدا کے کام مین شرکت
اچھی نہین۔ تیسرا۔ عبادات مثلاً اول آداب طہارت یعنی تلاش

وہ دہ دہ پہر آداب استنجا وضو وغسل بجالایا مگر پانی اسراف کیا اگر اس سے
بچا مگر تلاش و آداب مین وقت کھو دیا اس سے بچا قرأت مین غلطی کیا
اس سے بھی بچا مگر ریا کیا۔ کہتے ہین کہ کسی کو پہلے صف کی عادت تھی ایک وقت
پچھلی صف مین ہونے سے نفس مین شرمندگی پاکر تیس برس کی نماز دوہرائی اگر ریا سے
بھی بچا تو حضور قلب کے ایک امر محال ہے جیسا کہ کوئی بزرگ باغ مین بروقت نماز
طائر پر راغب ہونے سے رکعتین بھولے اگرچہ سجدۂ سہو کافی تھا پر اسکو اتنا
بڑا گناہ سمجھا کہ اسکے کفارے مین وہ باغ کہ قیمت پچاس ہزار درم یا دینار تھی
خیرات کیا اب کسی سے باغ تو درکنار ایک درخت بلکہ ایک خوربا بوجہ حلال و نیا محال
جو خالص نماز نہو پہلے دوسرے ساتوین فلک حتی جناب اقدس الٰہی سے کئی ہزار
فرشتون کے ہمراہ ہوتے ہوئے مردود ہوگئے ایسا ہی عالم و عابد سخی شہید کا حال ہوگا
ایسا عمل ازلی ولی نبی کے سوائے ہم تم جیسون سے کہ سیکڑون افکارات مین مبتلا ادہر تلاش
معیشت بیماری ناداری تیمارداری دھتداری زن و فرزند دھتداروںکی اور پھر فکر
طہارت و عبادت حضور قلب کی ہونا ہی محال ہے جو کسی سے ہوا تو بھی حسن خاتمہ کا یقین
محال ہے جو ایسی ہوے ان سے کیا معاملہ رہا سب سے زیادہ انہین پر رنج و مصیبت گذرے
کوئی قتل ہوا کسی پر آرہ چلا کوئی مصلوب ہوا اب ان سے کچھ نشان
نہ رہا جھوٹا یا سچا فقط ایک لکھا رہگیا اصل کا یہہ حال اب فرع
یعنی پیرونکا دیکھئے روم و روس کہ اسمین ایک حق و ایک باطل

ہوگا طرفین سے ایک ہی معاملہ جاری تھا یعنی قتل و مجروح ہوتے ہی
تھے اگر کوئی اس جہاد اصغر سے بچکر جہاد اکبر کرتا ہے نفس و شکم کے ساتھ ہے
کرتا ہے یعنی جہاد تو بھی بالاخر ش بیماری قحط سالی یا ضعیفی سے مرہی جاتا ہے جو
تو ایسا ہے کہ بن مانگے ایسی نعمتیں کہ ساری جہان سے ایک ادنی نہ بن سکے جیسا
سماعت و بصارت و دندان و جوانی و حسن و زور و قوت دیتا ہے بندہ بھی
چاہتا ہے کہ اور زیادہ ہو تو کم بھی ہنوز پر اسکے چاہنے کے برخلاف سب کچھ کھٹا
چلا جاتا ہے کیسا ہی جابر ہو عاجزی یا سفارش یا مال یا بدلے پر راضی ہوتا ہے پر
یہ ساری جہان کی عاجزی و سفارش ٹال و بدلے پر نہیں مانتا جو مانگے یا بن مانگے
دیا ہی بڑی تکلیف سے نیک و بد بڑے چھوٹے بچے معصوم بلکہ ہر جاندار کی بیماری جان
لیکر بے نام و نشان مٹی کر ڈالتا ہے وہ جو کہتے ہیں پھر اٹھا کر بعد حساب و کتاب کے
جنت دیگا بے دلیل و بے تجربہ بات ہے یقین کے قابل نہیں کیونکہ آجتک کوئی اٹھا
نہیں بالفرض اٹھا بھی تو جنت کب ملتی ہے جو اگر ملی بھی تو محنت کی مزدوری ملی
نہ نری بخشش۔ اگر سزا ملی تو کونسی بڑی بات ہوئی ۔ ؎ کسی بیکس کو
اے بیداد گر مارا تو کیا مارا ؎ جو آپ ہی مر رہا اسکو اگر مارا تو کیا مارا
اگر سزا ہی دیا تو ظلم ٹھہرا۔ کہ خیر و شر من اللہ جیسا کسی نے کہا ہے ۔
لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے ؎ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

المشتہر خیر خواہ خلق اللہ محی الدین عبد اللہ باشندہ ہند۔

۲۹۷۷ ۱۱
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب بینعارج
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔